

صحیح

مشرقی

شرح بیوی بی بی

۴۲۲، احادیث نبوی کا صحیح پُر زور ایمان و فوز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن
ناشر: محمد ابراہیم خان پبلشرز لاہور



نام کتاب
صحیح
مشرقی
مشرقی

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

جلد: دوم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مشریف

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ

جلد

دوم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الترمذی

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَةً يَنْخَوِ حَدِيثُ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((نَهَرٌ وَعَدْنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((آيَتُهُ عَذَابُ النَّجْمِ))

بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ

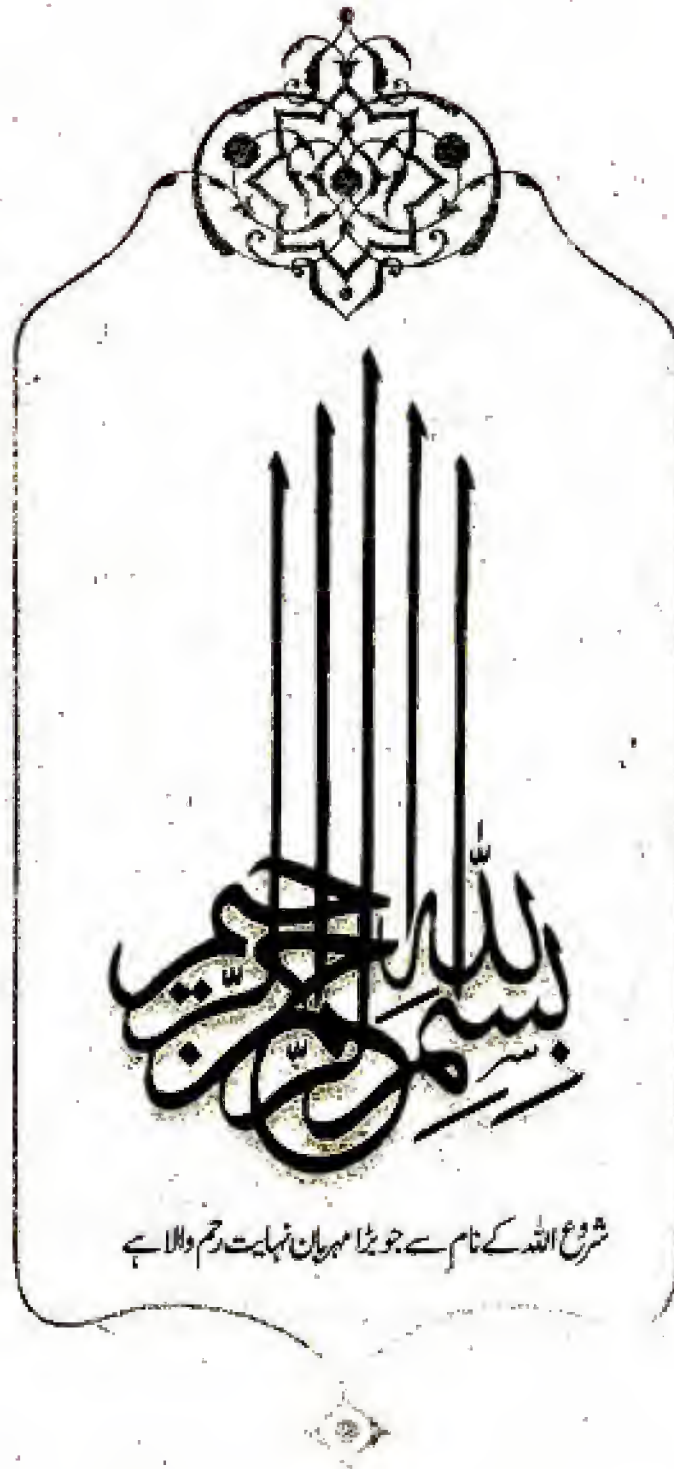
۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَامَ حَيْثَ أَدْنَيْتُهُ ثُمَّ التَّحَفَّ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدًا بَيْنَ كَفَيْهِ

۸۹۵- انس بن مالک نے اس روایت میں ابن مسہر کی مانند بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ اس روایت میں حوض کوثر کے گلاسوں کا ستاروں کی مانند ہونا مرقوم نہیں بلکہ اتنا تحریر ہے کہ کوثر ایک بہترین نہر ہے جس کے عطیہ کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ جنت کا یہ حوض کوثر آپ کو دیا گیا ہے۔

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں موٹدھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

۸۹۶- وائل بن حجر کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو بدیں طور دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے چادر میں سے ہاتھ باہر نکال کے دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی اس کے بعد رکوع میں گئے۔ اور بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر رفع الیدین کیا اور پھر آپ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

(۸۹۶) اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو موٹدھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء و محدثین کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابو حنیفہ بن راویہ، ابو حنیفہ مرزوقی کی روایات جو دار قطنی اور بیہقی نے بحوالہ حضرت علی لکھی ہیں وہ باتفاق جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمد، ابوالاعلیٰ اور ابن منذر کا بیان ہے کہ نماز کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواج یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ ازیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے وائل بن حجر، سہل بن سعد، ہلب طائی کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ نے نماز پڑھتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر انواری)



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد دوم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰	کہنے والوں کی دلیل	۱۱	کتاب الصلوٰۃ
	تکبیر تحریرہ کے بعد سیدھا ہاتھ اٹھائے ہاتھ پر سینے کے نیچے اور	۱۱	نماز کے مسائل
	ناف کے اوپر باندھنے اور جھدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ	۱۱	اذان کی ابتداء
۳۱	رکھنے کا بیان		اذان کے کلمات دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ
۳۲	نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم	۱۲	کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔
۳۵	تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے احکام	۱۳	اذان کہنے کی ترکیب
۳۷	سمع اللہ لمن حمد ربنا لک الحمد اور آمین کہنے کا حکم	۱۴	دومؤذن ایک مسجد کے لئے
۳۸	مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے	۱۵	اندھا اذان دے سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اٹھیار اس کے ساتھ ہو۔
۴۱	امام کی پیروی اور ہر رکعت اس کے...	۱۵	دارالکفر میں.....
	امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لئے		اذان سننے والے وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ
	اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا	۱۶	پر درود پڑھے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگے
	ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر	۱۷	اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے
۴۲	نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔		تکبیر تحریرہ رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک
	جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتدو فساد کا خوف نہ ہو تو		دونوں ہاتھ اٹھانے اور جھدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے
۴۹	اندر میں حالت کسی اور کو قبیح امام بنا سکتے ہیں	۲۰	احکام
	نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین	۲۰	کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں رفع الیدین کرنے کا وقت
۵۲	دستک دین۔		نماز میں جھٹکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے
۵۲	دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کے احکام	۲۱	کے بعد سمع اللہ لمن حمد کہنے کا حکم
۵۳	امام سے پہلے رکوع و جہد کرنا حرام ہے	۲۳	ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔
۵۴	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت		مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنے کی
	نماز میں بے جا حرکت اسلام کے لئے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت	۲۸	ممانعت۔
	نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام	۲۹	بسم اللہ اور سے نہ پڑھنے کی دلیل
	صفوں کو برابر کرنے کی پہلی صف پر از دحام اور سہقت کرنے اور		سورۃ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الخ کو ہر سورت کا جزء

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۹	پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان۔	۵۵	اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام سے قریب کرنے کے احکام
۹۱	نمازی کے سترہ کا بیان سترہ کی طرف... الخ		خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر
۹۵	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت	۵۹	اٹھانے تک وہ اپنا ستر نہ اٹھائیں۔
۹۷	جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا		بزمانہ امن خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر
۹۷	نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارہ میں	۵۹	باہر نکلنے کی ممانعت
۱۰۰	نمازی کے سامنے لیٹنا		جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قراءت درمیانی آواز
۱۰۰	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے پینے کا طریقہ	۶۲	سے پڑھی جائے۔
	کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ	۶۲	قراءت سننے کا حکم
۱۰۳	مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان		نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا
۱۰۶	نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان	۶۳	حکم
۱۰۷	بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا ہونا	۶۷	ظہر اور عصر میں قراءت کا بیان
	قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں سورتیں رکھنے کی ممانعت قبروں	۶۹	فجر کی نماز میں قراءت کا بیان
۱۰۹	کو مسجد بنانے کی ممانعت	۷۱	نماز مغرب میں قراءت کا بیان
۱۱۱	مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی... الخ	۷۱	عشاء کی نماز میں قراءت کا بیان
۱۱۲	رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا	۷۳	اماموں کے لئے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم
۱۱۴	ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا		نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورا کرنے اور نماز کو ہلکا
۱۱۵	نماز میں باتیں کرنا حرام ہے	۷۶	پڑھنے کا بیان
	نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل	۷۸	امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کا... الخ
۱۲۱	قلیل کرنا درست ہے	۷۹	جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے۔
	نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے ان کے کپڑے پر جب تک	۸۱	رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت
	نجات ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور عمل قلیل و عمل متفرق	۸۳	رکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے۔
۱۲۳	نماز کو باطل نہیں کرتا۔	۸۶	سجدہ کی فضیلت و ترغیب
	نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے اور کسی		سجدہ کے اعضاء بالوں اور کپڑے کے سینے کی حرارت اور جوڑا
	ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی	۸۶	باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان
۱۲۴	درست ہے۔		سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں
۱۲۴	جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ	۸۸	پہلوؤں سے اور پیٹ کو دونوں سے جدا رکھنے کا بیان
۱۲۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت		نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے
۱۲۵	نماز میں کنگریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت۔		اس کا بیان رکوع سے سجدہ اعتدال کی ترتیب چار رکعت نماز میں
۱۲۶	مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا		بر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان دونوں سجدوں کے درمیان اور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۹	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور اس کی محافظت کا بیان	۱۲۹	جو تیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان
۱۸۱	مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے	۱۲۹	پھولدار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۷۱	عشا کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان		جب کھانا سامنے آ جائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر
	صبح کی نماز کے لئے سویرے جانے اور اس کی قراءت کے بیان	۱۳۰	کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۸۶	میں		لبس پیاز گند نایا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت
	عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو		تک ممنوع ہے جب تک اس کی بومند سے نہ جائے اور اس کو
۱۸۸	لوگ کیا کریں	۱۳۲	مسجد سے نکالنا۔
	نماز جماعت کی فضیلت اور اس کے ترک کے باعث ندامت		مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو
۱۹۰	اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان	۱۳۶	کیا کہنا چاہیے۔
۱۹۲	جو شخص اذان کی آواز سنے اس..... الخ	۱۳۷	نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان
۱۹۳	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا..... الخ	۱۴۵	سجدہ تلاوت کا بیان
۱۹۴	جب مؤذن اذان دے دے تو..... الخ	۱۴۷	نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت
۱۹۴	عشاء اور صبح کی نماز جماعت..... الخ	۱۴۹	نماز ختم کرتے وقت سلام کیونکر پھیرنا چاہیے۔
۱۹۵	عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا	۱۵۰	نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے۔
۱۹۸	نفل میں جماعت اور یورپیہ وغیرہ پڑھنے کا بیان		تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور
۲۰۰	فرض نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت		موت اور سبج دجال کے قتلے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا
	مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا	۱۵۱	بیان
۲۰۱	بیان	۱۵۲	نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں
	نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے گناہوں کے مٹنے	۱۵۳	نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے
۲۰۳	اور درجات کے بلند ہونے کا بیان	۱۵۹	تکبیر تحریمہ اور قراءت کے سبج کی دعاؤں کا بیان
	صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان	۱۶۱	نماز کے لئے وقار و سکون سے آنے کا بیان
۲۰۵	امامت کا مستحق کون ہے	۱۶۲	نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں
	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے	۱۶۳	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
۲۰۷	قیوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے۔	۱۶۵	ہیچگانہ اوقات نماز کا بیان
۲۱۱	قضاء نماز کا بیان	۱۷۱	گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان
	کتاب الصلوٰۃ المسافرین	۱۷۳	جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے
۲۱۹	مسافر کی نماز کا بیان	۱۷۴	عصر اول وقت پڑھنے کا بیان
	مسافر کی نماز	۱۷۵	عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان
۲۲۲	تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز	۱۷۶	نماز وسطی سے مراد نماز عصر ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۶۵	تراویح کا بیان	۲۲۴	گنتی میں نماز قصر کرنے کا بیان
۲۶۷	شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر ہونے کا بیان	۲۲۵	بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان
۲۶۸	نماز اور امانے شب	۲۲۸	سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان
۲۷۸	تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا	۲۳۰	سفر میں نمازوں کے متبع کرنے کا بیان
۲۷۹	تہجد کی ترتیب اور چوتھویں ہی ہو	۲۳۱	کسی وجہ کے بغیر دو نمازوں کو..... ادا
۲۸۰	نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا	۲۳۳	جمع صلوٰۃ میں کی تحقیق
۲۸۲	نیکی والے نفلوں کی فضیلت	۲۳۵	نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مرنے کا بیان
۲۸۳	اوجھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت	۲۳۵	امام کی دہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے
۲۸۳	اوجھ کے وقت نماز پوری کر کے..... ادا	۲۳۶	فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا
۲۸۵	قرآن کی تمہیدی کرنے کا حکم	۲۳۷	مسجد میں جانے کی دعا کا بیان
۲۸۶	خوش آوازئی سے قرآن پڑھنے کا بیان	۲۳۸	تذیہ المسجد کا بیان
۲۸۸	قراءت قرآن کی برکت سے تسبیح کا اثر	۲۳۹	مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے
۲۹۰	حافظ قرآن کی فضیلت	۲۳۹	نماز چاشت کا بیان
۲۹۰	افضل کا اپنے سے کم کے قرآن پڑھنے کا بیان	۲۴۲	سنت فجر کی فضیلت و رغبت کا بیان
	قرآن سننے کا ذکر سے اس کی فرمائش کرنے اور وقت قراءت	۲۴۳	سننوں کی فضیلت اور ان کی گنتی کا بیان
۲۹۱	روئے اور غور کرنے کا بیان		نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے
۲۹۳	نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان	۲۴۶	جانز ہونا
۲۹۴	قراءت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت		بیان حکم مخالفت قیاس باحدیث نماز شب اور وتر کے ایک ہونے
۲۹۵	سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	۲۴۸	کا بیان
۲۹۶	سورہ کہف اور آیہ انکس کی فضیلت	۲۵۰	ایک وتر پڑھنے کا بیان
۲۹۷	قل ہو اللہ احد کی فضیلت	۲۵۳	تہجد کی نماز کو صبح کے وقت..... ادا
۲۹۸	معوذتین کی فضیلت	۲۵۹	صلاۃ اوائلین کا وقت وہ ہے..... ادا
۲۹۹	قرآن پر عمل کرنے والے اور اسکے سکھانے والے کی فضیلت		رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں
۳۰۰	قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان	۲۵۹	ایک رکعت ہے
	قرآن خیر خیر تر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ	۲۶۳	جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخر..... ادا
۳۰۳	سورتیں پڑھنے کا بیان	۲۶۳	سب سے افضل نماز لمبی قراءت والی ہے
۳۰۷	قراءت کا بیان		باب رات کے اس لمحے کے بارے میں جس میں دعا قبول ہوتی
۳۰۸	جس وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان	۲۶۳	ہے
۳۱۶	نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	۲۶۴	رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر..... ادا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۷	استسقاء میں دعائے گنتے کا بیان	۳۱۷	نماز خوف کا بیان
۳۵۹	آمدھی اور بادل کے وقت پناہ مانگنے..... الخ		کتاب الجمعہ
۳۶۱	باد صبا اور تیز آمدھی کا بیان..... الخ	۳۲۲	جمعہ کا بیان
	کتاب الکسوف	۳۲۳	ہر بالغ مرد پر غسل بعد فرض ہونے کا بیان
۳۶۲	کسوف کا بیان	۳۲۴	جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک..... الخ
۳۶۶	نماز کسوف میں عذاب قبر کا بیان	۳۲۵	جمعہ کے دن خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان
۳۶۷	نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ..... الخ	۳۲۶	جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں
۳۷۳	آنکھ رکوع اور چار رکعتوں والی نماز کا بیان	۳۲۸	جمعہ کے دن کی فضیلت
۳۷۳	نماز کسوف پکارتے کا بیان	۳۲۸	جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے
	کتاب الجنائز	۳۳۰	جمعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت
۳۷۶	جنائزوں کا بیان	۳۳۰	جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی فضیلت
۳۷۶	مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین..... الخ	۳۳۱	سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز پڑھنے..... الخ
۳۷۶	مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟	۳۳۲	جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے اور دن..... الخ
۳۷۸	مریض اور میت والوں کے پاس..... الخ	۳۳۳	اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان..... الخ
۳۷۸	مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے..... الخ	۳۳۳	جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان
۳۷۹	روح پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے..... الخ	۳۳۳	نماز اور خطبہ..... الخ
۳۷۹	میت پر رونے کا بیان	۳۳۹	خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان
۳۸۱	مریض کی عیادت کے بیان میں	۳۴۰	دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان
۳۸۱	صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر کرنے کا بیان	۳۴۱	نماز جمعہ میں کیا پڑھے؟
۳۸۲	گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے..... الخ	۳۴۲	جمعہ کے دن کیا پڑھے؟
۳۸۹	میت پر رونے کی وعید		کتاب صلوة العیدین
۳۹۱	عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے..... الخ	۳۴۵	نماز عیدین کا بیان
۳۹۱	میت کے غسل کے بارے میں	۳۴۹	عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف..... الخ
۳۹۳	میت کو کفن دینے کا بیان	۳۴۹	عید گاہ میں نماز عید سے پہلے..... الخ
۳۹۵	میت کوڑھ مارنے کا بیان	۳۵۰	ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی..... الخ
۳۹۶	جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان	۳۵۰	عیدین کی نماز میں کیا پڑھے..... الخ
۳۹۶	میت کو اچھے کپڑوں میں		کتاب صلوة الاستسقاء
۳۹۷	جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے..... الخ	۳۵۵	نماز استسقاء کا بیان
۴۰۰	جس کا جنازہ سو آدمیوں سے..... الخ	۳۵۶	استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ..... الخ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۱۲	لحد میں میت پر انیش لگانے کا بیان	۴۰۰	جس کا جنازہ چالیس..... رائج
۴۱۲	قبر کو برابر کرنے کا بیان	۴۰۱	جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے
۴۱۳	پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت	۴۰۲	مسترج اور مسترج کی وضاحت کا بیان
۴۱۳	قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۴۰۳	جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان
۴۱۴	نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا بیان	۴۰۴	قبر پر نماز جنازہ کا بیان
	قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے	۴۰۶	جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان
۴۱۵		۴۰۸	جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت..... رائج	۴۰۹	نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان
۴۱۸		۴۱۰	جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو
۴۱۹	خود گشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان	۴۱۱	نماز جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان



کِتَاب الصَّلَاةِ

نماز کے مسائل

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے یعنی طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی نیز طہارت کے احکام کے بعد نماز کے احکام لکھے گئے ہیں۔ قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کی بابت دریافت کیا جائے گا جس کی نماز درست ثابت ہوگی اس کے اعمال کا حساب پاسائی لیا جائے گا اور جس کی نماز ہی درست نہ ہوگی اس کے دیگر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص طور پر خیال رکھے۔ ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل لگا کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور وہ کام جو عبادت الہی میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا، پینا اور پیشاب و پاخانہ وغیرہ پہلے ان سے فراغت کرے اور اس کے بعد مقررہ وقت پر نماز ادا کرے۔ آخرت میں نماز سے بے انتہا فوائد حاصل ہونگے جن کے تذکرے احادیث میں موجود ہیں ان کے ماسوا اس دنیا میں بھی بے انتہا فوائد ہیں۔

اولیٰ: یہ کہ نماز کے ذریعہ بچپن ہی سے انسان کو پابندی وقت کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ امر بالکل واضح ہے۔ پابندی اوقات دراصل بہترین صفت ہے جس کی اچھائیوں سے مشرق و مغرب میں کسی کو انکار نہیں۔

دوم: یہ کہ ہر نمازی صرف نماز کی وجہ سے اپنی ظاہری و باطنی صفائی و پاکیزگی کا انتظام رکھتا ہے اور صفائی درحقیقت صحت کی ضامن ہے جو انسانی تندرستی کے لیے بے انتہا ضروری ہے

سوم: یہ کہ ہر نماز میں قیام، رکوع، سجود اور قعود کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے ہر جوت میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور جسم میں جو سستی اور کالہی پیدا ہو جاتی ہے وہاں لگی نماز یعنی نماز کی نشست و برخاست کی وجہ سے رفع ہو جاتی ہے۔

چہارم: یہ کہ شیخ وقت کی نماز پڑھنے کی وجہ سے انسان میں شکر گزاری اور خلوص و اخلاص کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ لوگوں کے احسان و کرم کو وہی مانتا ہے جو پروردگار عالم کا شکر ادا کرتا ہے اور ایک انسان نماز کی حالت میں پروردگار کے احسانات کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔

پنجم: یہ کہ اکثر و بیشتر گناہوں سے روکنے والی چیز صرف نماز ہے بعض اوقات ایک شخص اپنی شامت نفس کی وجہ سے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے لیکن جو نبی اسے نماز کے ناندہ ہو جانے کا خیال آتا ہے تو وہ فوراً ہی اس گناہ کے کام سے الگ ہو جاتا ہے۔

ششم: یہ کہ دل کی صفائی اور ازدیاد قوت توجہ کا سبب اصلی صرف نماز ہے اور جب تک کوئی شخص نماز کا عادی نہ ہو جائے اس وقت تک قوت توجہ اسے حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک فکر سلیم اور عقل و شعور حاصل نہیں ہوتا اور اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ بَدْءِ الْإِذَاانِ

باب: اذان کی ابتداء

۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَحْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّيُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنَا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا تَتَعَفَّوْنَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ))

۸۳۷- عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن ان مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لیے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجالیا کریں یا یہودیوں کی طرح زنگا بجالیا کریں اور حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لیے مطلع کر دیا کرے جس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْإِذَاانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ

باب: اذان کے کلمات دودو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں

۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْإِذَاانَ وَيُؤْتَرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْتَبِي فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

۸۳۸- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اذان کے الفاظ دودو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنے کے لیے حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا اور یحییٰ نے ابن علیہ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اسے حضرت ایوبؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ دودو مرتبہ کہے جائیں۔

(۸۳۷) حضرت عمر فاروقؓ کے مشورہ کو رسول اللہؐ نے قبول فرمایا۔ اس حدیث سے حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دینی امور اور اسلامی کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے حضرتؓ کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا یا مستحب اس کے بارے میں علماء کا بھی اختلاف ہے لیکن صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حضرتؓ کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا کیونکہ پروردگار نے کہا ہے و مشاورهم فی الامر علاوہ ازیں رسول اللہؐ کا حضرت بلالؓ سے یہ ارشاد کہ اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔ یہ اس وقت شرعی اذان نہ تھی بلکہ عبد اللہ بن زید کے خواب بیان کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے موجودہ شرعی اذان کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اذان کھڑے ہو کر کہی جائے اور اکثر علماء کے نزدیک بیٹھ کے اذان دینا درست نہیں ہے۔ علامہ امام نوویؒ کا بیان ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے اور بیٹھ کر بھی اذان دی جاسکتی ہے جو سنت کے خلاف ہے۔

(۸۳۸) امام نوویؒ نے کہا کہ اہل اہل اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ تکبیر کے گیارہ کلمات ہیں جو حسب ذیل ہیں۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا اله الا الله، اشہد ان محمداً رسول الله، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ، اللہ

۸۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ.

۸۳۹- انس بن مالک کا بیان ہے صحابہ نے باہمی طور پر تذکرہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا وقت بتانے کے لیے کسی چیز کا تعین ہونا چاہیے جس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اس کیلئے آگ روشن کی جائے یا ناقوس بجایا جائے چنانچہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

۸۴۰- عَنْ عَالِدِ الْخَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلَمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُورُوا نَارًا.

۸۴۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایک یا دو الفاظ کے فرق سے آئی ہے۔

۸۴۱- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ.

۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ : اذان کہنے کی ترکیب

۸۴۲- عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

۸۴۲- ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے جو درج ذیل ہے

لَمْ يَدْعُ إِلَى شَيْءٍ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

امام مالک کے نزدیک تکبیر کے دس کلمات ہیں جن میں قد قامت الصلوۃ بھی ایک ہی مرتبہ کہی جاتی ہے اور امام شافعی کا قدیم قول امام مالک کے بالکل موافق ہے نیز انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اول و آخر میں اللہ اکبر ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس بنا پر امام شافعی کے نزدیک تکبیر کے صرف آٹھ کلمات ہیں اور امام ابو حنیفہ کا مذہب شاذ ہے ان کے نزدیک ہر کلمہ کو دو دو مرتبہ کہنا چاہیے اس طرح کلمات تکبیر کی تعداد سترہ ہو جاتی ہے۔ خطابی کا بیان ہے کہ حرمین، حجاز، شام، مصر، یمن اور مغربی ممالک میں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ قد قامت الصلوۃ کو دو مرتبہ اور باقی کلمات اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے اور اللہ اکبر جو اول و آخر میں دو دو مرتبہ کہنا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک ہی بار کی طرح ہے اس لیے کہ اذان میں اللہ اکبر جو چار مرتبہ کہنا جاتا ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ دو مرتبہ اللہ اکبر کو ایک ہی سانس میں کہنا جاتا ہے اور بعد کو پھر دو مرتبہ اللہ اکبر ایک ہی سانس میں ادا کیا جاتا ہے اور اسی طرح کہنا چاہیے۔ (نودوی)

(۸۳۹) چوتھ اذان دراصل نماز کے لیے جمع ہو جانے اور نماز کا وقت شروع ہو جانے کا اعلان ہے اس لیے اذان کے الفاظ کو دو دو مرتبہ کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن سکیں اور مسجد میں وقت مقررہ پر جمع ہو جائیں اور اقامت میں اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لیے اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ ہی کہنا چاہیے۔ (امام نودوی)

(۸۴۲) رسول اللہ نے ابو محذورہ کو اذان کہنے کی ترکیب اور اس کے الفاظ سکھائے۔ صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں لکھا ہے کہ "اللہ اکبر" دو مرتبہ کہنا چاہیے اور دیگر کتب میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنا درج ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں بھی اللہ اکبر چار

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ
عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ
إِسْحَاقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کے بعد اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح دو مرتبہ کہے اور اسحاق کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنِينَ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

۸۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ - ۸۴۳- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَا بَيَانُ هُوَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ﷺ چار مرتبہ کہنا لکھا ہوا ہے الحاصل اللہ اکبر کہنے کے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ کہے اور اسے ترجیح کہتے ہیں یعنی کلمات شہادتین کو پہلی بار دو مرتبہ آہستہ کہے اور دوسری بار خوب بلند آواز سے کہے۔ امام مالک شافعی احمد اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ترجیح جائز نہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث میں ترجیح کہنے کا ثبوت نہیں جس کا صحیح جواب یہ ہے کہ عبد اللہ بن زید کی روایت بہت پہلے کی ہے اور اس کے بعد ۸۴۳ھ میں ابو محذورہ نے جو حدیث ترجیح کے ثبوت میں بیان کی ہے وہ بالکل صحیح حدیث ہے اور قاعدہ اصول یہ ہے کہ پہلی روایت پر آخری روایت کو اولیت و برتری حاصل ہوتی ہے نیز صحیح حدیث ترجیح اس کے لیے بھی قابل قبول ہے کہ ابو محذورہ ثقہ ہے۔ علاوہ ازیں اہل مکہ و مدینہ اور تمام علماء کا عمل ترجیح پہ ہی ہے۔ (امام نووی)

کلمہ شہادتین کہنے کے بعد حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح اور اللہ اکبر دو مرتبہ کہے پھر لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ کر اذان مکمل کی جائے۔ اذان فجر میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ غیور من النوم دو مرتبہ کہا جائے جسے تحویب کہتے ہیں اذان فجر کے علاوہ کسی اور اذان میں تحویب کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ دوسری اذانوں میں تحویب کہنا مکمل بدعت ہے اگرچہ شیعہ فرقہ کی کتب میں درج ہے کہ اذان میں حی علی غیور العمل کہنے کو حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں موقوف کر دیا لیکن اس کے جواز کا کسی صحیح کتاب میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بیہقی نے سنن کبریٰ میں باسناد عبد اللہ بن زید لکھا ہے کہ وہ زمانہ قدیم کبھی کبھی اذان میں حی علی غیور العمل کہتے تھے نیز علی بن حسین کی بھی روایت اسی طرح ہے۔

بہر حال جو کچھ کہا گیا ہے وہ موقوف روایت ہے اور حی علی غیور العمل کے لذان میں کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے نیز زمانہ رسالت مآب اُس کا جو رواج بتایا جاتا ہے اس کا عبد اللہ بن زید اور ابو محذورہ کی کسی مشہور روایت میں سرے سے پتہ ہی نہیں اور اگر اس روایت کو مان بھی لیا جائے تو ۸۴۳ھ سے پہلے ہی اس کو رسول اللہ نے منسوخ فرمادیا تھا۔ (نیل الاوطار)

(۸۴۳) ایک مسجد میں دو مؤذنوں کا تقرر ایک یا دوسرے کے غائب رہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اکرام، احسان اور عرفان کے لیے ہے اور حدیث شریف کے معنی بالکل صاف ہیں کہ ایک مسجد میں دو مؤذن مامور و مقرر کیے جاسکتے ہیں جس طرح کہ حضرت بلالؓ اور عبد اللہؓ

۸۴۴- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔ - قاسم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۸۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى.

۸۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسالت مآب کے لیے عبد اللہ بن ام مکتومؓ نایبِ اذان دیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلَى قَوْمٍ
فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سَمِعَ فِيهِمُ النَّادَانَ

باب: دار الکفر میں جب کسی قوم کو اذان دیتے سنا جائے
تو ان پر غارت گری کرنے کی ممانعت

وَكَاذَ يَسْتَمِعُ الْآذَانَ فَرِدْنًا مُنْفَكَّةً وَعِلَالًا
اُغَارَ فَمَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

تھے اور اگر مخالفوں کے شہر میں سے آپ کو اذان کی آواز سنائی
دیتی تو ان پہ حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ نے

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

(۸۳۵) ☆ اس بیان سے مقصود کلام یہ ہے کہ اگر اندھے کے ساتھ کوئی اٹھیا رہا بھی ہو تو اس اندھے کا لالان دینا کر امتنا و رست ہے جسے عبد اللہ بن ام مکتومؓ کے ساتھ حضرت بلالؓ رہا کرتے تھے اور ہمارے دیگر ساتھیوں اور بزرگوں کا بیان ہے کہ اگر صرف تنہا اندھا شخص لالان دے تو وہ گمراہ ہے۔ (امام نوویؒ)

إِلَّا اللَّهُ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَرَجْتُ مِنَ النَّارِ فَتَضَرَّوْا فَإِذَا هُوَ رَاجِعِي مَعْرَى.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ

۸۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ))

۸۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ))

۸۵۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ

ارشاد ہوا اسے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

باب: اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگے

۸۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا کہ جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ دہراتے رہو۔

۸۴۹- عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۸۵۰- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب واشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ پھر مؤذن جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والے کو لا حول

(۸۴۸) اذان میں جب مؤذن ”حی علی الصلوٰۃ“ کہے تو رہنما حدیث حضرت عمرؓ کے سننے والے کو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔ (امام نووی)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

ولا قوة الا بالله کہنا چاہیے۔ اس کے بعد مؤذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دہرانا چاہیے اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا (بشر طیکہ اربکان اسلام کا بھی پابند ہو)۔

۸۵۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)) قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَاتِهِ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِتْنَةَ قَوْلِهِ وَأَنَا.

۸۵۱- سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ مؤذن کی اذان سن کر جس نے یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور دوسرا معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی رسالت سے سرور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کر لیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْإِذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ

باب: اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا

عَنْ سَمَاعٍ

ہوتا ہے

۸۵۲- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَخَاءَةٌ

۸۵۲- طلحہ بن یحییٰ نے اپنے چچا کی زبانی بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انہیں مؤذن نماز کے

(۸۵۱) ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مؤذن کے ہر کلمہ کو سننے والا دہرانا چاہئے اور اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے اور کلمہ شہادتین کے بعد وہ دعا پڑھے جو حضرت سعد نے بیان کی ہے۔

داغ رہے کہ ہر عمل میں خلوص لازمی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہ ہوگا علاوہ ازیں اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ اذان سننے والا ناپاک، جھبی یا حائض ہو۔ البتہ سننے والا اگر پانچوں باجماع کی حالت میں ہو تو اذان کو نہ دہرائے اسی طرح بحالت نماز بھی اذان کے الفاظ دہرانا مکروہ ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ اذان دراصل تمام عقائد ایمانی کی جامع ہے جس میں اثبات ذات خداوندی، توحید الہی اور شہادت رسالت ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز جو بہترین عبادت ہے اس کے پڑھنے کی تاکید اور آخرت کی تدبیر ہے۔ الحاصل اذان کے الفاظ سے توحید باری تعالیٰ کا ثبوت اور اثبات رسالت ہے تاکہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہو جائے کہ تمام اعمال کا نتیجہ صرف حسن خاتمہ پر موقوف ہے اور حسن خاتمہ کا ثبوت یہی ہے کہ انسان توحید و رسالت کے عقیدہ پہ قائم رہ کر فوت ہو۔ واللہ اعلم (امام نووی)۔

(۸۵۲) اذان کے الفاظ سنتے ہی شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مؤذنین کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ رحمت و فضل ربی کے سب سے زیادہ مشتاق و منتظر ہوں گے اس لیے اوپر کی چیز دیکھنے کے باعث شوق میں ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی نظر آئیں گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیامت کے دن جب کہ دوسرے لوگ پسینہ میں ڈوب جائیں گے تو مؤذنین کی گردن لمبی ہوگی وہ پسینہ صاف

المُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

لے بلانے آیا جس پہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے قیامت کے دن مؤذن کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہوگی۔

۸۵۳- عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۸۵۴- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ)) قَالَ سَلِيمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ((الرُّوحَاءِ)) فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا

۸۵۴- جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کے لیے اذان کے الفاظ سن کے شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے جیسے روحاء۔ اعمش نے کہا میں نے ابوسفیان سے پوچھا روحاء کہاں ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر روحاء کی آبادی واقع ہے۔

۸۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۸۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوْسُوسٌ))

۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اذان کی آواز سنتے ہی شیطان پاؤں پاتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز سنائی نہ دے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں دوسوے ڈالتا ہے۔

۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَذُنَهُ

۸۵۷- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا مؤذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان وہاں سے پیٹھ موڑ کر دوڑتا ہوا بھاگ کھڑا

ہم میں غرق نہ ہو گئے بلکہ عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا گردن لمبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ اہل عرب ہر سردار کو لمبی گردن والا اور گردن فراز کہتے ہیں اور مؤذن بھی قیامت کے دن گردن فراز سردار ہو گئے۔ ابن عربی نے کہا لمبی گردن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مؤذنوں کے اعمال دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اچھے ہوں گے۔ قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے حدیث کے لفظ اعنفا کو الف کے زیر سے لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہو گئے کہ دوسروں کی بہ نسبت مؤذن حضرات سب سے جلد جنت میں دوڑتے جائیں گے اور شاد و خرم رہیں گے۔ (امام نوویؒ)

(۸۵۷) اذان کے وقت شیطان اس لیے بھاگ کھڑا ہوتا ہے تاکہ اسے اذان کے کلمات سنائی نہ دیں اور قیامت کے دن اس کو

ہوتا ہے۔

الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ))

۸۵۸- سہیل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس روانہ کیا جاتے وقت میرے ساتھ ایک لڑکا یا ایک آدمی بھی تھا چنانچہ یہ دوران مسافت ایک بارغ کے احاطہ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی اور میرے ساتھی نے دیکھا کہ بارغ میں کوئی نہ تھا۔ اس واقعہ کی میں نے اپنے والد کو اطلاع دی تو انھوں نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس واقعہ سے دوچار ہو گے تو میں تم کو ہرگز نہ بھیجتا۔ اب آئندہ کے لیے یاد رکھو کہ اگر تم اس قسم کی کوئی آواز سنو (اور آواز دینے والا تم کو دیکھائی نہ دے) تو یقین کر لینا کہ وہ شیطان ہے اور اس وقت اسی طرح اذان دینا جس طرح نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے کیونکہ ابوہریرہؓ نے کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان وہاں سے پادتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۸- عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيَ عَلَّامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٌ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نَادَى بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ))

۸۵۹- ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کے پادتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اقامت کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں دوسے ڈالتا اور ان کو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضِرَاطَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّلَوُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْكُرِي كَمْ صَلَّى))

۸۶۰- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ بالا حدیث کی

۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

لہ گواہی نہ دینی پڑے کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جنات یا انسان جو کوئی دنیا میں اذان کے کلمات سے گا اسے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا پڑے گی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ گواہی دینے والے مسلمان ہوتے کیونکہ کافر کی گواہی صحیح اور لائق قبول نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ شیطان دراصل اذان کی عظمت و بڑائی سے بھگتا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شیطان دراصل اذان کے الفاظ سے صرف ناامیدی اور مایوسی کی وجہ سے بھگتا ہے کیونکہ اذان میں توحید الہی اور رسالت پناہی کا قرار و اعلان ہے۔ (مختصر الزام نووی)

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرِي كَيْفَ صَلَّى))

طرح فرماید۔ نیز ارشاد فرمایا کہ آدمی کو خیال ہی نہیں رہتا کہ اس نے کیوں کر نماز پڑھی (یعنی اس کے منتشر خیالات میں اس کا

دھیان بٹ جاتا ہے)۔

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرُّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

۸۶۱- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقِيلَ أَلَا يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا نِزْنِ السُّجُودَيْنِ۔

۸۶۱- عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اکرم جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(۸۶۱) امام نووی نے کہا ہے کہ نماز کی ابتداء میں رفع الیدین (مکندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے) کرنے کے لیے پوری امت کا اجماع ہے لیکن اور دوسرے مقالات میں ان کا باہمی اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد، امام مالک اور دیگر جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے نیز امام شافعی نے کہا کہ جب تشهد پڑھ کر کھڑا ہو تو بھی رفع الیدین کرے کیونکہ امام بخاری نے بحوالہ عبد اللہ بن عمر لکھا ہے کہ رسول اللہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی نے بھی باسانید صحیحہ یہی بیان کیا ہے جنہیں ابو داؤد اور ترمذی نے تحریر کیا ہے علاوہ انہیں ابو بکر بن منذر ابو علی طبری اور بعض ائمہ ریث کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہ اہل کوفہ اور امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں رفع الیدین نہیں ہے اور بالا جماع رفع الیدین کرنا کسی وقت بھی واجب نہیں ہے (ہاں سنت نبوی ضرور ہے)۔ اس کے برخلاف امام داؤد ظاہری نے بوقت تکبیر تحریمہ رفع الیدین کرنے کو واجب لکھا ہے نیز امام ابوالحسن احمد بن سيار کا قول ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین واجب ہے۔

کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں:

جمہور علماء کا عمل اور بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اس طرح اٹھایا جائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر

تک پہنچ جائیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک رہیں۔

رفع الیدین کرنے کا وقت:

پہلی روایت کے بموجب تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت کے مد نظر تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت کے تحت عین تکبیر

کے ساتھ ہی ہے۔

۸۶۲- عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذَوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَفْعَلْهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

۸۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذَوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

۸۶۴- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا.

۸۶۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

بَابُ اثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۶۲- ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول اکرم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔

۸۶۳- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

۸۶۴- ابو قلابہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مالک بن حویرث کو نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے نماز پڑھنے کے لیے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا اور پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی اور بیان کیا کہ رسول اکرم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۸۶۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔

۸۶۶- ابو قتادہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں کو کان کی لوؤں تک اٹھاتے دیکھا۔

باب: نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

(۸۶۵) امام مالک، ثورثی شافعی، احمد، ابو حنیفہ اور اکثر و بیشتر علماء کے نزدیک تکبیر تحریمہ واجب ہے لیکن قاضی عیاض نے بروایت ابن مسیب حسن زہری قنادہ حکم اور اوزاعی یہ بیان کیا کہ تکبیر تحریمہ دراصل سنت ہے اور واجب نہیں ہے نیز نماز پڑھنے کے لیے صرف دل میں نیت کر لینا کافی ہے اور صحیح احادیث سے تکبیر کا وجوب ثابت ہے۔ امام نووی

فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

۸۶۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا حَفِضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكْعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صَلَاتَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمُنْتَهَى بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَحْفِلُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۸۶۷- ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ابو ہریرہؓ جب نماز پڑھاتے تو ہمیشہ جھکتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر انھوں نے نماز سے فراغت کے بعد کہا میں تم سب لوگوں کی بہ نسبت رسول اکرمؐ جیسی نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے ربنا ولك الحمد پڑھتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور ختم نماز تک ہر نشست و برخاست کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۹- ابن جریج کی روایت کی مانند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہر قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس روایت میں ابو ہریرہؓ نے یہ نہیں کہا کہ دوسروں کی بہ نسبت میں رسول اکرمؐ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

۸۷۰- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مروانؓ نے جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر اس کو ابن جریج کی مانند بیان کیا اور اس میں مذکور ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کی نسبت میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے زیادہ مشابہ ہے۔

۸۷۱- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ جھکتے اور اٹھتے وقت ابو ہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ ہم نے پوچھا یہ تکبیریں کیسی؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو رسول اکرمؐ کی نماز ہے (یعنی رحمت و دعاء اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)۔

۸۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ جب نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۸۷۳- مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدے کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اور جب دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے الحاصل جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اکرمؐ کی نماز کی طرح انھوں نے نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انھوں نے مجھے رسول اکرمؐ کی نماز یاد دلادی۔

باب : ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

۸۷۴- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

۸۷۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنِّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۸۷۳- عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّيْنَا بِمَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

بَابُ وَجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ

رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا

أَمَكْنَهُ تَعَلَّمَهَا قَرَأَ مَا تيسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا

۸۷۴- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

(۸۷۳) ہر رکعت میں تکبیر کہنا چاہیے البتہ رکوع کے بعد قیام کرتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے جس پر تمام گزشتہ اور موجودہ علماء ک اتفاق ہے۔ رسول اکرمؐ کے اس فعل کی لوگوں کو اطلاع نہ ملنے کی وجہ ہی سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم سب کی یہ نسبت میری نماز رسول اکرمؐ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ واضح ہو کہ ہر دور رکعت والی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں یا یک تو تکبیر تحریمہ ہے اور باقی ہر رکعت میں پانچ پانچ ہیں اسی طرح تین رکعت میں سترہ اور چار رکعت میں بائیس اور پانچوں نمازوں میں چودانوے تکبیر کہنا چاہیے جسکے منجملہ تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں البتہ ایک روایت میں امام احمد بن حنبل نے کہا کہ سب تکبیریں واجب ہیں۔ (نووی)

۸۷۵- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
۸۷۵- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ جس نے ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

۸۷۶- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَفْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) .
۸۷۶- عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ام القرآن سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

۸۷۷- عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا .
۸۷۷- اور معمر نے اتنا زیادہ بیان کیا پس زائد۔

۸۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّيْ صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِلَاجٌ)) ثَلَاثًا غَيْرَ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .
۸۷۸- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار ارشاد فرمایا لوگوں نے پوچھا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ ابو ہریرہؓ نے جواباً کہا اس وقت تم لوگ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ میں

(۸۷۷) امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ان احادیث سے سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا واجب ثابت ہوا ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جو کوئی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ سکتا ہو اس کو اس کا پڑھنا ضروری ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے جو ان احادیث کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ نے ان احادیث کو دلیل بنا کے کہا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور منفرد کو بھی سورہ فاتحہ (الحمد) پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے کو سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور وہ اتنی آہستہ پڑھے کہ خود ہی سن سکے۔ بعض مالکی مسلک کے علماء کا بیان ہے کہ صرف دل میں پڑھ لینا کافی ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور کوئی چیز پڑھی اسی وقت جاتی ہے جب کہ زبان حرکت کرے اور پڑھنے کا کم از کم معیار یہ ہے کہ پڑھنے والا خود سن لے اور جو کوئی زبان بلائے بغیر صرف اوپر ہی دل سے پڑھے تو وہ قرات نہیں ہوتی حالانکہ سورہ فاتحہ کی قرات واجب ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ایک روایت حضرت علیؓ، ربیعہؓ، اور محمد بن ابی صفرہؓ از اصحاب مالکؒ کی زبانی جو بیان کی ہے کہ قرات بالکل واجب نہیں یہ صرف شاذ اور غیر مرفوع روایت ہے علامہ ثورثیؒ، اور زائیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ آخر کی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں بلکہ نماز کو اختیار ہے خواہ پڑھے خواہ چپ رہے اور خواہ سبحان اللہ کہے لے لیکن صحیح مذہب جس پر تمام سلف و خلف کا اجماع ہے یہی ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ایک دیہاتی سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔

(۸۷۸) اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا وہ جزو اعظم ہے کہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور نصف نصف تقسیم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نصف سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَتَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ ((قَالَ مَجْدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَضَّ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا)) قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ((قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ)) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)) قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.



۸۷۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ

۸۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

نے رسول اکرم کو اللہ عزوجل کا یہ قول فرماتے سنا ہے کہ نماز میرے اور میرے بندہ کے درمیان آدمی آدمی تقسیم ہو چکی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اور نمازی جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری توصیف کی اور نمازی جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بندہ نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیے ہیں اور نمازی جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کا درمیانی معاملہ ہے میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اسکو ملے گا۔ پھر جب نمازی اپنی نماز میں اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندہ کے لیے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ سفیان نے کہا میری دریافت پر یہ حدیث مجھ سے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب نے اس وقت بیان کی جب کہ وہ بیمار تھے اور میں ان کی عیادت کے لیے ان کے گھر گیا تھا۔

یہ تعریف و تجلیل ہے اور نصف میں وہ دعا ہے جس کے فوائد نمازی کو حاصل ہوتے ہیں جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورہ فاتحہ سے علیحدہ تصور کرتے ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ الخ اس سورت میں داخل ہوتی تو رسول اللہ اس کو بھی بیان فرماتے اور جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورہ فاتحہ میں داخل و شامل کہتے ہیں وہ بھی اسی حدیث سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے وہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو سورہ فاتحہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ (مختصر الامام نووی)

چونکہ سورہ فاتحہ دراصل قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور اس کے پڑھنے کا رحمت عالم نے حکم دیا ہے اس لیے ہر رکعت میں پڑھی جائے۔ (از مترجم)

أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي))

۸۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۸۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْلَنَاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ

۸۸۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ لَمْ أُرِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ

۸۸۰- یہ حدیث بھی گذشتہ حدیث کی مانند ایک اور سند سے بھی منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔

۸۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نامکمل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

۸۸۲- ابو ہریرہؓ نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ بغیر قرأت کے نماز درست نہیں ہوتی اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے جو نماز باواز بلند پڑھی ہم نے بھی باواز بلند پڑھی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہری پڑھی اسے ہم نے بھی ویسے ہی ادا کیا۔

۸۸۳- عطاءؓ نے ابو ہریرہؓ کا قول بیان کیا کہ نماز کی ہر رکعت میں قرأت کرنا چاہیے۔ رسول اکرمؐ نے جس نماز میں ہم کو قرأت سنائی ویسی ہی ہم نے تم کو سنائی اور جو نماز رسول اکرمؐ نے غیر جہری پڑھی ویسی ہی ہم نے بھی پڑھ کے تم کو بتادی جس پہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھوں تو کیا حرج ہے؟ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی مزید آیات پڑھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر صرف سورۃ

(۸۸۳) ☆ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ مزید کسی سورت کا پڑھنا مستحب ہے فجر، جمعہ اور دوسری نمازوں میں۔ سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ساتھ اور کسی سورت کا ملانا تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔ قاضی عیاضؒ نے بعض مالکی مسلک کے اشخاص کا یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا واجب ہے حالانکہ یہ قول شاذ اور مردود ہے البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کسی سورت یا آیت کا پڑھنا مستحب ہے یا غیر مستحب؟ اس بارے میں علماء کا

الحمد پڑھو تو وہ بھی کافی ہے۔

۸۸۴- عطاء نے ابو ہریرہؓ کا یہ قول بیان کیا کہ ہر نماز میں قرات ہے اور جس نماز میں رسول اکرمؐ نے باواز بلند قرات کر کے ہمیں اس کی تعلیم دی ویسی ہی ہم نے تم کو سنا دی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہریٰ ادا فرمائی ویسی ہی ہم نے تم کو ادا کر کے بتادی۔ جس نے سورہ فاتحہ پڑھی اس کی نماز پوری ہوئی اور جس نے اس پر مزید کسی سورہ یا آیات کا اضافہ کیا تو یہ بہتر ہے۔

۸۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیتے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ چنانچہ اسی طرح وہ نماز پڑھتا اور لوٹ کر آپؐ کو سلام کرتا اور آپؐ یہی فرماتے کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو رسول برحق بنایا ہے میں اس سے زیادہ اچھے طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں براہ کرم آپؐ ہی مجھے بتادیجئے تو ارشاد ہوا تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن کریم تمہا سانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو اس کے بعد رکوع کرو اور پھر یہ آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد یہ اطمینان سجدہ

۸۸۴- عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَاكُمْ وَمَا أَعْفَى مِنَّا أَحْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۸۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ قَالَ ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى)) فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِبُ غَيْرَ هَذَا عَلَّمَنِي قَالَ ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَغْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى

ظہر باہمی اختلاف ہے امام مالک سورت کے ملائے کو مکروہ کہتے ہیں امام شافعی نے اپنے آخری بیان میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور ان کا قدیم اور ابتدائی بیان یہی ہے کہ سورت ملانا غیر مستحب ہے۔ بعض دوسرے ائمہ کا بیان ہے کہ نماز کو اختیار ہے چاہے وہ سورت ملائے یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے۔ جمہور کا متفقہ بیان ہے کہ نماز جنازہ میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کے آمین کہہ لے البتہ نقلی نماز میں سورہ ملانا مستحب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ (مختصر از امام نووی)

۱۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مِثْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْحَفَنَةِ أَوْ الْقِصْعَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَحْتُ فَتَمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)) .

۱۷۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلِمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مِثْمُونَةَ فَحَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ ((وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكْ)) .

۱۷۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مِثْمُونَةَ وَاقْتَصَرْتُ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِبَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَقَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةٌ أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

۱۷۹۳- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا وضو وضو کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خرائے ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کرب کو ملا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ ”واجعلنی نوراً“ راوی کو اس میں کوئی شعبہ نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

تَطْمِئِنُّ سَاجِدًا ثُمَّ اَوْفَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا
ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا))

کرو اور پھر بہ اطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز
میں کیا کرو۔

۸۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثِ بِمَنْثِلٍ
هَذِهِ الْقِصَّةُ ((وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ))

۸۸۶- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو
کر نماز پڑھی اور رسول اکرمؐ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما
تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث متذکرہ بالا بیان کرتے ہوئے اس
کے آخر میں فرمایا تم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو اچھی
طرح وضو کرو پھر قبلہ رو کھڑے ہو اور اس کے بعد تکبیر کہو۔

بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ
خَلْفَ إِمَامِهِ

باب: مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن
شریف پڑھنے کی ممانعت

۸۸۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ قَرَأَ خَلْفِي
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَكُمُ أُرِدُّ
بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ
خَالَجَ بَعْضًا))

۸۸۷- عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں ظہر
یا عصر کی نماز پڑھائی۔ بعد ختم نماز آپؐ نے فرمایا تم میں سے کس
مقتدی نے سورۃ سبح اسم ربك الا اعلى پڑھی؟ تو ایک مقتدی
نے عرض کیا یا رسول اللہ! بغرض حصول ثواب میں نے پڑھی تھی
جس پہ ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے
قرآن کریم چھین رہا ہے۔

۸۸۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ

۸۸۸- عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے
ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپؐ کے پیچھے سورۃ اعلیٰ

(۸۸۶) ☆ ظہر ظہر کر اطمینان کے ساتھ تمام نماز کے ارکان ادا کیے جائیں اس کو قعدیل ارکان کہتے ہیں جو تمام علماء کے نزدیک
فرض ہے اور اسی حدیث کو قعدیل ارکان کے لیے جمہور علماء دلیل و ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ نے اسے واجب کہا
ہے۔ (امام نووی)

(۸۸۷) ☆ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو باواز بلند قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت ہے جیسا کہ رسول اکرمؐ
نے اپنے پیچھے مقتدی کو باواز بلند قرآن پڑھنے سے باز رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سری نماز یعنی ظہر و عصر میں بھی امام کے پیچھے بحیثیت
مقتدی الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کی بابت رحمت عالمؑ نے منع فرمایا کہ تم بہ آواز بلند نہ پڑھو۔ البتہ ایک شاذ و ضعیف قول
یہ ہے کہ مقتدی سری نماز میں بھی جہری نماز کی مانند کوئی سورت نہ پڑھے اور یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ جہری نماز میں مقتدی کو بالکل خاموش
رہ کر صرف سنتے رہنے کا حکم ہے اور سری نماز میں سورت پڑھنے کی تاکید ہے علاوہ ازیں اگر جہری نماز میں مقتدی اپنے امام سے اس قدر زیادہ
فاصلہ پر ہو کہ وہ امام کی قرأت نہ سن سکتا ہو تو اس مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش نہ رہے بلکہ الحمد کے ساتھ مزید کوئی سورت یا قرآن کی آیات
تلاوت کرے اور یہی مسلک بالکل صحیح ہے۔ (نووی)

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((أَتَيْكُمْ قَرَأَ أَوْ أَتَيْكُمْ الْقَارِئُ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))

۸۸۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا))

بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبِسْمَلَةِ ۸۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۹۱- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسْمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ

۸۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُجْهَرُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَكَأَ إِلَهِ غَيْرِكَ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ

پڑھنے لگ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے سوال کیا کہ پڑھنے والا کون تھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا ”میں“۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میری فرات میں غلجان پیدا کر رہا ہے۔ ۸۸۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے آئی ہے۔

باب : بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل۔ ۸۹۰- انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و حضرت عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم (جہر سے) پڑھتے نہیں سنا۔

۸۹۱- شعبہؒ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت انسؓ کی زبانی سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے یہ مسئلہ ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی۔

۸۹۲- عہدہ نے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظمؓ دعائے شائعی کلمات ذیل بلند آواز سے پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جددک ولا الہ غیرک۔ نیز قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ غمیؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات کرام الحمد للہ رب العالمین سے

(۸۹۰) یعنی رحمت عالم اور خلفائے راشدین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو باہتہ پڑھ کر سورۃ الحمد سے قرات شروع کرتے تھے۔ امام شافعی اور جمہور سلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ الخ دراصل سورۃ فاتحہ کا جزء ہے اس لیے جب سورۃ فاتحہ باواز پڑھی جائے تو بسم اللہ الخ کو بھی باواز بلند پڑھنا چاہیے۔ (نووی)

(۸۹۱) اس حدیث سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید یہ حدیث قتادہؒ نے انسؓ سے خود نہ سنی ہو بلکہ صرف انسؓ کا حوالہ دے دیا ہو۔ شبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ قتادہ کی عادت تالیس کی ہے ورنہ ہر شخص کے بارے میں یہ شبہ ہر گز ہر گز پیدا نہیں ہو سکتا۔

قرأت شروع کیا کرتے تھے اور سورۃ فاتحہ سے پہلے یا بعد میں بسم اللہ الخ (جہر سے) نہیں پڑھتے تھے۔
۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا.
۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ بَابُ حُجَّةٍ مَنْ قَالَ الْبِسْمَلَةَ آيَةً مِنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةِ

باب: سورہ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الخ کو ہر سورۃ کا جزو کہنے والوں کی دلیل

۸۹۴- انس بن مالک کا بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول اکرم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ پر ایک غفلت سی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپ نے سر اٹھایا جس پہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز پر ہنسی آرہی ہے؟ ارشاد ہوا مجھ پہ ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر انا اعطیناک الکویت کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسول ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروز محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کے لیے آئیں گے۔ اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگادیا جائے گا جس پہ میں کہوں گا اے اللہ! یہ شخص میرا امتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں یہ آپ کا امتی نہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے آپ کے بعد نئے کام نکالے اور بدعتیں کیں۔ ابن حجر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس مسجد میں تشریف فرما تھے اور اللہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے آپ کے بعد بدعتیں نکالیں۔

۸۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ تَيْنَ أَظْهَرْنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مَبْسُوسًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَنْزَلَتْ عَلَيَّ آيَةً سُورَةً)) فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أُعْطِينَاكَ الْكُوتِرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَائِقَتَكَ هُوَ الْأَثَرُ ثُمَّ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْكُوتِرُ)) فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَذْيِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرُدُّ عَلَيْهِ أُمِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيَتُهُ عَذْدُ النُّجُومِ فَيَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمِّي فَيَقُولُ مَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهَرْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَخَذْتُ بَعْدَكَ))

(۸۹۴) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بسم اللہ الخ سورہ کوثر کا جزء ہے اور اسی طرح ہر سورت کے اول میں داخل ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا درست ہے اور تابع کو اپنے آقا سے ہنس کا سبب پوچھنا بھی جائز ہے۔ (امام نووی)

بَابُ الشَّهَادَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم

۸۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَخَذَكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ))

۸۹۸- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ))

۸۹۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثَيْهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ بَعْدَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ

۸۹۷- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلاں شخص پر۔ چنانچہ ایک دن رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام سلام ہے اور وہ تمام برائیوں سے سالم و پاک و صاف ہے اس لیے تم لوگ تشہد میں یہ کلمات پڑھا کرو الصّیّات للہ والصلوات والطیبات السّلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السّلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اس کے بعد نمازی جو پڑھا ہے وہ دعا کرے کیونکہ ان کلمات کے ادا کرنے سے ہر نیک بندہ کو جو زمین پہ ہو یا آسمان میں ہو سلام پہنچ جاتا ہے۔

۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ نہیں کہ ”اس کے بعد جو چاہے مانگے۔“

۸۹۹- منصور سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں ذکر ہے پھر اس کے بعد اس کا جی چاہے دعا کرے۔

(۸۹۷) تین طرح کے تشہد احادیث میں بیان کیے گئے ہیں اور باتفاق علماء ہر ایک کا پڑھنا درست ہے امام شافعی اور بعض مالکی اشخاص کے نزدیک عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان کردہ تشہد افضل ہے کیونکہ اس میں مبارکات کا لفظ ہے جو قرآن کریم کی آیت تحیة من عند اللہ مبارک طیبہ کے عین موافق ہے نیز ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم کو تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کریم کی سورتیں اور آیات سکھائی ہیں اور یہ تشہد امام ابو حنیفہؒ، امام احمدؒ، جمہور فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک بھی افضل ہے کیونکہ بصحت تامہ روایت کیا گیا ہے۔ امام مالکؒ نے حضرت عمرؓ کے بیان کردہ تشہد کو جو آپؐ نے صحابہ کی موجودگی میں برسر منبر سکھایا اور جس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا افضل قرار دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں التحیات للہ الراکبات للہ الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی اترک۔

علاو ازیں شافعی نے پہلے تشہد کو سنت اور دوسرے کو واجب کہا ہے امام احمدؒ نے پہلے کو واجب اور دوسرے کو فرض کہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ اور دیگر فقہاء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں لیکن باتفاق جمہور علماء اہل حدیث کے نزدیک دونوں تشہد واجب ہیں کہ ان کے بغیر نمازی نہیں ہوتی (تشہد کے سوا ترک سے سجدہ سہولازی ہے)۔ (امام نوویؒ)

۹۰۰- عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ہم لوگ نماز میں تشہد پڑھتے تھے جیسا کہ منصور نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تشہد پڑھنے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ جو دعا چاہے کرے۔

۹۰۱- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کے مندرجہ بالا تشہد اس طرح سکھایا جس طرح آپ مجھے قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے التحیات المبارکات (تاقیم) اور ابن ربیع کا بیان ہے کہ قرآن کی سورتوں کی مانند آپ سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔

۹۰۴- حطان بن عبد اللہ رقاشی کا بیان ہے کہ میں ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ نے بعد ختم نماز پوچھا یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش رہے تو آپ نے پھر کہا تم لوگ سن رہے ہو بتاؤ کہ تم میں سے یہ بات کس نے کہی؟ جب سب لوگ چپکے رہے تو آپ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی نہیں میں نے نہیں کہے مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپ خفا نہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص

۹۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدَ مِنَ الدُّعَاءِ))

۹۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا كَفَّيْهِ بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصَّوْا

۹۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ

۹۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

۹۰۴- عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَمَرْتُ الصَّلَاةَ بِالْبَرِّ وَالزُّكَاةِ قَالَ فَلَمَّا فَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَ الْقَوْمَ ثُمَّ قَالَ أَتَيْكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَ الْقَوْمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتَهَا وَلَقَدْ رَهَيْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتَهَا وَلَمْ

أَرَدُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا نَعْلَمُونَ
كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَطَبْنَا فَبَيْنَ لَنَا سُنَّتًا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ
(إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمِكُمْ
أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ ((غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)) فَقُولُوا آمِينَ
يُجِبْكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا
فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قِيلَ يَبْلُغُكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ
يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ قِيلَ يَبْلُغُكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْفَعْدَةِ فَلْيَكُنْ
مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ
الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

نے کہا یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف
بھلائی اور نیکی کی تھی۔ ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ تم لوگ
نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے حالانکہ رسول
اکرمؐ نے ہم کو یہ دوران خطبہ تمام امور بتائے اور نماز پڑھنا
سکھائی ہے وہ اس طرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں
سیدھی کر لو پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو
تم بھی کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے چکے تو تم آمین کہو تاکہ اللہ
تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر و رکوع کے بعد تم تکبیر و رکوع ادا
کرو اور امام سے پہلے تکبیر و رکوع ادا نہ کرو۔ کیوں کہ رسول اکرمؐ
نے فرمایا ہے تمہارا ایک لمحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع و تکبیرات
کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔ پھر جب امام سمع اللہ لمن
حمدہ کہے تو تم اٹھو ربنا لک الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری
دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے
کہ جو کوئی اللہ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا
ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو
کیونکہ تم سے ایک لمحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ و رفع کرتا ہے اور
ایک لمحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے الطیبات
الطیبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا
اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۹۰۵- قتادہ نے ایک دوسری روایت بھی اسی اسناد کے ساتھ بیان
کی ہے علاوہ ازیں جریر نے سلیمان کے ذریعہ قتادہ کی زبانی یہ
حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ امام جب قرات کرے

۹۰۵- عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا
الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ

(۹۰۵) بعض لوگوں نے امام مسلم کی اس کتاب پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں اکثر وہ احادیث ہیں جن پر جمہور کا اتفاق نہیں تو اس کا جواب
یہ ہے کہ صحیح مسلم میں جتنی احادیث درج ہیں امام مسلمؒ کے نزدیک ان سب پر جمہور کا اتفاق ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام مسلمؒ اسباب
و علل میں دوسروں کی تقلید نہیں کرتے تھے یعنی اس حدیث میں واذا قرا فانصتوا کے الفاظ کی زیادتی پر علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ لہذا

فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ)) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) إِبْرَاهِيمُ فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَغْنِي وَإِذَا قُرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٌ وَضَعْتُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

تو مقتدی خاموش سنتے رہیں۔ ابو کامل کی روایت جو صرف ابو عوانہ کی زبانی ہے اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی یہ فرمایا ہو کہ جو بندہ تعریف الہی کرتا ہے تو اللہ اس کی تعریف سنتا ہے البتہ امام مسلمؒ کے شاگرد ابو اسحقؒ نے کہا کہ ابو بکر جو ابو نصر کے بھانجہ ہیں وہ اس روایت کو محل گفتگو کہتے ہیں۔ امام مسلمؒ کا بیان ہے کہ سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے (یعنی یہ روایت بالکل صحیح ہے جسے سلیمان نے بیان کیا ہے کہ امام جب قرأت کرے تو مقتدی کو خاموش سنتے رہنا چاہیے)۔ ابو بکر کی دریافت پر امام مسلمؒ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث بالکل صحیح ہے کہ امام کی قرأت پر مقتدی خاموش سنتا رہے پھر امام مسلمؒ نے دریافت پر جواب دیا یہ ضروری نہیں کہ جس روایت کو میں صحیح سمجھوں اسے اپنی کتاب میں لکھوں بلکہ میں نے اس کتاب میں وہ احادیث لکھی ہیں جو متفقہ طور پر صحیح ہیں۔

۹۰۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)).

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۹۰۶- قتادہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی کہا ہے جو کوئی اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ اس کو سنتا ہے۔

باب: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام

۹۰۷- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَمَّا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ سَعْدِ بْنِ

۹۰۷- ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اکرمؐ وہاں تشریف

لے چکے تھے، ابو حاتم رازی، دارقطنی اور حاکم ابو عبد اللہ کے شیخ حافظ ابو علی نیشاپوری نیز امام بیہقی نے اپنی سنن کبیر میں ابو داؤد کی طرح لکھا ہے کہ ان الفاظ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔ نیز سلیمان تمیمی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں قتادہ کے تمام دوستوں کی مخالفت کی ہے علاوہ ازیں تمام حافظین حدیث کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی صرف ایک ضعیف روایت میں ہے اور اس سے بڑھ کر امام مسلمؒ کی صحت بیان کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انھوں نے خود اس روایت کو اپنی صحیح میں شامل نہیں کیا۔ (از امام نوویؒ)

(۹۰۷) علماء کا باہمی اختلاف ہے کہ درود آخری تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور علماءؒ

عِبَادَةُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرٌ بَيْنَ سَعْدِ أَمْرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ))۔

۹۰۸- عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))۔

۹۰۹- عَنْ شُعْبَةَ وَمُسْنَعِرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مُسْنَعِرٍ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً۔

۹۱۰- عَنْ الْحَكَمِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَتَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلْ اللَّهُمَّ۔

۹۱۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا

لائے چنانچہ بشیر بن سعدؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپ بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کہ کاش ہم آپ سے نہ پوچھتے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ اور سلام بھیجنے کا طریقہ تم کو معلوم ہی ہے۔

۹۰۸- ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مل کر کہا میں تم کو یہ تحفہ دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کی ترکیب تو ہم نے معلوم کر لی ہے مگر یہ بتادیجئے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ ارشاد ہوا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد کما بارک علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

۹۰۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں ہدیہ کا ذکر نہیں۔

۹۱۰- ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”و تبارک علی محمد“ کے الفاظ ہیں ”اللھم“ کا لفظ نہیں ہے۔

۹۱۱- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض

کہ درود پڑھنے کو سخت کہتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص تشہد کے بعد درود نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ امام شعبیؒ عبد اللہ بن عمرؓ کے نزدیک درود پڑھنا واجب ہے یعنی اگر درود نہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔ امام شعبیؒ کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے امام شافعیؒ اور امام شعبیؒ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے تو یہ الزام خود غلط ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ))

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد ہوا کہو اللہم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا))

۹۱۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ

۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لك الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۱۴- (سند کے اختلاف کے ساتھ) گزشتہ روایت والا مضمون ہی ہے۔

۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ))

۹۱۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا امام جب آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رحمت دو عالم ولا الضالین کے بعد آمین کہا کرتے تھے۔

(۹۱۴) تاحضی عیاض کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرے گا یا دس گنا زیادہ اس کو ثواب عنایت کرے گا جیسے کہ پروردگار کا یہ حکم ہے کہ جو کوئی نیکی کا ایک کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس گنا سے بھی زیادہ اچھائیاں عنایت کرے گا۔ (امام نووی) واضح ہو کہ درود کے معنی رحمتیں، مہار کہادیاں اور نوازشیں ہیں علاوہ ازیں درود کے معنی ہیں امداد کرنا احکام کی پیروی کرنے کا حکم دینا۔ (از مترجم)

(۹۱۵) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی دونوں کو آمین کہنا مستحب ہے نیز جو شخص تہما نماز پڑھ رہا ہو اس کو بھی آمین کہنا ضروری ہے مقتدی کو امام کے ساتھ ہی آمین کہنا چاہیے۔ امام کی آمین سے پہلے ایک لمحہ پہلے یا ایک لمحہ بعد آمین نہ کہی جائے نیز لہ

۹۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا..... گزشتہ حدیث کی طرح البتہ اس میں ابن شہاب کا قول بیان نہیں ہوا۔

۹۱۷- ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ تم جب نماز میں آمین کہو اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر تمہاری اور ان کی آمین ایک دوسرے کے برابر ہو جائے تو اس نمازی کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۱۸- ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ تم جب آمین کہو تو اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر تمہاری اور ان کی آمین ایک دوسرے کے برابر ہو جائے تو تمہارے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۱۹- (سند کے اختلاف کے ساتھ) گزشتہ روایت کی طرح۔
۹۲۰- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والا جب ولا الضالین کہے اور اس کے پیچھے والا شخص آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کے آمین کہنے کے عین وقت میں ہو تو اس شخص کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

باب: مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے

۹۲۱- انس بن مالک کا بیان ہے کہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ کا دائیں جانب کا بدن چھل گیا ہم آپ کی عیادت کے لئے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لیے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور جب ہم سب لوگ نماز پڑھ چکے تو ارشاد ہوا

۹۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَتَمَّ يَذْكُرُ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ.

۹۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

بَابُ اِتِّمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

۹۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِحَتْ شِقْقُهُ الْيَمِينُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ

ﷺ رسول اکرم کا یہ بھی حکم ہے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی کو بھی ایک سیکند کی دیر کیے بغیر فوراً آمین کہنا چاہیے نیز امام مقتدی اور منفرد ہر ایک کو باوجود بلند آمین کہنا ضروری ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ آمین بابتہ کہی جائے۔ (نووی)

(۹۲۱) اس حدیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض نماز پڑھائی تھی نیز بِنَالِكَ الْحَمْدُ مع واو اور بغیر واو عطف کے دونوں طرح کہنا جائز اور درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے لیکن تکبیر، رکوع، قومہ، سجدہ اور قعدہ وغیرہ یہ تمام ارکان امام کے بعد کرے امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے ورنہ نماز درست نہ ہوگی اور مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر امام سے پہلے سلام ﷺ

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۴۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۴۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔
۲۱۴۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔
۲۱۴۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بِنْتُ الْأُمِّ تَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))
۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ
۲۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ))
۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طَلَعَنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))
۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))
۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَنْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامَ نَبْكِي أَعْلَى

تھ ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مراد ان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نودوی)

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِئَوْثَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ))

۹۲۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۲۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَرَّحَ عَنْ فَرَسٍ فَحُجِشَ شِقَّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا زَادَ ((فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا))

۹۲۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَّحَ عَنْهُ فَحُجِشَ شِقَّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ ((إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا))

۹۲۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَحُجِشَ شِقَّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُوسَى وَمَالِكٍ.

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو وہ جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔

۹۲۲- انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھانی پھر باقی حدیث اوپر والی کی طرح ہے۔

۹۲۳- ایک اور سند سے یہ حدیث بھی ویسے ہی منقول ہے۔ اس میں دائیں پہلو کے زخمی ہونے کا ذکر ہے یہ الفاظ زائد ہیں کہ جب کھڑے ہو کر پڑھاتے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

۹۲۴- مذکورہ بالا حدیث بھی اس سند سے اوپر والی حدیث کی طرح منقول ہے۔

۹۲۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

لے پھیر دے تو نماز نہ ہوگی اور اس روایت میں کہ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے اس روایت میں علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ امام اوزاعی اور امام احمد کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو سکتا ہو اس کی نماز بیٹھ کر پڑھانے والے کے پیچھے درست نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کے نزدیک بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے مقتدیوں کو کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اکرمؐ نے مرض الموت کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ دیگر صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسالت مآبؐ کے مرض کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے امامت کی تھی۔ پیروی امام کا مقصد یہ ہے کہ مقتدی ارکان ظاہری کی ادائی میں امام کی پیروی کرے۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے او اس کے برعکس جائز اور درست ہے نیز عصر کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور اسکے بالعکس بھی جائز و درست ہے۔ البتہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسی نماز درست نہیں ہوتی۔ ہماری اور تمام اہل حدیث کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز خوف دو مرتبہ پڑھی دوسری مرتبہ کی نماز آپؐ کے لیے نفل تھی اور دوسرے مقتدیوں کے لیے فرض تھی اسی طرح حضرت معاذ عشاء کی نماز رسول اکرمؐ کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اپنی قوم میں جا کر عشاء کے فرض پڑھاتے تھے اس صورت میں دوسری مرتبہ کی نماز حضرت معاذؓ کے لیے نفل ہوتی اور آپؐ کے مقتدیوں کے لیے فرض تھی۔ (امام نووی)

۹۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُعَوِّدُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا))

۹۲۶- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ کی عیادت کے لیے صحابہ کرامؓ آئے آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن کچھ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپؐ نے اشارہ سے انہیں بیٹھنے کا حکم دیا پھر آپؐ نے بعد فراغت نماز فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۲۸- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَتْ فَتَنَّتْ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كِدْتُمْ آتِنَا لَتَفْعَلُونَ فِعَلُ فَارِسٍ وَالرُّومِ يَتَقَرَّبُونَ عَلَيَّ مُلُوكِهِمْ وَهُمْ فَعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا انْتُمُوا بِأَمْرِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُودًا))

۹۲۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۹۲۸- جابرؓ کا بیان ہے کہ رسالت مآبؐ کی بیماری میں ہم نے آپؐ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھی کہ آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت صدیق اکبرؓ تکبیر کی حیثیت میں تکبیرات کہتے تھے۔ نماز میں ہمیں کھڑا دیکھ کر آپؐ نے اشارہ سے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے پھر بعد فراغت نماز ارشاد عالی ہوا تم نے اس وقت وہ کام کیا جیسا کہ فارس و روم والے اپنے بادشاہ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھا رہتا ہے۔ اب آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ ہمیشہ اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۹۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے ہے جب نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۹۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى

۹۳۰- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ تم اس کی مخالفت نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسبیح پڑھے تو تم تمہید پڑھو اس کے سجدہ کے ساتھ تم سجدہ کرو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز

جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ))

ادا کرو۔

۹۳۱- ابوہریرہؓ اس حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عِدَّةُ الرِّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

باب: امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد کرنے کا بیان

۹۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ ہم کو تعلیم دیتے اور فرماتے تھے امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسمیع کہے تو تم تحمید پڑھا کرو۔

۹۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ ((لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

۹۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے بھی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں ”والا الضالین“ کے بعد آمین کہو مذکور نہیں ہے۔

۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ)) وَزَادَ ((لَا تَرْفَعُوا قُلُوبَكُمْ))

۹۳۴- ابوہریرہؓ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا کہ امام ایک ڈھال کی طرح ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور وہ جب تسمیع کہے تو تم تحمید کہو کیونکہ جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلَ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۹۳۵- ابوہریرہؓ نے رسالت مآبؐ کا ارشاد بیان کیا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسمیع پڑھے تو تم تحمید کہو اور وہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۹۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ))

کہ کل پاؤں گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ بخش بقیع غرقہ والوں کو۔ اور قہیمہ کی روایت میں ولا اتاکم کاللفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیٹی اور اپنی ماں کی بیٹی سناؤں؟ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیٹی اور رسول اللہؐ کی بیٹی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے پچھونے پر بچھایا لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہؓ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

غَدَا مُوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ((وَكَلَمْ يُقِمُ قُبَيْبَةُ قَوْلَهُ)) ((وَأَتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَحْرَمَةُ بِنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَّا أُحَدِّثَكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَّا أُحَدِّثَكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَفَعْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلَتْ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاعْتَمَرْتُ وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعُ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلْ فَهَرَوَلْتُ فَأَخْضَرَ فَأَخْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِينًا رَابِيَةً)) قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن اللہ زوارات القبور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ
عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ
إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ
الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسَخَ الْقُعُودُ
خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

۹۳۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى
تَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَصَلَّى
النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِنُيُوءٍ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ
يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي
الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِنُيُوءٍ
فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ))
قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا

باب: امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز
پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر
نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز
پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا
حکم منسوخ ہو چکا ہے

۹۳۶- عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کیا آپ مجھے رسول اکرم کی
بیماری کے واقعات بتائیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم بیمار
ہوئے تو ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں بلکہ
وہ آپ کے منتظر ہیں۔ ارشاد ہوا ہمارے لیے لگن میں پانی رکھو۔
ہم نے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا اس کے بعد چلنا چاہا لیکن
آپ کو غش آگیا اور جب افاقہ ہوا تو پھر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ
چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں یا رسول اللہ! وہ سب آپ کے منتظر ہیں۔
فرمایا ہمارے لیے طشت میں پانی رکھو چنانچہ ہم نے آپ کے حکم کی
تعمیل کی اور آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ چلنے کے لیے تیار ہوئے
لیکن دوبارہ آپ کو غش آگیا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد ارشاد
ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ!
وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور ادھر لوگوں کی حالت

(۹۳۶) رسول اکرم کا غسل کرنا، پھر مسجد کی خواہش کرنا اور پے در پے بے ہوش ہو جانا یہ سب شدت مرض کی وجہ سے تھا حاشا کلا ہر گز
ہر گز آپ کو کسی قسم کا جنون نہیں تھا کیونکہ جنون و پاگل پن ایک نقص ہے اور پیغمبر ہر نقص سے بالکل پاک و صاف ہیں۔ بیماریوں کی شدت سے
اللہ تعالیٰ کو درجہ اور ثواب بڑھانا منظور ہے۔ صحابہ نے نماز کے لیے آپ کا انتظار کیا اس سے ثابت ہوا کہ امام کے آنے کی امید ہو تو اس کا انتظار
کرنا جائز ہے بشرطیکہ وقت نماز باقی ہو اور ہر مرتبہ بے ہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر کئی مرتبہ کی بے ہوشی کے بعد ایک ہی مرتبہ
غسل کر لیا جائے تب بھی کافی ہے۔ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں غسل سے مراد وضو کرنا ہے کیونکہ بے ہوش ہونے کے
بعد غسل واجب نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے اس بیان سے کہ اے صدیق اکبر! نماز پڑھانے کے آپ زیادہ مستحق ہیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں

یہ تھی کہ وہ سب نماز عشاء کے لئے رسالت مآب کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپ نے ایک آدمی کے ہاتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ اس آدمی نے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمت دو عالم نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت نرم دل تھے وہ جلد رونے لگتے تھے اسی لیے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا اے عمر! تم نماز پڑھاؤ جس پر حضرت عمرؓ نے کہا جی نہیں آپ ہی امامت کے زیادہ مستحق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی دن تک نماز پڑھائی اسی دوران ایک دن رسول اکرمؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے (جو آپ کے چچا تھے)۔ غرضیکہ رسول اکرمؐ مسجد میں اس وقت پہنچے جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ بحیثیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب رسول اکرمؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اشارہ سے فرمایا پیچھے نہ ہٹو اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا مجھے ابو بکرؓ کے برابر میں بیٹھا دو۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے برابر بیٹھا دیا۔ رسالت مآبؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور حضرت صدیق اکبرؓ ویسے ہی کھڑے کھڑے رسول اکرمؐ کی نماز میں پیروی کرنے لگے گویا رسول اکرمؐ

فَاعْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِنُؤُءٍ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ اللَّيَالِي ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ جَفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا ((أَجْلِسَا نِي إِلَى جَنْبِي)) فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ غَيْبُذُ اللَّهِ

ایک تو یہ کہ تمام صحابہ کرام پر حضرت صدیق اکبرؓ کو فضیلت ثابت ہے دوسرے یہ کہ امام کو جب کوئی عذر ہو تو وہ اپنا خلیفہ مقرر کرے تیسرے یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ تمام دیگر صحابہ پر افضل ہیں نیز اس حدیث شریف سے حسب مذہب امام شافعیؒ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر امام بیٹھا ہو تو معتقدوں کو بشرط طاقت قیام کھڑے ہو کر نماز لا کرنا چاہیے۔

اس حدیث شریف میں دوسرے سہارا دینے والے شخص کا نام جو حضرت عباسؓ کے ساتھ تھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت علیؓ بتایا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ دوسرے شخص فضل بن عباسؓ تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دوسرے شخص دراصل اسامہ بن زیدؓ تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سب لوگوں نے باری باری آپ کو سہارا دیا اور پہلی طرف حضرت عباسؓ جوں کے توں سہارا دیتے تھے

فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أُعَرِّضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَابِثَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْسَتْ لَكَ الرَّحْلُ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلَيَّ.

امام تھے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی اور تمام صحابہ کرام حسب سابق اس فرض نماز ظہر میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کر رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو حضرت عائشہؓ نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب پہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انھوں نے کہا یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔ پھر پوچھا دوسرے شخص جو رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے کیا ان کا نام ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے نہیں بتایا؟ میں نے جواب دیا جی نہیں۔ تو انھوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علیؓ تھے۔

۹۳۷- عَنْ عَابِثَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اسْتَشْكَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُعَرَّضَ فِي بَيْتِهَا وَأُذِنَ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَبَدَأَ لَهُ عَلَى الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَبَدَأَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَحْطُ بِرَجُلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ عَابِثَةَ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۷- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ سب سے پہلے حضرت میمونہؓ کے گھر میں بیمار ہوئے پھر آپؐ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے (عائشہؓ) گھر میں رہنے کی خواہش کی۔ چنانچہ سب نے اجازت دے دی کہ آپ میرے گھر میں رہیں اور میں آپ کی تیمارداری کروں۔ ایک دن آپ مسجد میں جانے کے لیے اس طرح روانہ ہوئے کہ آپ اپنا ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ دوسرے شخص کے مونڈھے پر تھا اور ضعف کی وجہ سے آپ کے پاؤں زمین پر خطوط کھینچ رہے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ کو سنائی تو انھوں نے کہا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کہ جس کا حضرت عائشہؓ نے نام نہیں لیا کون تھا؟ وہ حضرت علیؓ تھے۔

تھے رہے۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا کیونکہ وہ صرف ایک ہی شخص نہ تھے بلکہ کئی آدمی تھے جو باری باری رسول اکرمؐ کو سہارا دیتے ہوئے مسجد تک گئے تھے اور ان لوگوں میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔ (نووی)

(۹۳۷) یہ حدیث شریف بھی اس امر کی دلیل ہے کہ باری باری ہر نبی کے پاس رہنما رسول اکرمؐ پر بھی واجب تھا اور جو لوگ سنت کہتے ہیں وہ اس اجازت کو صالح معاشرت اور حسن خلق کی دلیل بناتے ہیں نیز تمام علماء کا اتفاق ہے کہ دیگر ازواج مطہرات پر حضرت عائشہؓ صدیقہ کو افضلیت حاصل تھی۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ میں سے باہمی طور پر افضل کون تھیں۔

۹۳۸- حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرمؐ زیادہ بیمار ہو گئے تو آپؐ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب کی کہ آپؐ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر گذاریں گے تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو آپؐ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حال میں آئے کہ آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے عباس بن عبدالمطلب کے درمیان اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی بات کی عبد اللہ کو خبر دی تو عبد اللہ بن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ دوسرا شخص جس کا نام عائشہؓ نے نہ لیا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علیؓ تھے۔

۹۳۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے جب والد بزرگوار حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے اس بارے میں آپؐ کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ کے بعد جو کوئی آپؐ کا قائم مقام ہو گا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اور اس سے محبت نہیں رکھیں گے اسی خیال کے مد نظر میں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپؐ حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کرنے سے معاف رکھیں تو مناسب ہو گا۔

۹۴۰- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بحالت مرض الموت جب رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں؟ جس پہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! حضرت ابو بکرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلتی ہیں ان کے ماسوا کسی اور کو امامت کا حکم دیں تو مناسب ہو گا اور بخدا

۹۳۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرِّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْطُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَحْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَذَرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ نَسَمَّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُجِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامُهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قُرَأَ الْقُرْآنُ لَا يَمْلِكُ ذِمَّةً فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا

(۹۴۰) اس حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خواتین یوسفؑ پر بار بار ہت کرتی تھیں اسی طرح اسے عائشہؓ آپ اصرار نہ کریں کیونکہ رسول اللہؐ کی مصلحت اجرائے حکم امامت کو آپؐ نہیں سمجھ رہی ہیں اور حضرت صدیقؓ کا یہ اصرار بطور مشورہ و نیک صلاح تھا ورنہ نعوذ باللہ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ کسی نزاع یا مخالفت کو پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز آپؐ وہ پیاری بی بی ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں گیارہ آیات نازل ہوئیں۔ آپؐ کو رحمت دو عالم سے ہے انتہا محبت تھی وہ اپنے خاوند کے حکم کو نالنا نہیں چاہتی تھیں اور حق

كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْتَاخَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَأَيْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ ((لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنْ كُنَّ صَوَاجِبُ يُوسُفَ))

میں نے یہ اس لیے کہا کہ لوگ میرے والد بزرگوار کو منحوس نہ سمجھیں کہ یہی وہ شخص ہیں جو پہلے پہل رسول اکرم کے خلیفہ اور قائم مقام ہوئے ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ حضور کو والد بزرگوار کی امامت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن رسول اکرم نے یہی فیصلہ دیا کہ حضرت صدیق اکبر ہی امامت کریں گے اور تم خواتین حضرت یوسف کی خواتین کی مانند ہو۔

۹۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كُنَّ لَأَنْتَنَ صَوَاجِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاءِ تَحْطَانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۹۴۱- حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم کی بیماری کے زمانہ میں حضرت بلال آپ کو نماز پڑھانے کے لیے بلائے آئے تو آپ نے فرمایا جاؤ حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کرائیں جس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہو گئے تو لوگوں کو قرآن کریم نہ سنا سکیں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھتے وقت ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہو گا لیکن دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور ابو بکرؓ کو حکم پہنچاؤ کہ وہ نماز پڑھائیں اور امامت کریں جس پہ حفصہؓ سے میں نے کہا تم رسول اللہ سے کہو کہ حضرت ابو بکرؓ بے انتہا نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر قرآن کریم کی قرات نہ کر سکیں گے اس لیے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ حفصہؓ نے ایسا ہی کہا جس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوسف کی ساتھ والیوں کی مانند نہ بنو اور جاؤ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ آخر حضرت صدیق اکبرؓ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ ایک دن جب رسالت مآبؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ آدمیوں کے مونڈھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے لیکن آپ کے پاؤں مبارک زمین

نہ نعوذ باللہ آپ نے ہڈی سے بھی یہ اصرار نہیں کیا ورنہ اپنے والد کے فائدہ کے لیے جو چیز مفید ہوتی ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا منشاء وہی تھا جو حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ نیک مشورہ صرف اسی لیے دیا تھا کہ لوگ آپ کے والد کو منحوس نہ کہیں۔ (نووی)

سے گھٹتے جا رہے تھے۔ اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے چنانچہ حضور ﷺ نے اشارہ سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود حضرت صدیق اکبرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے رسول اکرمؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھا رہے تھے اور صدیق اکبرؓ پہلے کی طرح کھڑے ہوئے رسول اکرمؐ کی اقتدا کر رہے تھے اور باقی دیگر نمازی پہلے کی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز پڑھ رہے تھے۔

۹۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں کی حدیث میں ”نقل“ کے بجائے ”مرض“ کے الفاظ آتے ہیں باقی حدیث میں بھی چند الفاظ کا فرق ہے باقی معنی وہی ہے۔

۹۳۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کا حکم دیا وہ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب ہلکی ہوئی تو بر بنائے تخفیف نفس مسجد میں تشریف لائے حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹا چاہا لیکن رسول اکرمؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اس کے بعد آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے برابر بیٹھ گئے پھر رسول اللہؐ کی امامت میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی اور دوسرے لوگوں نے پہلے کی مانند حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نماز پوری کی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ فَخَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَالِصًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۲- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا نَحْوًا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ قَائِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أُحْلِسَ إِلَيْ جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يَسْمَعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يَسْمَعُ النَّاسَ.

۹۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَوْمُ النَّاسِ قَلَمًا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ كَمَا أَتَتْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْيَأْسَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ قَبَّهْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَكْصَرُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُهُ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْحَى السِّتْرَ قَالَ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

۹۴۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ آجَرَ نَظْرَةَ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتْرَةَ يَوْمَ الْيَأْسَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَنَّهُ وَأَشْبَعُ.

۹۴۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَأْسَيْنِ يَخْبِرُ حَدِيثُهُمَا.

۹۴۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا يَخْرُجُ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا

۹۴۴- حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے زمانہ علالت میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی حضرت صدیق اکبر نماز پڑھتے تھے۔ پیر کے دن جب کہ تمام لوگ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرم نے اپنے کمرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک مصحف کے ورق کی طرح درخشاں تھا۔ آپ نے ہم لوگوں کو مذہب اسلام پر مستعد اور نماز میں مشغول دیکھ کر تبسم فرمایا اور ہمیں اور ہم لوگوں کی حالت یہ تھی کہ ہم نماز پڑھنے کے دوران ہی بے انتہا مسرور ہو گئے کہ رسول اکرم نماز پڑھانے تشریف لارہے ہیں حضرت صدیق اکبر نے آپ کی آہٹ محسوس کر کے کہ آپ تشریف لارہے ہیں پیچھے ہٹنا چاہا کہ رسول اکرم نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو اس کے بعد رسالت مآب پھر اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے اور دروازہ کا پردہ چھوڑ لیا اور اسی دن آپ نے رحلت فرمائی۔

۹۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار سو مہوار کے روز پردہ اٹھاتے وقت کیا۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۹۴۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۴۷- انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک ہم کو نماز نہیں پڑھائی۔ اس زمانہ میں حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے تھے ایک دن آپ نے اپنے

(۹۴۴) ممکن ہے کہ آپ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لارہے ہوں لیکن آپ خود میں اتنی طاقت نہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ نے حضرت صدیق اکبر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور آپ کو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ حضرت صدیق اکبر امامت کر رہے ہیں تاہم خود معائنہ کرنے کے لیے تشریف لائے تھے کہ دوسرے لوگ ان کے پیچھے کس طرح نماز پڑھتے اور اقتدار کر رہے ہیں۔ الحاصل حضرت صدیق اکبر نے رسول اکرم کی زندگی میں ہی امامت کی اور آپ ہی خلیفہ اول ہیں۔ (از مترجم)

حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہم نے آپ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا اور یہ انوکھا منظر ہم کو بے انتہا اچھا معلوم ہوا۔ آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھاتے رہنے کا دست مبارک سے اشارہ کیا اور پھر حجرہ کا پردہ چھوڑ لیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے وفات تک رسالت مآبؐ کو نہیں دیکھا۔

۹۴۸- ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ علیل ہوئے اور آپؐ نے اپنی اس سخت علالت کے زمانہ میں حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھائیں جس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپؐ کے قائم مقام امامت کریں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے تو پھر دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ امامت کریں اور اے عائشہ! تم عورتیں حضرت یوسف کی صاحبات ہو اور پھر تادم آخر ﷺ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔

باب: جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو اندریں حالت کسی اور کو وقت امام بنا سکتے ہیں

۹۴۹- سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ بنی عمرو بن عوف والوں میں رسول اللہ ﷺ بغرض مصالحت تشریف لے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لیے مؤذن نے اذان دینے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا میں تکبیر کہتا ہوں آپ نماز پڑھائیے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اکرمؐ پیچھے

وَضَحَّ لَنَا وَحَتَّى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَغْصَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْسَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

۹۴۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ ((مَرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنْ صَوَاحِبُ يُوسُفَ)) قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ

۹۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَخَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأَقْبَمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَخَاءَ رَسُولِ

(۹۴۹) اس حدیث شریف سے کئی فائدے ثابت ہوئے پہلا یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی امامت اور باقی دیگر صحابہ پر آپؐ کی فضیلت۔ دوسرے یہ کہ امام کا خود جا کر لوگوں میں مصالحت کرنا۔ تیسرے یہ کہ امام کی غیر موجودگی میں کسی اور کو خلیفہ بنالینا بشرطیکہ اس خلافت کو خود امام پسند کرے اور کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ وہ شخص خلیفہ بنایا جائے جو امامت کے لیے سب سے زیادہ مؤذن ہو۔ پانچویں یہ کہ مؤذن اسی کو امامت کے لیے کہے جو سب سے زیادہ افضل ہو اور ایسی حالت میں مؤذن کے کہے کو ماننا چاہیے۔ چھٹے یہ کہ عمل قلیل مثلاً دستک دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ساتویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں ایک دو قدم آگے پیچھے ہٹنا درست ہے۔ آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے آئے اور لوگوں میں سے نکلتے ہوئے صف میں شریک ہو گئے۔ مقتدی دستک دینے لگے۔ لیکن حضرت صدیقؓ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مقتدی جب بکثرت دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور رحمت دو عالم کو دیکھ کر آپ نے پیچھے ہٹنا چاہا جس پر حضورؐ نے اشارہ سے فرمایا تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے اس شرف امامت بخشے پر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پیچھے آکر صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے پوچھا اے ابو بکرؓ تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے میں نے تو تم کو کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا؟ جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت نہیں کہ وہ رسول اللہؐ کی امامت کرے پھر حضورؐ نے مقتدیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تم نے بہت زیادہ دستک دی دستک تو عورتوں کے لیے ہے تمہیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَحْلُصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ لَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَلْتَفِتَ إِذْ أَمَرْتُكَ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ ذَابَةِ شَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْبَحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ))

مزید نعت ملنے پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کرنا درست ہے۔ نویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں دوسری طرف دیکھنا جائز ہے۔ دسویں یہ کہ نماز پوری کرنے کے لیے امام کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے اور یہی مذہب تمام اہل حدیث کا ہے۔ گیارہویں یہ کہ امام نماز میں شریک ہونے کے بعد بحیثیت تابع و مقتدی امامت کرنے والے سے اس کی عزت و توقیر بڑھانے کے لیے کوئی بات کہے تو اس امامت کرنے والے کو لحاظ ادب و عزت اپنے امام کی جو بحالت موجود مقتدی ہو بات نہ ماننا چاہیے کیونکہ حقیقی عزت امام کی یہی ہے۔ بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے۔ تیرہویں یہ کہ اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد و باواز سبحان اللہ کہے اور عورت اپنی داہنی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر دستک دے وگرنہ اگر کھیل کود کی مانند تالی بجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ چودہویں یہ کہ اول وقت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ چودہویں یہ کہ تکبیر اس وقت کہی جائے جب کہ نماز پڑھانے کے لیے امام تیار ہو، سولہویں یہ کہ اذان دینے والا ہی تکبیر اقامت کہے سترہویں یہ کہ بشرط ضرورت صف چیر کر آگے بڑھنا یا پیچھے لوٹ جانا درست ہے۔ اٹھارہویں یہ کہ امام اس شخص کی اقتداء کر سکتا ہے جب کہ اس نائب یا خلیفہ کے ساتھ ہی اس امام نے تکبیر تحریمہ کہی ہو اور رسول اکرمؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز پڑھاتے میں شرکت کی تھی۔ (امام نووی)

۹۵۰۔ سہل بن سعدؓ کی اس روایت میں یہی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے بحالت نماز اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اور پھر اٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف میں شریک ہو گئے۔

۹۵۱۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لیے تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر آپؐ پچھلی صفوں سے نکلتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے۔

۹۵۲۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نماز فجر اسی مقام تبوک میں آپؐ رفع حاجت کے لیے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لوٹا لئے ہوئے آپ کے ساتھ تھا۔ رفع حاجت کے بعد جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپؐ نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر جب کو ہاتھوں پہ چڑھانا چاہا لیکن اس کی آستینیں چھوٹی تھیں اس لیے آپؐ نے جب کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا۔ پھر میں آپؐ کے ساتھ ہی روانہ ہوا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے ہیں چنانچہ ان کے پیچھے حضور اکرمؐ نے ایک رکعت پڑھی۔ عبدالرحمن بن عوف نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کے دیکھا تو رسول اکرمؐ نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے بکثرت تسبیح پڑھی پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت نماز فرمایا تم لوگوں

۹۵۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمَدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ.

۹۵۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَرَّقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ النِّصْفِ الْمَقْدَمِ وَفِيهِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى.

۹۵۲۔ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِذَاوَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أَهْرِيْقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جَبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كَمَا جَبَّتَهُ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجَبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجَبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفْيِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجَدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ

نے اچھا کیا اور بحالت مسرت فرمایا تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھا کرو۔

۹۵۳- حمزہ بن مغیرہ بن نے بھی عباد کی مانند حدیث بیان کی۔
مغیرہ کا قول ہے کہ میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا لیکن رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہا انہیں نماز پڑھانے دو۔

باب: نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین دستک دیں

۹۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالم نے فرمایا نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو دستک دینا چاہیے۔ حرمہ نے ابن شہابؒ کا یہ قول بیان کیا میں نے چند علماء کو دیکھا جو بحالت نماز تسبیح پڑھتے اور اشارہ کرتے تھے۔

۹۵۵-

باب: دل لگا کر اچھی طرح پڑھانے کے احکام

۹۵۷- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا اے فلاں! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ

ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ)) أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَعْطِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوَقِيتَهَا.

۹۵۳- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعْنِ)).

بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيْقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ

۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ)) زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُتَشَبِّهُونَ.

۹۵۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((فِي الصَّلَاةِ)).

بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

۹۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ أَلَا تَحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيُّ

(۹۵۳) ☆ اوپر والی حدیث کتاب الطہارت میں بیان ہو چکی ہے۔ ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھی طرح وضو کیا جائے اور دوسرا آدمی بھی وضو کر سکتا ہے۔ نیز امام نماز کو نہ ہٹا کر بھی اس کے پیچھے امام وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔ بہر حال نماز وقت مقررہ پر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر مقررہ امام کی آمد میں تاخیر ہو تو اس کا خلیفہ بنایا جاسکتا ہے۔

(۹۵۴) ☆ بشرط ضرورت دور ان نماز مردوں کو تسبیح پڑھنا و اشارہ کرنا اور خواتین کو دستک دینا جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ دستک دینے کی ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی پھلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر زور سے مارا جائے۔ (از مترجم اقبال الدین احمد)

کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ نمازی اپنے فائدوں کے لیے نماز پڑھتا ہے اور بخدا میں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھ رہا ہوں حالانکہ بخدا مجھ پر تمہارے رکوع و سجود پوشیدہ نہیں میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور تم جب رکوع و سجود کرتے ہو تو بخدا میں پیٹھ پیچھے سے یا اپنے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔

۹۶۰- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگو! تم اپنے رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور جب تم رکوع و سجود کرتے ہو تو خدا کی قسم میں پیٹھ پیچھے سے تم کو رکوع و سجود کرتے دیکھتا ہوں۔

باب: امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ
إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ
بَيْنَ يَدَيَّ))

۹۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ قَلْبِي هَا هُنَا
فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ
إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي))

۹۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرَبِّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي
إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ))

۹۶۰- عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَمُّوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ
ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ)) وَفِي
حَدِيثٍ سَعِيدٍ ((إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ))

بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ
سُجُودٍ وَنَحْوَهُمَا

۹۶۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

۹۶۱- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً ہی بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! میں

(۹۶۰) ﷺ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھنے کی اس طرح قوت عطا فرمائی تھی جس طرح ہم کو سامنے سے دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ پیٹھ پیچھے یعنی پشت کی چیزوں کو دیکھنے کی قوت بطور خرق عادات انسانی آپ کو عنایت کی گئی تھی اور یہ امر خلاف شرع یا مخالف عقل نہیں آج ہزار ہا میل دور کی چیزیں معمولی لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور جب کہ رسالتِ مآبؐ نے پشت کی اشیاء کو خود ملاحظہ فرمایا تو یہ عین شریعت ہے جس کا ماننا واجب ہے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر بڑے بڑے علماء کا قول ہے کہ پیٹھ پیچھے سے دیکھنے کا مطلب حقیقتاً دیکھنا ہے (اور یہ پشت کے پیچھے سے دیکھنا نماز ہی کے ساتھ مخصوص تھا جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے) نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز باطمینان ادا کی جائے اور بشرط ضرورت اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے علاوہ ازیں بغیر ضرورت قسم نہ کھائی جائے۔

(۹۶۱) ﷺ مقتدی پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز میں امام سے پہلے کوئی فعل نہ کرے ورنہ اس کا وہ فعل حرام ہے۔

تمہارا امام ہوں اس لیے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد ہوا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

۹۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں لیکن اس میں نماز سے پھرنے کا ذکر نہیں۔

۹۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے گا۔

۹۶۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام سے پہلے سجدہ سے جو کوئی سر اٹھاتا ہے تو پروردگار عالم اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے گا۔

۹۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۹۶۶- حضرت جابر بن سمرہ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز

(۹۶۳) ☆ جنہوں نے انسانی پیدائش اور کارہائے فطرت سمجھنے کے لیے معمولی سا بھی غور و فکر کیا وہ جانتے ہیں کہ انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان بنادینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دشوار نہیں ہے۔ البتہ عقل کے اندھے اور دل و دماغ کے کمزور تقلید پر مرنے والے اس تبدیلی کو خارج از امکان سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن میں غور و فکر کا مادہ ہے ہی نہیں اور عقل و شعور سے بے بہرہ ہیں ان کا سر پروردگار نے گدھے کی طرح کر دیا ہے جو بظاہر انسان نظر آتے ہیں لیکن دل و دماغ سر اور بھیجے کے مد نظر وہ گدھے سے بھی بدتر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

بَوَجهِهِ فَقَالَ ((أَتَيْهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَأَيْتُمْ أَقَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ.

۹۶۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ ((وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ)).

۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)).

۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((أَمَّا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ)).

۹۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ((أَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَتْ لَهُنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ

آئیں وگرنہ اس کی آنکھیں جاتی رہیں گی۔

۹۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان کر لوگ نماز میں آسمان کی جانب نہ دیکھیں وگرنہ ان کی قوت بینائی زائل کر دی جائے گی۔

باب: نماز میں بیجا حرکت 'سلام' کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام

۹۶۸۔ حضرت جابر بیان ہے کہ رسول اکرم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریگھوڑوں کی دم ہیں تم لوگ نماز میں حرکت نہ کیا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے ہم کو حلقہ باندھے دیکھ فرمایا تم لوگ الگ الگ کیوں ہو؟ پھر ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تم لوگ اس طرح صف باندھا کرو جس طرح بارگاہ النبی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ تم لوگ سب سے پہلے اگلی صف پوری کیا کرو اور صف میں مل کر کھڑے ہو اکرو۔

إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعْ إِلَيْهِمْ))

۹۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَنْبَصَارُهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَنْبَصَارُهُمْ))

بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ وَالتَّرَاصُّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

۹۶۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَمَا نَهَا أَذْنَابُ خَيْلِ شَمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَلَقًا فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ ((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ))

(۹۶۷) ☆ ذات مقدس پروردگار عالم ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے اس بناء پر نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں اپنی نظریں نیچی رکھے۔ نماز میں آسمان کی جانب دیکھنا بالاجماع ممنوع ہے البتہ دعا کی حالت میں آسمان کی جانب دیکھنے کی بابت قاضی عیاض نے علماء کا باہمی اختلاف بیان کیا ہے۔ قاضی شریع وغیرہ نے بحالت دعا بھی آسمان کی جانب نظریں جمائے رکھنے کو مکروہ کہا ہے علاوہ ازیں جمہور علماء کا بیان ہے کہ بحالت دعا آسمان کی طرف دیکھنا جائز ہے کیونکہ جس طرح نماز کے لیے کعبہ کو قبلہ گردانا گیا ہے بالکل اسی طرح دعا کے لیے آسمان کو قبلہ کہا گیا ہے۔ اسی لیے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور ہر دعا کو صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہوا بنا ہے۔

(۹۶۸) ☆ صفیں پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اگلی صف پوری کی جائے اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری وغیرہ یعنی جب تک پہلی صف پوری نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری شروع نہ کی جائے۔ نیز نماز کی صفوں میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ دو آدمیوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے ادب کے ساتھ ایک قطار میں برابر کھڑا ہوا کریں۔ اس حدیث شریف میں ہاتھ اٹھانے کی جو ممانعت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اس سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت مقصود نہیں ہے کیونکہ وہ تو مستحب بلکہ رسول اللہ کی سنت ہے۔ جو احناف اس حدیث کو لے

۹۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَائِثِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَلَامٌ تَوَمَّنُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخْذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ))

۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ فَظَنَرُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِئْ بِيَدِهِ))

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالْإِزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أَوْلِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيْبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ

۹۷۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ ((اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

۹۶۹- اعمش کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۹۷۰- حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریہ گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

۹۷۱- حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآب کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دو عالم نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریہ گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

باب: صفوف کو برابر کرنے، پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر ازدحام اور سبقت کرنے اور اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام کے قریب کرنے کے احکام

۹۷۲- ابو مسعود کا بیان ہے کہ نماز کے لئے رسول اکرم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ بنو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے

لئے رفع یدین کی ممانعت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ سے ناواقف ہیں۔ (امام نووی)

(۹۷۱) ☆ نماز کا سلام پھیرتے وقت صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیے اور ہاتھ سے کوئی اشارہ نہ کرنا چاہیے۔

(۹۷۲) ☆ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ امام کے پاس وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان عقل و شعور اور دوسروں سے افضل ہوں تاکہ امام بوقت ضرورت کسی کو خلیفہ مقرر کر سکے۔ امام بھول چوک جائے تو اس کی اصلاح کرنے کے اہل ہوں اور نماز کی ترکیب سیکھ کر لھ

قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد ابو مسعودؓ نے کہا آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

۹۷۳- ابن عیینہ کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
۹۷۴- عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل و شعور کے مالک ہوں ان کے بعد متوسط لوگ پھر ان کے بعد اور لوگ۔ نیز بازاری حرکات سے تم لوگ پرہیز کرو۔

۹۷۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

۹۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ صفیں پوری کیا کرو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۷۷- ہمام کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے نماز میں صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ عمدہ صف بندی سے نماز اچھی معلوم ہوتی ہے۔

۹۷۸- حضرت نعمانؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں مخالفت پیدا کر دے گا۔

قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ((قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَتَمَّ الْيَوْمَ أَشَدَّ اخْتِلَافًا.

۹۷۳- عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۹۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَلْبِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِبَائَكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ)).

۹۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تِمَامِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أُرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي)).

۹۷۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ ((أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ)).

دوسروں کو بھی سکھائیں۔ ان کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو اتنے زیادہ فضیلت کے حامل نہ ہوں اور پھر اناد وسط درجہ والوں کے بعد دوسرے لوگ کھڑے ہوں۔ واضح رہے کہ یہ حکم صرف نماز کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں صاحبان فضل و کمال اور اہل علم کی عزت کی جائے۔

(۹۷۸) ☆ ”وجہ“ کا ترجمہ بعض لوگوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا یعنی تمہیں مسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اعلم۔ (امام نووی)

۹۷۹- نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ سے معلوم کر چکے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ تکبیر کہتے اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کر لو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

۹۸۰- ابو عوانہ سے اسی کی مثل مذکور ہے۔

۹۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور پہلی صف کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کے لیے سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

۹۸۲- حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے صحابہ کرام کو کچھلی صف میں دیکھ کر فرمایا میرے قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو پھر دوسری صف والے تمہاری پیروی کریں اور جو لوگ پیچھے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی ان کو پیچھے رکھے گا۔

۹۷۳-

۹۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

۹۷۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ ((عِبَادَ اللَّهِ لَتَسَوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ)).

۹۸۰- عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا)).

۹۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأَتَمُّوا بِهَا وَلَيَأْتِيَنَّ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ.

۹۷۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

۹۸۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری صف پہلی صف ہے (جب مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

۹۸۶- حضرت سہیلؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب : خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

۹۸۷- سہیلؓ کا بیان ہے میں نے دیکھا ہے کہ کپڑا کم ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے تہبند اپنے گلے میں باندھے رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جس پر کسی نے رسول اکرمؐ کا یہ حکم بیان کیا اے خواتین! جب تک مرد سجدہ سے سر نہ اٹھائیں اس وقت تک تم بھی سجدہ سے سر نہ اٹھانا۔

باب : خواتین کا مسجدوں کی طرف جانا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں

۹۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تمہاری خواتین جب مسجد میں جانا چاہیں تو ان کو منع نہ کرو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً)) وَ قَالَ ابْنُ حَرْبٍ ((الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَ إِلَّا قُرْعَةً))۔

۹۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا))۔

۹۸۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ يَهْدَى الْإِسْنَادِ

بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَّاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

۹۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أَرْزِهِمْ فِي أَغْنَائِهِمْ مِثْلَ الصَّبِيَّانِ مِنَ ضَيْقِ الْآزْرِ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرْتَبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

۹۸۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اسْتَأْذَنْتَ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا))۔

(۹۸۵) ☆ جماعت میں اگر صرف خواتین ہی ہوں تو مردوں کی طرح پہلی ہی صف ان کے لیے اچھی ہے۔ پہلی صف سے وہ صف مراد ہے جو امام کے پاس ہو عام ازیں کہ یہ صف ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا درمیان میں کسی چیز کے حائل ہو جانے کی وجہ سے ناقص ہو اور خواہ اس صف بندی سے پہلے کچھ مرد اس مقام پر موجود ہوں یا صف بندی کے بعد آئے ہوں۔ (امام نووی)

(۹۸۷) ☆ کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام ستر کھل جانے کے ڈر سے اپنے گلے میں باندھ لیا کرتے تھے۔ اسی لیے عورتوں کو حکم ہوا تاکہ کسی مرد کے ستر پر کسی عورت کی نظر نہ پڑ جائے۔

۹۸۹- سالم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان نقل کیا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے تمہاری خواتین جب مسجد جانا چاہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو۔ بلال بن عبداللہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کی زبانی یہ حدیث سننے کے بعد کہا بخدا ہم ان خواتین کو باز رکھیں گے۔ جس پر حضرت عبداللہؓ نے ان کو اتنی بری گالی دی جو اب تک ان سے سنی نہیں تھی۔ میں نے پھر اس کے بعد فرمایا میں تو رسول اکرمؐ کی حدیث تم کو بتا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم خواتین کو باز رکھیں گے۔

۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔

۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے جب تمہاری خواتین مسجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو انہیں مسجد میں جانے دو۔

۹۹۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب رسول اکرمؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ تم لوگ رات کے وقت اپنی خواتین کو مسجد جانے سے نہ روکو تو ان کے لڑکے نے کہا ہم تو انہیں منع کریں گے تاکہ وہ مکرو فریب نہ کریں جس پر انھوں نے اپنے بیٹے کو برا بھلا کہنے کے بعد کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کا حکم سناتا ہوں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۳- مندرجہ بالا حدیث کی دوسری سند بیان کی ہے۔

۹۸۹- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ إِلَيْهَا)) قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ سَبًّا شَدِيدًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أَحْبَبْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ.

۹۹۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ)).

۹۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأَذِنُوا لَهُنَّ)).

۹۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ عُمَرَ لَا نَدْعُهُنَّ بِخُرُوجٍ فَيَتَحَدَّثْنَ دَعْوًا قَالَ فَرَبْرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدْعُهُنَّ.

۹۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۹۸۹) ☆ حدیث شریف کا اپنی ذاتی رائے سے مقابلہ نہ کرنا چاہیے۔ بعض مقلد حدیث کے مقابلہ میں اپنے مجتہد کی رائے اور قیاس کو پیش کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کے حکم یا فعل کے مقابلہ میں کسی اور کے قول و فعل کی سند نہ لائے وگرنہ بے ادبی اور شیطانی کام ہے جس میں کفر کا خوف لگا ہوا ہے۔ ہمارا اعتقاد اور عمل یہ ہے کہ حضورؐ کے حکم و فعل کے مقابلہ میں پوری دنیا کے قول و فعل کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے اور رحمت عالم کی محبت و اطاعت کی ہر وقت توفیق دے۔ طاعت غیر محمدؐ نہیں مسلک میرا۔

۹۹۴- ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تم اپنی خواتین کو رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت دو جس پر ایک ایک بیٹے نے جس کا نام واقعہ ہے جواب دیا وہاں جا کر مکرو فریب کریں گی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں تم سے حکم رحمت عالم بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ انہیں نہیں جانے دیں گے۔

۹۹۵- بلال بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا بشرط حصول اجازت تم لوگ اپنی خواتین کو مسجد میں ثواب حاصل کرنے کے لیے جانے کی اجازت دو جس پر میں نے کہا بخدا ہم تو انہیں منع کریں گے جس پر والد محترم نے فرمایا ہم تو رسول اکرمؐ کا حکم بیان کرتے ہیں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۶- حضرت زینبؓ نے رسول اکرمؐ کی احادیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے فرمایا ہے کوئی خاتون جب عشاء کی نماز کے لیے مسجد آنا چاہے تو وہ اس رات کو خوشبو نہ لگائے۔

۹۹۷- حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔

۹۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کسی خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔

۹۹۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر زمانہ موجودہ کی بناؤ سنگھار کرنے والی خواتین کو دیکھتے تو انہیں بھی

۹۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ائْذِنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذْنٌ يَتَّخِذُهُ دَغْلًا قَالَ فَضْرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَنَا.

۹۹۵- عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَّا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ)) فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعَهُنَّ.

۹۹۶- عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطِيبُ بِلَكِ اللَّيْلَةِ)).

۹۹۷- عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)).

۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ)).

۹۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۹۹۹) ☆ احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین کو مسجدوں میں نماز کے لیے جانے دینا چاہیے لیکن بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر اور آوازدار زیور پہن کر مسجد نہ جائیں جس سے فتنہ کا اندیشہ ہے اور فساد کی بو آتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ عہد نبویؐ میں خواتین بلا محرمات مسجدوں میں جایا کرتی تھیں اور حضرت عائشہؓ کا بیان اس امر کی دلیل ہے کہ بناؤ سنگھار وغیرہ کر کے عورتوں کو گھر سے باہر کسی مقام تک

یہودوں کی طرح مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کر دیتے۔ یحییٰ بن سعید نے پوچھا اے عمرہ! کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۰۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قرأت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

۱۰۰۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا درمیانی آواز سے نماز پڑھنے کی آیت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی وجہ سے ایک گھر میں پوشیدہ تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرک جب قرآن کریم کی آواز سنتے تو قرآن کریم اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ آپ اتنے زور سے قرآن کریم نہ پڑھئے جسے مشرک سن سکیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھیے کہ اصحاب سن نہ سکیں بلکہ درمیانی آواز سے قرآن پڑھیے۔

۱۰۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ حکم الہی ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها دعا کے بارے میں نازل ہوا ہے (یعنی دعا نہ بہت زور سے مانگے نہ بہت آہستہ)۔

۱۰۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قرأت سننے کا حکم

۱۰۰۴- حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ ”اپنی زبان کو مت ہلایے“ کے بارے میں مروی ہے کہ جبرائیلؑ جب وحی لاتے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور ہونٹ

وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَخَذَتْ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعُمْرَةَ أُنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ.

۱۰۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا

خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

۱۰۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارِكًا بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّ ﷺ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرُ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَةِ.

۱۰۰۲- عَنْ غَائِثَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَتْ أَنْزَلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ.

۱۰۰۳- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْإِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ

۱۰۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ

پر بھی قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ جب نیت بری ہو تو ہر مباح اور مستحب کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔

بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَّتِيهِ
فَيَسْتَدُ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجَلَ بِهِ أَعْدَهُ إِنَّ
عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي
صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرُوهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ
بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَنَا جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ
قُرْآنُهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ.

ہلاتے ہوئے دہرایا کرتے تھے اور اس طرح ادا کی میں آپ کو
دقت ہوتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ مشقت
برداشت نہ کریں ہم پر لازم ہے کہ وحی کے الفاظ آپ کے دل پر
نقش کر دیں گے اور آپ کو یاد کرادیں گے جبرائیل جو کچھ کہتے
جائیں آپ اسے سماعت کرتے رہا کیجئے اور الفاظ کا یاد کرادینا
اور آپ کی زبان سے انکو دہرا دینا یہ ہمارا ذمہ ہے۔ اس کے بعد
جبرائیل آتے تو آپ بخاموشی گردن جھکا کر سنتے اور ان کی روانگی
کے بعد وہی الفاظ آپ حسب وعدہ الہی اپنے اصحاب کو سنا دیا
کرتے تھے۔

۱۰۰۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ
لِسَانَكَ لِتُحْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ
شَفَّتِيهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَّتِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا
جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرُوهُ
فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ
إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَا جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا
انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا أَقْرَأَهُ.

۱۰۰۵- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حکم الہی کہ آپ
اپنی زبان کو بسرعت یاد کرنے کے لیے نہ ہلائیے اس کا واقعہ یہ ہے
کہ نزول قرآن کریم کے وقت رسول اکرم ﷺ بہ دقت اپنی
زبان سے الفاظ وحی ادا کیا کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے رسول اللہ
ﷺ کی طرح ہونٹ ہلاتے ہوئے سعید سے حدیث بیان کی
اور سعید نے کہا جس طرح ابن عباسؓ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے میں
بھی اسی طرح اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل
فرمایا کہ آپ بسرعت یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلائے آپ
کے دل میں الفاظ وحی یاد کرادینا اور پھر آپ کی زبان سے ان کو
کہلوا دینا یہ ہمارا کام ہے۔ جب ہم یعنی ہمارا فرشتہ جبرائیل اسے
پڑھے تو آپ خاموش سنتے رہے۔ اس حکم الہی کے بعد جب
جبرائیل وحی لاتے تو آپ ان کے الفاظ بہ خاموشی سنتے رہتے اور
ان کی روانگی کے بعد آپ وہی الفاظ دہرا دیتے جو حضرت جبرائیل
کہہ جاتے تھے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ
وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنِّ

باب: نماز فجر میں اور جنات کے رو بہ بلند آواز سے
قرآن پڑھنے کا حکم

۱۰۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَنِّ وَمَا رَأَاهُمْ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَلِكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ بَهَامَةٍ وَهُوَ يَنْخُلُ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

۱۰۰۶- حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے جنات کو قرآن نہیں سنایا اور ان کو دیکھا بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ اس زمانہ میں عکاظ کے بازار گئے جب کہ شیطانوں پہ آسمانی دروازے بند ہو گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برس رہے تھے چنانچہ شیطانوں کے ایک گروہ نے اپنے لوگوں میں جا کر کہا کہ ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے برس رہے گئے۔ انھوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو پورب و پیچہم یعنی مشرق و مغرب کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں مشرق و مغرب کی طرف پھرنے لگے ان میں سے کچھ لوگ تہامہ (ملک حجاز) کی طرف عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آئے آپ اس وقت (مقام) نخل میں اپنے اصحابؓ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں نے قرآن سنا تو اوہر دل لگایا تو کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سچی راہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم اس پر

(۱۰۰۶) رسول اللہؐ نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا۔ نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعودؓ کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا قاصد آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا علماء نے کہا کہ یہ دونوں الگ الگ تھے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث ابتداء نبوتؐ کی ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہؐ کو اس کا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث اس زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تھا۔

شیاطین کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے (کوڑے) برس رہے گئے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے کہ نہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اس کی فکر پیدا ہوئی اور چاروں طرف پھر کر کھوج لگانے لگے اور اس زمانہ میں ملک عرب میں کافروں اور مجوسی بہت تھے ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا بند ہو گیا اور آگ کے کوڑے برس رہے گئے جس کو عوام تار اٹوٹا کہتے ہیں اور عرب میں اس کو شہاب کہتے ہیں۔ تو شہاب ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کی دلیل ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے۔ ابن عباسؓ اور زہریؓ کا بھی یہی قول ہے عرب کے پرانے اشعار سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے اور ابن عباسؓ سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے۔ زہریؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اب جو کوئی سنے گا وہ کوڑے کھائے گا؟ انھوں نے کہا کہ شہاب پہلے بھی تھا لیکن پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور موٹا ہو گیا اور بعضوں نے ظن

ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے ساتھ شریک نہ کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن آخر تک۔

۱۰۰۷- عامر سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا لیلۃ الجن کو ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا اور کہا کہ لیلۃ الجن کو تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا (یعنی جس رات آپ نے جنوں سے ملاقات فرمائی)۔ انھوں نے کہا نہیں لیکن ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ گم ہو گئے۔ ہم نے آپکو پہاڑ کی وادیوں اور گھائیوں میں تلاش کیا پر آپ نہ ملے ہم سمجھے کہ آپ کو جن اڑالے گئے یا کسی نے چپکے سے مار ڈالا اور رات ہم نے نہایت برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ حرا (جبل نور پہاڑ ہے جو مکہ اور منی کے بیچ میں ہے) کی طرف سے آرہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو آپ ہم کو نہ ملے ہم نے تلاش کیا جب بھی نہ پایا آخر ہم نے برے طور سے رات کاٹی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔ جنوں نے

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَازٍ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ۖ ۱۰۰۷- عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عُلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عُلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشُّعَابِ فَقُلْنَا اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتَبِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ ((أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ)) قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَأَنَارَ بِيَرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الرَّادَ فَقَالَ ((لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيهِ أُنْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا

تھ کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیاطین کا شہاب سے جلایا جانا ہے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا۔ (واللہ اعلم)

آپ مقام غل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں (یعنی جنوں) نے قرآن سنا تو اوہر دل لگایا اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت پکار کر کرنی چاہیے۔ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھروسہ گا۔ اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب بھی ملے گا اور جنت کی نعمتیں بھی ملیں گی اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے۔

(۱۰۰۷) نووی نے کہا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن کو نہ تھے اور وہ روایت باطل ہوتی ہے جو سنن ابوداؤد میں ہے جس میں فیض سے وضو کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤدؓ

يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ غُلْفٌ لِذَوَابِكُمْ))
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَا
تَسْتَجْبُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامٌ إِخْوَانِكُمْ))

آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جاوے گی اور ہر ایک لونٹ کی میٹھی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی اور میٹھی سے استنجاست کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

۱۰۰۸- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ
وَأَنَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا
مِنْ جَنِّ الْحَزْبَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ
الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۰۰۸- مطلب دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہے کہ جنوں نے آپ سے توشہ چاہا اور وہ جزیرہ کے جن تھے شعبی کا قول ہے اور حدیث ختم ہو گئی یہاں تک کہ ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔

۱۰۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۰۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْحَنْ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

۱۰۱۰- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں لیلۃ الحن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو رہی کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

۱۰۱۱- عَنْ مَعْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنِ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنْ لَيْلَةَ اسْتَمْعُوا الْقُرْآنَ
فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ أَذَنَهُ
بِهِمْ شَجَرَةً.

۱۰۱۱- معن سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انھوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے پوچھا جس رات جنوں نے قرآن آ کر سنا تو رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟ انھوں نے کہا مجھ سے تمہارے باپ (یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر درخت نے دی۔

تھ کی روایت میں زید ہے مولیٰ عمرو بن حرث کا اور وہ مجہول ہے۔

(۱۰۱۱) نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں میں اس کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا کہ ہر چیز اس کی پاکی بولتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے اور رسول اللہ نے فرمایا میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ دو درخت آپ کے پاس آئے اور ستون حنظل نے آپ کے ہی فراق میں روناشروع کر دیا اور کھانے نے تسبیح بھی اور موسیٰ کے کپڑے ایک پتھر لے کر بھاگا اور احد اور حراء نے جنبش کی۔ اچھی میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کی رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ میں

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۱۰۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا آيَةً أَوْ ثَمَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۱۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا آيَةً أَوْ ثَمَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۰۱۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الْمِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو

باب: ظہر اور عصر میں قراءت کا بیان

۱۰۱۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسی طرح صبح کی نماز میں۔

۱۰۱۳- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۱۰۱۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں الم تنزل السجدہ پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر ایک راوی نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزل سجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تمیں آیتوں کے برابر

لکھ اور زبان میں ہے یہ بھی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں پہلا اور پتھر کی طرح جمادات ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بے وقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں۔

(۱۰۱۲) ☆ پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوتی ہے یعنی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورت پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے۔

(۱۰۱۳) ☆ پچھلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورت کا پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے۔

بَكَرَ فِي رَوَاتِهِ لَمْ تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً

۱۰۱۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ

خَمْسِ عَشْرَةِ آيَةٍ أَوْ قَالَ يَنْصَفُ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ

فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرُ قِرَاءَةٍ

خَمْسِ عَشْرَةِ آيَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ قَدَرُ نِصْفِ ذَلِكَ

۱۰۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ

شَكَّوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ

صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا

غَابَوْهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ

صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُخْرِجَ

عَنْهَا إِنِّي لَأُرَكِّدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيْنِ وَأُخَذِفُ فِي

الْآخِرَتَيْنِ فَقَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحَاقَ

۱۰۱۷- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ

لِسَعْدٍ قَدْ شَكَّوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي

الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيْنِ وَأُخَذِفُ

فِي الْآخِرَتَيْنِ وَمَا أَلَوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ

الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَلِكَ ظَنِّي بِكَ

۱۰۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

وَزَادَ فَقَالَ تَعْلَمُنِي الْأَغْرَابُ بِالصَّلَاةِ

۱۰۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ

کہا۔

۱۰۱۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس

آیتوں کے برابر قرات کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ

آیتوں کے برابر یا یوں کہا اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں

میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں

اس کا آدھا۔

۱۰۱۶- جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفہ والوں نے حضرت

عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی شکایت کی یعنی ان کی نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے

سعدؓ کو بلا بھیجا وہ آئے انھوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے نماز کی

شکایت کی تھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز

پڑھتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں

اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے

ابو اسحاق تم سے یہی امید ہے۔

۱۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۰۱۸- جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا

لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی

بھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی

دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں میں

کو تاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم سے ایسا ہی گمان ہے یا

میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے۔

۱۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ اس سند سے بھی

مروی ہے۔

۱۰۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی

۱۰۱۶- ابو اسحاق سعدؓ کی کیفیت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ذرہ نہ ہو۔ اسی طرح امام کا دریافت

کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضروری ہے۔

ہو جاتی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے اس قدر اس کو لمبا کرتے۔

۱۰۲۱- قزعمہ سے روایت ہے کہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی کیونکہ تو ویسی نماز نہ پڑھ سکے گا پھر کیا فائدہ۔ قزعمہ نے دوبارہ یہی پوچھا۔ تب ابو سعیدؓ نے کہا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

باب : فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۲۲- عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورۃ مومنون شروں کی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا با عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) یار او یوں کا اختلاف ہے۔ آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا۔ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا۔

۱۰۲۳- عمرو بن حریش سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں واللیل اذا عسعس پڑھی۔

كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا ۱۰۲۱- عَنْ قَزْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْتُونٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

بابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۱۰۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشْكُ أَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيُّ ﷺ سَعْلَةً فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ الْعَاصِ.

۱۰۲۳- عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَرْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

(۱۰۲۲) ہم نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورت کا پڑھنا ضروری نہیں اور قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے۔

۱۰۲۴- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَرْدُهَا وَلَا أُدْرِي مَا قَالَ

۱۰۲۵- عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ.

۱۰۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَافَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ ((وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتٍ)) لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرَبَّمَا قَالَ فِي.

۱۰۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ.

۱۰۲۸- عَنْ سَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَنِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بَقِ وَالْقُرْآنِ وَنَحْوَهَا.

۱۰۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

۱۰۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۰۲۴- قطبہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنحل باسقات میں بھی اس کو پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اس کا یہ ہے اور درخت کھجور کے لمبے لمبے جن میں گھنے خوشے لگے ہیں)۔

۱۰۲۵- قطبہ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کو فجر میں پڑھتے سنا والنحل باسقات لہا طلع نضید (یہ آیت سورہ ق میں ہے)۔

۱۰۲۶- زید بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالک) سے سنا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں یہ پڑھا والنحل باسقات لہا طلع نضید اور کبھی کہا کہ سورہ ق پڑھی۔

۱۰۲۷- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ ق والقرآن المجید پڑھتے تھے اور باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۸- سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں انھوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں تو القرآن المجید یا اس کے برابر سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۰- جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساتھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲- ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ساتھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے۔

باب: نماز مغرب میں قراءت کا بیان

۱۰۳۳- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبد اللہ بن عباس کو سورۃ والموسلات عرفاً پڑھتے سنا تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلایا سب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی آپ نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔

۱۰۳۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۰۳۵- جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ طور کو مغرب کی نماز میں سنا۔

۱۰۳۶- زہری سے بھی اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہے۔

باب: عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۳۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۃ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔

۱۰۳۸- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۹- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے سار رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۃ والتین پڑھی۔ میں نے ایسا خوش

۱۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السُّورَتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

۱۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السُّورَتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

۱۰۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لِأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰۳۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

۱۰۳۷- عَنِ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ وَالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونَ

۱۰۳۸- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونَ

۱۰۳۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونَ فَمَا

الحان کسی کو نہیں پایا۔

سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

۱۰۴۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے منہ موڑ کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تو فسادی ہے (جو لوگوں میں نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)؟ یہ یہ سورت پڑھا کر۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جابر سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ والشمس وضحاها واللیل اذا یغشی ، سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھا کر۔ عمرو نے کہا ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔

۱۰۴۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَا فُتِنْتُ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَآئِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لَهُ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِجٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّا مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ ((يَا مُعَاذُ أَفَتَانِ أَنْتَ أَقْرَأُ بِكَذَا وَأَقْرَأُ بِكَذَا)) قَالَ سَفِيَانٌ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ ((أَقْرَأُ وَالشَّمْسُ وَضَحَاها وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)) فَقَالَ عَمْرٍو نَحْوُ هَذَا

۱۰۴۱- جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے

۱۰۴۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبَرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ

(۱۰۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذؓ فرض رسول اللہ کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر ان کی نماز دوبارہ نفل ہوئی اور ان کی قوم کی فرض اور مسلم کے سوال اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے یا وہ رسول اللہ کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہوئے یا حضرت کو اس کی خبر نہ ہوگی اور یہ سب تاویلیں بلا دلیل ہیں اور ظاہر حدیث کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتداء کا ترک کرنا درست ہے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے۔ چوتھے یہ کہ مقتدیوں کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

کہا وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپ نے معاذ سے کہا اے معاذ تو فساد کی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحاها اور سبح اسم ربك الا على اور اقراء باسم ربك اور واللیل اذا يغشى پڑھ۔

۱۰۴۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

۱۰۴۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آکر امامت کرتے۔

باب: اماموں کے لیے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

۱۰۴۴- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتواں اور کام والا ہوتا ہے۔

۱۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَأَقْرَأَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاها وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَأَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى))

۱۰۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

۱۰۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي

تَمَام

۱۰۴۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُفْرِقِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ))

۱۰۴۵- عَنْ إِسْمَاعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُثَيْمٍ.

(۱۰۴۴) یعنی مقتدیوں میں سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے، بیمار، ضعیف ناتواں تو فرض نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضروری ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحیٰ، اقراء وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے۔

۱۰۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ))

۱۰۴۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ))

۱۰۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَّةِ))

۱۰۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ بَدَلِ السَّقِيمَ الْكَبِيرَ

۱۰۵۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أُمَّ قَوْمَكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ((اذْنَةُ)) فَجَلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيْ ثُمَّ قَالَ ((تَحَوَّلْ)) فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْ ثُمَّ قَالَ ((أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أُمَّ قَوْمًا))

۱۰۴۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے، ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

۱۰۴۷- ہمام بن منبہؓ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ نے حضرت محمدؐ سے سن کر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بوڑھے اور ناتواں ہوتے ہیں البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز لمبا کرے۔

۱۰۴۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں ناتواں بیمار اور کام والے ہوتے ہیں۔

۱۰۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو اوپر گزرا اس روایت میں بیمار کی بجائے بوڑھا ہے۔

۱۰۵۰- عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے سانسے بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی اس کے بعد فرمایا پھر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر موٹھوں کے درمیان میں رکھی اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کر اور جو کوئی کسی

(۱۰۴۶) یعنی جتنی چاہے قرات لمبی کرے۔

(۱۰۵۰) نو دہائی نے کہا یہ جو عثمانؓ نے کہا کہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو ڈر ہوا ہو گا کہ کہیں امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کر دیا۔ رسول اللہ کی ہتھیلی کی برکت سے یہ مراد ہے کہ عثمانؓ کے دل میں وسوسہ بہت آتے ہو گئے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہیں۔ خود مسلم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان نے میری نماز میں حرج ڈال دیا ہے مجھے قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے جب تو

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ
وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمْ وَخَذَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

۱۰۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرُ
مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفْ بِهِمُ الصَّلَاةَ)).

۱۰۵۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ
وَيُسِّمُ.

۱۰۵۳- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ
أَخَفِ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ.

۱۰۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا
صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَحَفَّ صَلَاةً وَلَا أَمَمْتُ صَلَاةً
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

۱۰۵۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَدْخُلُ
الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ

قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں کوئی
بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے کوئی ناتواں ہے کوئی کام والا ہے البتہ جب
اکیلے پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

۱۰۵۱- عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی
امامت کرے تو نماز کو ہلکا کر۔

۱۰۵۲- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختصر نماز پڑھتے
تھے لیکن پوری (یعنی رکوع، سجود اور سب ارکان اچھی طرح ادا
کرتے تھے)۔

۱۰۵۳- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے
زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی امام کے
پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری
نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۵۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز میں بچہ کارونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپ
چھوٹی سورت پڑھتے۔

۱۰۵۶- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔
میں بچہ کارونا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

تھیں اس قسم کا وسوسہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ) اور بائیں طرف تین بار تھو کے۔ حضرت عثمان نے
کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال جاتا رہا۔ اٹھا

(۱۰۵۵) اور نماز کو جلد ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام
سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے اور عورتوں کا مردوں کے
ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پاکخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ
لائے جائیں۔ (نودی)

فَأَخَفَ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أَمِّهِ بِهِ))

اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہو گا۔

بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا

باب: نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورے کرنے

فِي تَمَامِ

اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان

۱۰۵۷- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَأَعْتَدَلَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۱۰۵۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر تھے۔

۱۰۵۸- عَنْ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَاهُ زَمَنُ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدَرُ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ

۱۰۵۸- حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا اس کا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص مطرب بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) اس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اللھم ربنا لك الحمد ملا السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔ میں نے یہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام

(۱۰۵۷) یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہو گا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث بعض احوال پر محمول ہے ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں اتم تہلیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا حاجت کے لیے بیعت کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آکر وضو کرتا اور مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور آپ نے سورہ مومنہ پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف۔

بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہو گئے جیسے اس حدیث میں ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا.

اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔ شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا تھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلیٰ سے اعتبار کے قابل نہیں ہے)۔

۱۰۵۹- عَنْ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاحِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۱۰۵۹- حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر حدیث کو آخر تک اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۱۰۶۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَأَبْلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَأَنَّ أَنَسَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

۱۰۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں کو اتنی ہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے تھے میں تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔

۱۰۶۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفًا أَحَدٍ أَوْحَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامِ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ.

۱۰۶۱- انس سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکر کی نماز بھی ایسی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے۔

بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

باب: امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنے کا بیان

۱۰۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرِ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سَجْدًا.

۱۰۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ)) حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ تَقَعُ سَاجِدًا بَعْدَهُ.

۱۰۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) لَمْ تَزَلْ قِيَامًا حَتَّى تَرَاهُ قَدْ وَضَعَ رَجُلُهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَبِعَهُ.

۱۰۶۵- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى تَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ

۱۰۶۲- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ماتھا زمین پر رکھتے اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے۔

۱۰۶۳- عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لیے) جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۴- عبد اللہ بن یزید کہتے تھے منبر پر کہ حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھتے۔ اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۵- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی

(۱۰۶۲) یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے نہ تھے عبد اللہ بن یزید کا قول ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب اللہ میں ان کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اس کے عبد اللہ بن یزید بھی صحابی ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے البتہ اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ذکر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جائے پر سنت یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے۔ (نووی مختصر)

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ
وَعِيزَةُ قَالَ حَتَّى تَرَاهُ يَسْجُدُ.

پیٹھ نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں
نہ دیکھتا۔

۱۰۶۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ
فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخَنَسِ الْجَوَارِ الْكُنَسِ
وَكَانَ لَا يَحْيِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَ
سَاجِدًا

۱۰۶۶- عمرو بن حرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا
اقسم بالخنس الجوار الكنس (یعنی سورہ اذا الشمس
سجود) پڑھتے ہوئے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب
تک آپ پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ

۱۰۶۷- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))

۱۰۶۷- عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ
اللہم ربنا لك الحمد آخر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اس کی
تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین
پھر اور جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔

۱۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))

۱۰۶۸- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لك
الحمد ملاء السموات و ملاء الارض و ملاء ما شئت من
شئ بعد۔

۱۰۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثلجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ

۱۰۶۹- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری
تعریف ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اس
کو بھر کر یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اگلے اور ٹھنڈے پانی سے

(۱۰۶۷) ☆ نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کی جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
مقتدی اور امام سب کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(۱۰۶۹) ☆ نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجاز اگنا ہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد مراد ہے اور خطا سے
حق اللہ۔

الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا
كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ))

۱۰۷۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةٍ
مُعَاذٍ ((كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الدَّرَنِ)) وَفِي رِوَايَةٍ يَزِيدَ ((مِنَ الدَّنَسِ))

۱۰۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا
شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ نَعْبُدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ
مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكَلَّمْنَا لَكَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَمَنْعَ
لِمَا أُعْطِيتَ وَلَمْ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَمْ يَنْفَعْ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

۱۰۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ
((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ
وَمِثْلُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ نَعْبُدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَمْ يَمَنْعَ لِمَا

یا اللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا
صاف ہوتا ہے میل سے۔

۱۰۷۰- یہ حدیث شعبہ سے بھی اس سند سے مروی ہے اور معاذ
کی روایت میں ”من الدرن“ کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں
”من الدنس“ کے الفاظ ہیں۔

۱۰۷۱- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے رہنا لك الحمد اخیر تک اسے
پروردگار ہمارے تجھ کو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور
پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔ تو لائق ہے تعریف اور
بزرگی کے بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب تیرے
بندے ہیں) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تودیوے اس کا کوئی روکنے
والا نہیں اور جو توروکے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کوشش
کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو
چاہے وہ ہوتا ہے)۔

۱۰۷۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے اللھم ربنا لك
الحمد اخیر تک۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۱۰۷۱) ✽ اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی سب باتوں میں یہ براہ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اس میں تقویٰ ہے ہر امر کی
خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا۔ سبحان اللہ دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش
کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بہت بڑے غور اور خوش کے بعد یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے
لیے صد ہائوں اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت سے باہر ہے۔ پس ہر
ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہوا تو تقدیر الہی پر شا کر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دنیا داروں کی ملامت سے بچنے
کے لیے ہاتھ پاؤں کو بلانا لیکن بھروسہ اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے۔ علماء، فضلاء اور عرفاء کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں راحت ہے اور رنج و غم
سے خلاصی ہے اس کے خلاف میں تباہی، بربادی اور مصیبت ہے۔ میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے پہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب
نہیں اور خدا پر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد۔

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

۱۰۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ ((وَهَلْ لَكُمْ مَا شِئْتُمْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

بابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ ((أَتَيْهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا فِيهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِينَ أَنْ يُسْتَجَابَ)) لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَلِيمَانَ.

۱۰۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السُّتْرَ وَرَأَسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ

(۱۰۷۴) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدہ میں تسبیح اور دعا کرے اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں سورۃ فاتحہ کی قرات کے سوا اور کوئی سورت پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورۃ فاتحہ کے پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اور سورتوں کی طرح مکروہ ہے اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرا یہ ہے کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ جب ہے کہ قصد پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور علماء نے رکوع میں سبحان رب العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہنا مستحب جانا ہے اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی ہے اور یہ تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کے ایک طائفہ کے نزدیک ظاہر حدیث کی دلیل کی رو سے واجب ہے۔

بَلَغَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشُرَاتِ
النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى
لَهُ ((ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۱۰۷۶- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا
أَوْ سَاجِدًا.

۱۰۷۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

۱۰۷۸- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ
نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ.

۱۰۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي
جَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ
سَاجِدًا.

۱۰۸۰- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا
رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمْ النَّهْيَ عَنْهَا فِي
السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

۱۰۸۱- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ
لَمْ يَذْكُرُوا فِي رَوَاتِهِمْ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ.

۱۰۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر
نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اس کے لیے دکھایا جائے۔ اس کے
بعد ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۱۰۷۶- علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب روایت کرتے ہیں کہ مجھے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرأت سے منع
فرمایا۔

۱۰۷۷- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کی قراءت سے
منع کیا۔

۱۰۷۸- حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع
اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع کیا تھا اور میں یہ نہیں کہتا
کہ تم کو منع کیا۔

۱۰۷۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو میرے محبوب
(یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکوع اور سجدہ میں قرآن
پڑھنے سے منع کیا۔

۱۰۸۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع
میں قرآن کی قرأت سے منع فرمایا۔ ان حضرات کی روایت میں
سجدہ کا ذکر نہیں۔

۱۰۸۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ اس
روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۸۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے

(۱۰۷۸) اس سے یہ غرض نہیں کہ تم کو رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سب کے لیے ممانعت عام ہے پر احتیاطاً
حضرت علیؑ نے حدیث کے نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہیں رکھا۔

رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ اس اسناد میں حضرت علی کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ نُهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلَيْهِ.

باب : رکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے؟

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۸۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو سجدہ میں بہت دعا کرو۔

۱۰۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)).

۱۰۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے اللھم اغفر لی آخر تک یعنی اے اللہ بخش دے میرے سب گناہوں کو تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے۔

۱۰۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجِلِّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)).

۱۰۸۵- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ فرماتے تھے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی قرآن پر عمل کرتے تھے۔

۱۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ)).

۱۰۸۶- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا یا رسول

۱۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ

(۱۰۸۳) نو دینی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے۔ اس کو ترمذی اور بغوی نے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا اور ابن عمرؓ بھی سجدہ کے طول کو افضل جانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ طول قیام افضل ہے۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جاری روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرأت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرأت افضل ہے اور رسول اللہ سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسرا یہ کہ فضیلت میں دونوں امر برابر ہیں اور امام احمد نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دن میں رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل۔ ابھی

(۱۰۸۵) قرآن میں یہ وارد ہے فسیح بحمد ربک واستغفرہ اس کے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) سورہ اذا جاء نصر اللہ کے فتح ہونے کے بعد اتری جب اسلام پھیل گیا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے پیغمبرؐ کو خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بیان کرو اور استغفار کرو اور ضمناً اس سورت میں آپ کی وفات پر

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَخَذْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ ((جُعِلَتْ لِي عَلَامَةً فِي أُمِّي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا)) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

۱۰۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا ((سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي))

۱۰۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكثِرُ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمِّي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتَهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا))

۱۰۸۹- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي

اللہ یہ کیا کلمے ہیں جن کو آپ نے نکالا ہے؟ آپ انہی کو کہا کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا خدا نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو ان کلموں کو کہتا ہوں اذا جاء نصر الله والفتح آخر سورت تک۔

۱۰۸۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر الله والفتح اتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللہم اغفر لی یعنی پاک ہے تو اے میرے رب اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخش دے مجھ کو۔

۱۰۸۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ۔ کہتی ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتی ہوں کہ آپ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ زیادہ کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے بیان کیا کہ تو اپنی امت میں ایک نشانی دیکھے گا پھر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہوں۔ وہ نشانی یہ ہے اذا جاء نصر الله والفتح آخر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پائی بول اور بخشش مانگ اس سے وہ بخشنے والا ہے۔

۱۰۸۹- ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا تم رکوع میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجھ سے ابن ابی ملیک نے روایت کیا انھوں نے حضرت

للہ کے قرب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار یعنی توبہ درست ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ

کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہو دے پر بہتر یہ ہے کہ یوں کہے اللہم اغفر لی۔

مَلِكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاجِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) فَقُلْتُ يَا بِي أَنْتَ رَأَيْتَنِي لَمَيَّ شَأْنٌ وَإِنَّكَ لَمَيَّ آخَرٌ.

۱۰۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفَرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعْتُ يَدَيَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)).

۱۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

۱۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

عائشہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدمتے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔

۱۰۹۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک آخر تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔

۱۰۹۱۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں کہتے تھے سبوح قدوس رب الملائکة والروح یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔

۱۰۹۲۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

(۱۰۹۰) ☆ اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے پر مالک شافعیؒ احمد اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہو گا اور وہ ضرر نہیں کرتا۔

(۱۰۹۱) ☆ روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جن کو فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ (نودی)

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۱۰۹۳- عَنْ مُعْذَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلْنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ)) قَالَ مُعْذَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

۱۰۹۴- عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أُبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ)) قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ ((فَأَعْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ))

بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ

كَفِّ الشَّعْرِ وَالْثَوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ

فِي الصَّلَاةِ

۱۰۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بَابُ : سَجْدَةِ كِي فَضِيلَتِ وَتَرْغِيبِ

۱۰۹۳- معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مجھ کو ایسا کام بتاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت میں لے جائے یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے؟ یہ سن کر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے پھر تیسری بار پوچھا تو کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کرے گا۔ معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا ثوبان نے کہا تھا۔

۱۰۹۴- ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک بار آپ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی آپ نے فرمایا اچھا کثرت سجدوں سے تو میری مدد کر۔

بَابُ : سَجْدَةِ كِي اَعْضَاءِ بَالُوں اور كِيڑے كِي سميٹنے كِي

ممانعت اور جوڑا باندھ كر نماز پڑھنے كا بيان

۱۰۹۵- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو

(۱۰۹۳) یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جائے۔ کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۰۹۵) اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے سات اعضاء ہیں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضاء زمین سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی پر

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ یہ یحییٰ کی روایت ہے اور ابو الریح نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت کی گئی۔ سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی۔

۱۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا۔ کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

۱۰۹۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور کپڑوں اور بال سمیٹنے سے روکا گیا۔

۱۰۹۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا۔

۱۰۹۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا، بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا۔ وہ سات اعضاء یہ ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثٌ يَحْتَمِلُ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَغْظُمُ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَنْبَيْنِ.

۱۰۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا)).

۱۰۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

۱۰۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْظُمِ الْجَنْبَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ)).

۱۰۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَنْبَةَ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ)).

للہ اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک لگانا مستحب ہے اگر ناک لگائی اور پیشانی نہ لگائی تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ امام مالک، امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے۔ امام احمد اور ابن حبیب کے نزدیک ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا لگانا ضروری ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے ظاہر حدیث کے بموجب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضاء آٹھ ہو جائیں گے۔ دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں، ناک اور پیشانی۔ بال اور کپڑے کے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھے۔ اس طرح باتفاق علماء نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱۰۰- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَطْرَافٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ)) .

۱۱۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَغْفُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ)) .

بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخْذَيْنِ فِي السُّجُودِ

۱۱۰۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) .

۱۱۰۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ ((وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) .

۱۱۰۰- عباس بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کریں۔ اس کی پیشانی، اسکی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اس کے دونوں پاؤں۔

۱۱۰۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھ کر ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (ستر کھول کر نماز پڑھے)۔

باب: سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا کرنے کا بیان

۱۱۰۲- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی باہوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۱۱۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

(۱۱۰۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی۔

(۱۱۰۲) یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پہلوؤں سے ملائے جیسے کتابیہ تھا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں باہیں کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن رنگا ہو تو بغلیں نظر آئیں۔

۱۱۰۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

باب: نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس کا بیان رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان

۱۱۰۵- عبد اللہ بن مالک ابن نجیحہ سے روایت ہے (نحیحہ عبد اللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

۱۱۰۶- جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے (یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔ اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۱۰۷- ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ ٹکنا چاہتا تو نکل جاتا۔

۱۱۰۸- ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۱۱۰۴- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ))

بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يَفْتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةُ الرُّكُوعِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالْإِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرَّبَاعِيَّةِ وَصِفَةُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ نُجَيْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْذُو بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُخَنِّجُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۷- عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بِهِمَةُ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۱۱۰۸- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۱۱۰۷) ☆ یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔

(۱۱۰۸) ☆ نووی نے کہا کہ یہ پہلے تعدے میں ہے لیکن اخیر تعدے میں تو رک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں ابو حمید

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو (پیلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھائی دیتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹکا دیتے۔

۱۱۰۹- ام المومنین حضرت میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قرأت کو الحمد لله رب العالمین سے (تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (بیٹھ کے برابر رکھتے) سچ میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے شیطان کی بیٹھک سے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَرَّى يَدَيْهِ يَعْني جَنَحَ حَتَّى يَرَى وَضَحَ إِبْطِيهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطمأنَّ عَلَى فِجْذِهِ الْيُسْرَى.

۱۱۰۹- عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَفَى حَتَّى يَرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحَ إِبْطِيهِ قَالَ وَكَيْفَ يَعْني يَاضَهُمَا.

۱۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْجِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يُنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيُنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ أَفْتَرِشَ السَّبْعَ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي حَالِدٍ وَكَانَ يُنْهَى عَنْ عُقْبِ الشَّيْطَانِ.

لہ ساعدی سے روایت کیا ہے۔ تو رک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔

(۱۱۱۰) منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے جس کو اتقاء کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگائے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے قرأت الحمد لله رب العالمین سے شروع کرے۔ یہ دلیل ہے امام مالک اور ان لوگوں کی جو بسم اللہ کو سورۃ فاتحہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور شافعی اور اکثر علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے پہلے یہ سورت پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد لله رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے اور بہت سی دلیلیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو ہے۔ دوسرے یہ کہ رکوع میں بیٹھنے کو آگے پیچھے سے برابر رکھنا چاہیے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھائے تو سیدھا کھڑا ہو اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھے چوتھے یہ کہ حق

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي وَلِذَلِكَ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمُ الْمُرُورِ
وَدَفْعُ الْمَجَارِ وَجَوَازُ الْإِغْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
وَالصَّلَاةُ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْأَمْرُ بِالذُّنُوبِ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانُ
قُلُّ السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ

۱۱۱۱- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا
وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ
فَلْيَصِلْ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ))

۱۱۱۲- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا
نُصَلِّي وَالذُّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ
تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))

۱۱۱۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

باب: نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا استحب
اور نمازی کے آگے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع
کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان، سواری کی طرف
نماز پڑھنے، سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان
مسائل سترہ کے متعلق کا بیان

۱۱۱۱- موسیٰ بن طلحہؒ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا
رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی
بچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے تو نماز پڑھے اور پروا نہ کرے
جو چیز چاہے اس کے پرے سے جائے۔

۱۱۱۲- موسیٰ بن طلحہؒ نے اپنے باپ سے سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور
جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اس کا
رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی بچھلی لکڑی برابر
کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا
ضرر نہیں کرتا۔

۱۱۱۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

تین ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک اس حدیث کی رو سے دونوں تشہد واجب ہیں۔ مالک، ابو حنیفہ
اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک پہلا تشہد سنت اور دوسرا واجب ہے۔ پانچویں یہ کہ بایاں پاؤں بچھائے
اور داہن پاؤں کھڑا کرے قعدے میں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے امام مالکؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں
تورک سنت ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک
نماز میں چار جگہ ہیں ایک دونوں سجدوں کے بیچ میں دوسرے ہر رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پا کر قیام سے پہلے اس کو جلسہ
استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولیٰ کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ۔ پانچویں یہ کہ نماز کو سلام پر ختم کرے مالک شافعی احمد اور جمہور سلف کا یہی
قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہؒ، ثوریؒ، اور اوزاعیؒ کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب
بھی نماز صحیح ہو جائے گی بلکہ ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جائے
گی۔ (نودی مختصر)

(۱۱۱) پالان کی لکڑی دو ڈھائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک
حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ ((مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ)).

۱۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ ثُبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ ((كَمُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ)).

۱۱۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرَبَةِ فَتَوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمَنْ نَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءَ.

۱۱۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرُزُ الْعَنْزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَهِيَ الْحَرَبَةُ.

۱۱۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرُضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا.

۱۱۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ.

۱۱۱۹- عَنْ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ يَوْضُوهُ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ سے سوال ہوا غزوہ تبوک میں نمازی کے سترہ کا۔ آپ نے فرمایا لالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے۔

۱۱۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے غزوہ تبوک کے موقع ہر نمازی کے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر نکلتے تو اپنے سامنے برچھا گاڑنے کا حکم فرماتے پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے۔ اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے کہ برچھا ساتھ رکھتے ہیں۔

۱۱۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۱۱۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۱۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف۔

۱۱۱۹- ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ انھیں (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلالؓ آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر نکلتے (آپ نے اس سے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو

(۱۱۱۷) اونٹنی کی آڑ میں نوٹنی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس دور سے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو۔

(۱۱۱۹) کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لے کر ذرا سا چھڑک لیا یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی بچا اس کو لوگوں نے تبرک سمجھ کر لینا شروع کیا۔ کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اس پر دو چار قطرے چھڑک دیے اور دوسری روایت تھ

اس نے دوسرے سے لے کر چھڑک لیا پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے گویا میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلالؓ نے اذان دی۔ میں نے ان کے منہ کی پیروی کی جو دائیں بائیں طرف پھر کر کہتے تھے حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پھر آپ کے لیے ایک پھالا گاڑا گیا آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (سفر میں ہونے کی وجہ سے قصر کیا)۔ آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے گذر رہے تھے (مگر) آپ روکتے نہ تھے کیونکہ بھالے کا سترہ تھا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں دونوں نمازوں کو جمع کیا پھر برابر دو ہی رکعتیں قصر سے پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ میں پہنچے۔

۱۱۲۰- عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ شامیانے میں دیکھا اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا۔ پھر میں بلالؓ کو دیکھا انھوں نے برچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑے ہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَهْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رَكِيزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّلُمَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْجِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْغَصَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

۱۱۲۰- عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أُخْرِجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَدَرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أُخْرِجَ عَنَزَةً فَرَكَّزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمَّرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ

تھے میں یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور انکے بچے ہوئے کھانے یا پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے۔

نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ مؤذن کو حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح میں دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھرائے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حی علی الصلوٰۃ میں دونوں بار دائیں طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرا یہ کہ پہلے ایک بار حی علی الصلوٰۃ دائیں طرف منہ پھیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پھیر کر اسی طرح حی علی الفلاح۔ تیسرا یہ کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیر کر حی الصلوٰۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر دائیں طرف منہ پھیرے اور حی علی الصلوٰۃ کہے پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر بائیں طرف منہ کرے اور حی علی الفلاح کہے۔

کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آدمیوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۱- ابو جحیفہ سے بھی یہ حدیث اوپر والی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب دوپہر کا وقت ہوا تو بلالؓ نکلے اور اذان دی۔

۱۱۲۲- ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کی طرف نکلے اور وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی لگی ہوئی تھی اس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۱۱۲۳- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑے۔

۱۱۲۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں جو ان ہونے کو تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آکر اتر اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا تھا۔

بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذَّوَابَّ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعِزَّةِ.

۱۱۲۱- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالنَّهْجَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ.

۱۱۲۲- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّهْجَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

۱۱۲۳- عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلٍ وَضَوْئِهِ.

۱۱۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَنْىَ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَتَرَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتُعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُكَبِّرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

(۱۱۲۲) اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہو گئے اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت سے چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے۔

(۱۱۲۳) کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہاں کیوں چھوڑا؟ اس لیے کہ رسول اللہ کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے وقت کتنی تھی۔ بعضوں نے کہا اس برس کی بعضوں نے کہا تیرہ برس کی بعضوں نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹھیک ہے۔

۱۱۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ بَيْنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

۱۱۲۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِعَرَفَةَ.

۱۱۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ

بَابُ مَنَعَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

۱۱۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَذَرَاهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

۱۱۲۹- عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَا أَحَدُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ يَنْتَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّيُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَتَطَرَّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاحًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي

۱۱۲۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

۱۱۲۶- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

۱۱۲۷- اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہایا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے)۔

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

۱۱۲۸- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اس کو دفع کرے جہاں تک ہو سکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۲۹- ابو صالح سمّانؓ سے روایت ہے کہ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ راستے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلتا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اور زور سے

(۱۱۲۸) دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اس کو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتھیار چلائے یا ایسا مارے کہ وہ مر جائے پھر اگر واجب طور سے دفع کرنے میں مر جائے تو باحق علماء اس پر قصاص نہیں۔ لیکن دیت واجب ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسے کو نے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اچھی مختصر

(۱۱۲۹) یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرنا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہیں آتا یہ شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خیرہ سرکش ہے۔ یہ سب شیطان کی صفات ہیں۔

ایک بار ماری وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حکم تھا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید رضی اللہ عنہ مروان کے پاس گئے۔ مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلتا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے پس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۱۳۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جس کو خدا قرآن میں نفیض لہ کی آیت میں قرین فرماتا ہے)

۱۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح آئی ہے۔

۱۱۳۲- بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو بھیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن حارث بن صمد انصاری) کے پاس یہ پوچھنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے۔ ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے جو وبال اس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو یہ بہتر ہو سامنے گزرنے سے۔ ابو انصر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا کہا چالیس دن یا مہینے یا برس۔

۱۱۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

سَعِيدٌ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنْ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَتَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ رَاحِمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِإِنِّي أَخْبِكَ جَاءَ يَشْكُوكُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدًا أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

۱۱۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنْ مَعَهُ الْقَرِينُ))

۱۱۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۱۳۲- عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَذْهَبُ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

۱۱۳۳- عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى

حدیث مالک

بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ

۱۱۳۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِجَارِ مَمَرٌ الشَّامَةِ.

۱۱۳۵- عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرٍ الشَّامَةِ.

۱۱۳۶- عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأَسْطُوَانَةِ النَّبِيِّ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأَسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

۱۱۳۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

باب: جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا

۱۱۳۴- سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

۱۱۳۵- سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ ڈھونڈتے تھے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہاں حضرت عثمانؓ مصحف رکھتے تھے) انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ کو ڈھونڈتے تھے اور وہ جگہ درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گزرنے کی جگہ کے مطابق تھی۔

۱۱۳۶- یزید سے روایت ہے کہ سلمہ ڈھونڈ کر اس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو انھوں نے (جواب میں) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ڈھونڈ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔

باب: نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارے میں

۱۱۳۷- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے

(۱۱۳۴) تو آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے۔ یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور سترہ کے قریب کھڑا ہو۔

(۱۱۳۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں بشرطیکہ وہ جگہ دوسری جگہوں سے فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتاء کے لیے جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں۔

(۱۱۳۷) سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے یعنی شریر ہوتا ہے۔ نووی نے کہا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عورت اور گدھے میں شبہ ہے مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے لپ

الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ)) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْضَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنُ أُخْيٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ))

۱۱۳۸- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِنَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ

۱۱۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقْبِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ))

بَابُ الْإِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۱۱۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْحَنَازَةِ

۱۱۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلِّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَمِّرَ أَقْطَعَنِي فَأَوْثَرْتُ

سامنے نہ ہو اور گدھایا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا اے ابو ذرؓ یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو انھوں نے (جواباً) کہا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

۱۱۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل ہوئی ہے۔

۱۱۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

باب: نمازی کے سامنے لیٹنا

۱۱۴۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے آڑے پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا پڑا ہوتا ہے۔

۱۱۴۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی۔ جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

لہٰذا سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی انھوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوة سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال۔ اور بعضوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث لا یقطع الصلوة مرور شنی پر یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا ہونا ضروری ہے علاوہ اس کے حدیث لا یقطع الصلوة مرور شنی ضعیف ہے۔ انتہی

(۱۱۴۰) ☆ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ عورت کے سامنے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تھی دوسرے یہ کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہ تھا تاریکی تھی۔

(۱۱۴۱) ☆ نو دہائی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر آخر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلے یا دوسرے کے جگادینے پر بھروسہ ہو تو اس کو مستحب ہے کہ وتر کو آخر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہؓ تہجد نہیں پڑھتی تھیں لہٰذا

۱۱۴۲- عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھے کے سامنے جانے سے۔ کہا کہ عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے۔

۱۱۴۳- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انھوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ قسم ہے خدا کی میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلہ کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھتا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پاؤں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۱۱۴۴- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے کہا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود اپنے تئیں تخت پر لیٹے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ آتے اور تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے کھلنا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پاؤں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

۱۱۴۵- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرے پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ جب کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان دنوں گھر میں چراغ نہ تھا۔

۱۱۴۲- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَذَائِبَةٌ سَوَاءٌ لَقَدْ رَأَيْتَنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَأَعْيَاضِ الْحَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي.

۱۱۴۳- عَنْ عَائِشَةَ وَذِكْرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمَيْرِ وَالْكِلابِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَابْنِي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبَدُّو لِي الْحَاجَةَ فَأَكْرَهُهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْذَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْسَلُ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

۱۱۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلابِ وَالْحُمَيْرِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيُجِئُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْ السَّرِيرِ حَتَّى أُنْسَلُ مِنْ لِحَافِي.

۱۱۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَتَقَبَّضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ بَسَطْنَهُمَا قَالَتْ وَالْيَبُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

لے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو وہ عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔

(۱۱۴۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور بھور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہو گا اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۱۱۴۶- عَنْ مِثْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرَبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

۱۱۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا بِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ يَعْنِي مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةٍ

لِبَسِيهِ

۱۱۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ ((أَوَّلِكُمْ ثَوْبَانِ)).

۱۱۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۱۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّصَلِّي أَخَذْنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ ((أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ)).

۱۱۴۶- ام المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے۔

۱۱۴۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو کی طرف ہوتی اور میں ایک چادر اوڑھے ہوتی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر بھی ہوتا۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے

پہننے کا طریقہ

۱۱۴۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا (جیسے تہبند) پہن کر نماز درست ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

۱۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

(۱۱۴۷) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نماز کے پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام جہاں خون لگا ہو یا کوئی اور نجاست ہے البتہ وہ نجس ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو اور کچھ نماز پر تو بھی قباحت نہیں۔

(۱۱۴۸) یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جن کے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اس کا خلاف منقول ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوتی اور اس بات پر اجماع ہے کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔

۱۱۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

۱۱۵۲- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ام سلمہ کے گھر ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔

۱۱۵۳- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشیح کیا۔

۱۱۵۴- عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین ام سلمہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا۔

۱۱۵۵- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی۔

۱۱۵۶- جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشیح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (توشیح کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)۔

۱۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ))

۱۱۵۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي يَتِّ أُمَّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا

۱۱۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي يَتِّ أُمَّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ فَذُ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۱۱۵۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَجِّفًا مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ غَلَى مَكْبِيئِهِ

۱۱۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

(۱۱۵۱) کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہو گا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا اگر ہاتھ سے رو کے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آئے گا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجائش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت میں امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی لیکن گناہگار ہوگا۔

(۱۱۵۳) نو دہائی نے کہا توشیح یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ دوا بنے کاندھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کے تلے سے لے جائے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اس کو دائیں ہاتھ کے تلے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے۔

(۱۱۵۴) یعنی دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کنارے کو دائیں طرف لے گئے تھے جیسے ابھی گزرا۔

۱۱۵۷- مذکورہ بالا روایت ان اسناد سے بھی مروی ہے۔ ابن نمیر کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔

۱۱۵۷- عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۸- ابو الزبیر کی سے روایت ہے کہ انھوں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو انھوں نے اس لیے کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔

۱۱۵۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّي حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرُ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۵۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ ایک بورے پر نماز پڑھ رہے ہیں اسی پر سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے۔

۱۱۵۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ رَاحِلٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۶۰- ایک سند سے اس طرح بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اور ابو بکر اور سوید کی روایت میں توشح کا ذکر ہے۔

۱۱۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مَتَوَشِّحًا بِهِ.



کتاب المساجد ومواضع الصلاة

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

۱۱۶۱- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے پوچھا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا زمانہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھ کو تو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے۔

۱۱۶۲- ابراہیم بن یزید جمحی سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا تھا میں (سدہ وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازہ کے باہر جہاں لوگ بیٹھ کر خرید و فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکھ ہے یعنی گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے۔ میں نے ان سے کہا باؤ اتم راستہ میں سجدہ کرتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر ساری زمین

۱۱۶۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ ((أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ((ثُمَّ خَيْفَمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ)).

۱۱۶۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْجَمَحِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرَّانِ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السُّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَلَسْجِدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَخَيْفَمَا أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ.

(۱۱۶۱) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھوڑہ خنجر مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں یا سڑک میں یا حمام میں۔

(۱۱۶۲) اور جب نماز پڑھنا درست ہو تو سجدہ بھی درست ہوگا۔ نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھانا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت میں سجدہ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایک بار پہلی بار میں سجدہ کرے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار بھی ضروری نہیں ہے۔

۱۱۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحُلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيْبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا قَائِمًا رَجُلٌ أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنَصِرْتُ بِالرُّغْبِ بَيْنَ يَدَيِ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ))

تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔
۱۱۶۳- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کی طرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ ہیں اور گرم ملکوں کے لوگ سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے غنیمت (جہاد کی لوٹ کا مال) حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی کی گئی۔ پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ہے۔

۱۱۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۱۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۱۶۵- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ ثَلَاثَ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ قُرْبَتُنَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ)) وَذَكَرَ خُصْلَةً أُخْرَى.

۱۱۶۵- حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئی اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنے والی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی۔

(۱۱۶۳) ☆ میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی کی گئی یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہؒ کی کہ تمہیں زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اہل چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے۔

اور مجھے شفاعت عطا ہوئی یعنی شفاعت عام جو مشرک والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جس وقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دے دیں گے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان والے کے لیے بھی فائدہ بخش ہوگی۔

(۱۱۶۵) نوویؒ نے کہا وہ تیسری بات سنائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھ کو سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی نبیؐ کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی۔

- ۱۱۶۶- عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حَدِيثَةٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۱۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتْ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّنَ))
- ۱۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَقَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَتَبَلَّوْنَهَا.
- ۱۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.
- ۱۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۱۱۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالرُّغْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ
- ۱۱۶۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے اسی طرح۔
- ۱۱۶۷- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے قیمتی حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔
- ۱۱۶۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جن میں لفظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رعب سے اور میں ایک بار سوراہا تھا تنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو)۔
- ۱۱۶۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔
- ۱۱۷۰- مذکورہ بالا حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔
- ۱۱۷۱- ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو
- (۱۱۶۷) اب میرے بعد دنیا میں کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لے کر آئے والا نہیں۔ حضرت عیسیٰ بلا شک قیامت کے قریب آویں گے پر وہ ساری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کے تابع ہوں گے۔

رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

باب: نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان

جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَيَتِمُّنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضِعْتُ فِي يَدَيَّ))

۱۱۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نُصِرتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ))

بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۷۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلہ میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں۔ وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی کمواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ انس نے کہا گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکر آپ کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گردا گرد تھے یہاں تک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن میں اترے تو رسول اللہ ﷺ جہاں نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گی) اس کے بعد آپ کو مسجد بنانے کا حکم کیا گیا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا تم

۱۱۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَابْنِ بَكْرٍ رَدْفُهُ وَمَلَأٍ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَتَقَى بِهَيْئَةِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَذْرَكَتَهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْعَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالنَّسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ

(۱۱۷۳) ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔ نووئی نے کہا یہ حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے وہ بارگاہ دینار میں خرید اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کیے۔

آپ نے حکم دیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ نووئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ میدہ دار درختوں کا کاٹنا کسی ضرورت کے وقت درست ہے جیسے لکڑی کی ضرورت ہو یا اور درختوں کا انکے بدلہ لگانا منظور ہو یا انکے گر پڑنے کا ذریعہ ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں ان کو سزا دینے کے لیے کاٹنے۔ اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس میں خون اور پیپ مردہ کی مٹی ہو نکال کر پھینک دی جائے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اس کو مسجد کر سکتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ظہر

((يَا بَنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا))
 قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ
 أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ
 الْمُشْرِكِينَ وَجَرَبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ
 فَنُبِشَتْ وَبِالْجَرَبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ
 قِبْلَةً وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا
 يَرْتَحِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا حَيْرَ إِلَّا حَيْرُ
 الْآخِرَةِ فَانْصُرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس
 باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی
 آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہم کو روپیہ درکار نہیں)۔ انسؓ نے کہا
 اس باغ میں جو چیزیں تھیں ان کو میں کہتا ہوں اس میں کھجور کے
 درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ نے
 حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی
 گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف
 رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ
 کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان
 کے ساتھ تھے۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی تو
 آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما (یہ
 ترجمہ اس موزوں کلام کا ہے جو حدیث میں عربی زبان میں ہے)۔

۱۱۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ
 أَنْ يُبْنِيَ الْمَسْجِدَ.

۱۱۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز
 پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۵- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ سے
 مروی ہے۔

بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى
 الْكَعْبَةِ

باب: بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف
 قبلہ کا ہونا

لہ معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک میں رہتی ہے اور وہ اس کو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو۔

جب یہ (یعنی مسجد کی تعمیر کا) کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے یعنی شعر پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جائے۔
 علماء نے کہا کہ اگر کلام موزوں ہو تو اس کا شعر نہ کہیں گے جب تک کہنے والے کی شعر کہنے کی نیت نہ ہو اور اسی سبب سے بعض موزوں کلام خود
 رسول اللہ سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا۔

(۱۱۷۴) نوویؒ نے کہا امام احمدؒ اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پاخانہ
 پاک ہے۔

۱۱۷۶- براء بن عازبؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے تم جہاں پر ہو منہ اپنا کعبے کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی طرف حسب معمول نماز پڑھتے ہوئے پایا اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- براء عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم کو کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۱۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن اتر اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر لوگ کعبے کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبے کی طرف گھوم گئے۔

۱۱۷۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۸۰- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی

۲۱۷۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ النَّبِيَّةُ فِي الْبَقْرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَتَزَلَّتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاطَلَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَعَمَّرَ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثْتُهُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

۲۱۷۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفْنَا نَحْوَ الْكُعْبَةِ.

۲۱۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَتِمُّمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَقْبَاءَ إِذَا جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۲۱۷۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَتِمُّمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعِذَاذِ إِذَا جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَا لَكَ.

۲۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

(۱۱۷۶) امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک معتبر شخص کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جائے جیسے قبلہ کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور اوھر پھر جائے بلکہ اگر چار رکعتیں نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑھی جائے (اس طرح کہ نماز کی رائے ہر رکعت پر قبلہ کی جانب بدلتی جائے) تو نماز صحیح ہے۔ پھر علماء نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تمایا حدیث سے اگر حدیث سے ہو گا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہوتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اس کے خلاف منقول ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَتَرَكْتُ قَدْ فَرَى قَلْبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُؤَلِّبَنَّ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلُّوا رُكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّورِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۱۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۱۱۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ تَذَاكَّرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَبِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيْسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے میں یہ آیت اتری قد نری نفل و جھک اخیر تک یعنی ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ پھرانے کو آسمان کی طرف پٹک ہم پھیر دیگے منہ تمہارا اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھیرو تم اپنا منہ کعبے کی طرف۔ پھر ایک شخص بنی سلمہ میں سے جا رہا تھا اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں رکوع میں اور ایک رکعت پڑھ چکے تو پکارا سنو! قبلہ بدل گیا۔ یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

باب: قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے کی ممانعت، قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

۱۱۸۱- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گر جا کا ذکر کیا جس کو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہوں گے۔

۱۱۸۲- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کیں آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گر جا کا حال بیان کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۱۱۸۳- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے ایک گر جا کا حال بیان

(۱۱۸۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود و نصاریٰ ایسا کرتے تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جلیا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

كَثِيرَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۱۱۸۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) قَالَتْ فَلَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ حُسْبِي أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ ۱۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

۱۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

۱۱۸۷- عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ عَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ ((لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

۱۱۸۸- عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَحْمِسُ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنِّي أُبْرَأُ إِلَى

کیا جو انھوں نے دیکھا تھا حبشہ کے ملک میں جس کا نام ماریہ تھا پھر ویسا ہی روایت کیا جیسے اوپر ذکر کیا۔

۱۱۸۴- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی حجرہ میں نہ ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں۔

۱۱۸۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارہ کرے یہودیوں کو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۱۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

۱۱۸۷- عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔ جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

۱۱۸۸- جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا آپ فرماتے تھے میں بیزار

(۱۱۸۳) ☆ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے، نذر نیاز چڑھانے، دعا مانگنے، عبادت کرنے، روزمرہ آنے جاتے گئے۔

(۱۱۸۸) دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے۔ پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں ظلل والی ہے۔

اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ
اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ
كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ
خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ))

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا
۱۱۸۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيِّ بِذِكْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ
بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ
قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ
تَعَالَى)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ ((يَنْتَجِي
بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ يَتْنًا فِي الْجَنَّةِ)) ابْنُ
عِيْسَى فِي رَوَاتِهِ ((مِفْلَهُ فِي الْجَنَّةِ))

۱۱۹۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ
النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحْبَبُوا أَنْ يَذْعَهُ عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ

ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا
کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو
دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے
والا ہوتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا۔ تم خبردار ہو تم سے پہلے لوگ
اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے کہیں تم
قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

باب: مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا
۱۱۸۹- عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے جب
رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا۔ حضرت عثمانؓ
نے کہا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے
سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اور اصل
راوی حدیث بکیر کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ انھوں نے کہا کہ
خالص خدا کی رضامندی اس کو مقصود ہو (نہ شہرت و ناموری یا ضد یا
نفسانیت) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور
ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

۱۱۹۰- محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مسجد
بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے برا سمجھا اس کو اور یہ چاہا کہ مسجد کو
اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے حضرت رسول اللہ کے زمانہ میں

لے آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابو بکر صدیقؓ سے رکھتا۔ اس حدیث سے ابو بکرؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔ نووئی نے کہا
آپ نے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ
گناہ کفر تک پہنچ جائے گا جیسی اگلی امتوں کا حال ہو اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت
عائشہؓ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آتی تھی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھادیں تاکہ آپ کی قبر
دکھائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں پھر دود دیواریں شمالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف نہ
نہ کر سکے۔ اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ذرہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے۔

(۱۱۸۹) ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہلانے میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے یادہ گھر جنت کے گھروں پر ایسی
فضیلت رکھتا ہو گا جیسے مسجد دنیا میں اور گھروں پر رکھتی ہے۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

بَابُ النَّذْبِ إِلَى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْيِيقِ

۱۱۹۱- عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِإِذَانٍ وَلَا بِإِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِينَا عَلَى رُكْبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِينَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَيْهِ ثُمَّ أَذْخَلَهُمَا بَيْنَ فَجْذِيهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَنَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرًا تَخْرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَحْتَقِرْنَهَا إِلَى شَرْقِ شَمُونِي فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَرَاءَ كُنْتُمْ ثَلَاثَةَ فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤَمِّكُمْ

تھی۔ حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر دینا ہی بنائے گا۔

باب رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے ان کے گھر میں انھوں نے پوچھا کیا ان لوگوں نے (یعنی اس زمانہ کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھی تمہارے پیچھے۔ ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اٹھو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انھوں نے ہمارے ہاتھ مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں

۱۔ تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھ لینا۔ پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے ان کو جمع کی حدیث نہیں پہنچی جس کو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے۔ (نووی)

(۱۱۹۱) نواب امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا یہ مذہب عبداللہ بن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر میں اکیلی نماز پڑھے اس بستی میں جہاں اذان اور اقامت ہوتی ہے تو اس کو اذان اور اقامت کرنا ضروری نہیں۔ لیکن جمہور علمائے سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اس کے لیے بھی اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے لیکن اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد میں نہ پڑھی جائے اور عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جائے گا امیروں اور نوابوں کی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر میں پڑھیں۔

أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فُجَيْذِيهِ وَلْيَجْعَلْ بَيْنَ كَفْيَيْهِ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمُ

گئے۔ جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۹۲- یہ روایت بھی ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے سوائے ان الفاظ کے ”وَهُوَ رَاكِعٌ“۔

۱۱۹۲- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلْيَكُنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ

۱۱۹۳- علقمر اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے انھوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے کے لوگ نماز پڑھ چکے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر عبد اللہ ان دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور ایک کو دائیں طرف کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

۱۱۹۳- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى مِنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكْبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فُجَيْذِيهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۴- مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے

۱۱۹۴- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ

اللہ جب تم ان کو ایسا کرتے یعنی عصر کی نماز دیر سے پڑھتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو تاکہ شر و فساد نہ پیدا ہو اور امیروں کی تکلیف سے بچو۔ وہ یہ جانیں گے کہ تم فرض ان کے ساتھ پڑھتے ہو اور تم اپنا فرض ادا کر چکے ہو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو بغیر گناہ میں فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت پڑھنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑھے تو پہلی بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے بار کی نفل۔ یہی صحیح ہے۔

إِلَى حَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفِّكَ عَلَى رُكْبَتِكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نَهَيْنا عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأُكْفِ عَلَى الرُّكْبِ.

۱۱۹۵- عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَتَهَيَّنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۱۹۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكْعَتٌ فَقُلْتُ يَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَقَ بِيَمَانِي وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِالرُّكْبِ.

۱۱۹۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكَتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ

بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِيْنِ

۱۱۹۸- عَنْ طَارُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ کہا کہ پھر میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا (یعنی رکوع میں)۔

۱۱۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ تک مروی ہے کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۹۶- مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے بیچ میں رکھ لیا میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

۱۱۹۷- مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے بازو میں نماز پڑھی جب میں رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہم کو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

باب: ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا

۱۱۹۸- طاؤس سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا اقواء کی بیٹھک میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (بایاؤں پر) ستم سمجھتے ہیں۔ انھوں نے کہا واہ وہ تو سنت ہے تیرے نبی ﷺ کی۔

☆ ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنے کو عربی میں اقواء کہتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

(۱۱۹۸) نووی نے کہا کہ اقواء کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقواء سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اقواء کے حکم اور اقواء کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقواء کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیوے اور پتھریوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو کتے کی طرح زمین پر رکھے یہ مکروہ ہے اور حدیث میں اسی کی ممانعت ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقواء دونوں سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے قول

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ

باب: نماز میں باتیں کرنا حرام ہے

۱۱۹۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَصْلَحِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَنْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكَلَّ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَنْفَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَيِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَاطِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَرَأَيْتُ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَنِّي بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ

۱۱۹۹- معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا میں نے کہا برحمتک اللہ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو چکتی (یعنی میں مرجاتا) تم کیوں مجھ کو گھورتے ہو۔ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ پر میرے ماں باپ کہ میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھ کو جھڑکانہ مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزرا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پنڈتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں۔

لن نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہی مختصر)

(۱۱۹۹) ✽ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے میرے چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک ایسے کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس میں کراہیت نہیں ہے (نودی) میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ کے خلق عظیم کا جنس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اور نظیر ہے سکھانے والوں کے لئے کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے۔

نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت یا مصلحت سے ہو پھر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لئے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے اور جو عورت ہو تو دستک دے یہی ہمارا مالک، ابو حنیفہ اور جمہور سلف و خلف کا مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کی وجہ سے درست ہے اور دلیل ان کی ذوالیدین کی حدیث ہے جس کو ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے انشاء اللہ۔ یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجھ کر قصد نماز میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک اور احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی ہماری دلیل

اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رَجُلًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتِيهِمْ)) قَالَ وَمِنَّا رَجُلٌ يَنْطَلِقُونَ قَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ)) قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٍّ مِنَ النَّبِيِّاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ)) قَالَ وَكَانَتْ لِي حَارِيتَةٌ تَرَعَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَخْبَرِ

آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ بعض ہم میں سے براشگون لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے تو کسی کام سے انکو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر) جیسے رمال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے۔ معاویہؓ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جواثہ (ایک مقام کا نام ہے) کی

لئے ذوالہدین کی حدیث ہے اور جو بھول کر بہت سی باتیں کرنے تو اس میں ہمارے اصحاب کے دوقول ہیں صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے۔ انھوں نے نادانیت کی وجہ سے نماز میں باتیں کیں لیکن رسول اللہؐ نے ان کو نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھا دیا کہ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے۔

وہ تو شیخ اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپؐ نے فرمایا یعنی نماز میں اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد، دعا، سلام وغیرہ یہ سب احکام مشروع ہیں پر لوگوں میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہ کروں گا پھر شیخ کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی ہمارا صحیح اور مشہور مذہب یہی ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور نماز کا جزو ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ جھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے۔ ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور خثعمی اور احمد کے نزدیک پکار کر کہے۔ (نووی)

ہم میں سے بعض لوگ کانہوں کے پاس جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ علماء نے کہا آپؐ نے کانہوں کے پاس جانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے ان کی کوئی بات ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکہ میں پڑ جائے اور ان کا اعتقاد پیدا ہو جائے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ نے کانہوں کے پاس جانے اور ان کی بات سچ جاننے سے منع فرمایا۔ ان کو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ باجماع اہل اسلام بالکل حرام ہے۔ بخاری نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کانہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اسکو کہانت (آئندہ کی بات بتلانے پر) ملتی ہے۔ کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ مختب کو ہار کھنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح ہر کھیل کی اجرت سے اور سزا دینی چاہیے دینے اور لینے والے کو اور خطابیؒ نے کہا کہ کانہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسی طرح عرفہ کو۔ اور کانہن اور عرفہ میں یہ فرق ہے کہ کانہن تو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے اور عرفہ وہ ہے جو چور کا پتہ لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعویٰ کرتا ہے یا کھوئی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے کا اپنے علم کے زور سے۔ خطابیؒ نے دوسری حدیث کی شرح میں یہ بھی کہا کہ عرب کے ملک میں کانہن وہ لوگ تھے جو بہت باتوں کے پیچھے کاد دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلادیا کرتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم کو ایسی سمجھ ملی ہے جس کی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں عرفہ بھی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعویٰ کرتے۔ کانہن مخم کو بھی کہتے ہیں۔ بہر حال

وَالْحَوَائِیَّةُ فَاطْلَعَتْ ذَاتَ یَوْمٍ فَاِذَا الذَّیْبُ قَدْ
ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ
اَسْفُ کَمَا یَأْسَفُونَ لَکِنِّی صَنَعْتُهَا صَنِعةً
فَاَنْتَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمْتُ
ذَلِکَ عَلَیَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُغْنِیْهَا قَالَ

طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو وہاں آ نکلا تو دیکھا کہ
بھیر یا ایک بکری کو لے گیا ہے۔ آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو
بھی غصہ آ جاتا ہے۔ جیسے ان کو غصہ آتا ہے میں نے اس کو ایک
طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ
نے میرا یہ فعل بہت برا قرار دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس

تلفہ حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا
کلام خطاب کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے
دوسے اور بے اصل وہموں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نجومیوں، رمالوں، چنڈتوں کے معتقد ہیں ان کی جان آئے دن ضیق
میں ہے کہ ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ان کو تامل ہے وہ اپنی عقل سے کام نہیں لے سکتے۔ آخر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بنتے
ہیں ہمارے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے دعویٰ پر شرم نہیں کرتے
اور نجومیوں اور رمالوں سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا ہم میں سے بعض برا شکون لیتے ہیں یعنی بد شکون لینا سزاؤں کا حکم دینا ہے دل کا ایک لغو ہوسہ ہے تو بد شکونی کے خیال سے
کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے یعنی بد شکونی کا خیال اگر دل میں گزرے تو قباحات نہیں نہ آدمی اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل
کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بد فالی منع ہے۔

پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچا کرتے ہیں جیسے رمال کاغذ یا زمین پر کھینچا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر
لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو دیکھی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے ورنہ درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پیغمبر کو ملا تھا صحیح طور پر نہیں پہنچا
اس لیے ہم کو لکیریں کھینچ کر بات بتلانا درست نہیں۔ نو دینی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت میں علم رمل
بالکل منع ہے۔

آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آ جاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے میں نے اس کو ایک طمانچہ مار دیا اور میرے دل پر یہ امر بہت
گراں گزرا یعنی اس لوٹنی کا مارنا۔ ہر چند غلام لوٹنی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جائے بھول چوک
غفلت یہ سب سے ہوتی ہے خود میاں سے ہوتی ہے پھر غلام لوٹنی کو بھی اپنی طرح سمجھے انکی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے اگر کوئی
مخلص ایسا برتاؤ نہ کر سکے اور غلام لوٹنی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگ مانگتے ہیں کہ اسلام پر معترض
ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کی رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا اس کا استعمال شریعت میں بتایا
گیا ہے وہ مثل فرزند کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں انکو یہ
معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میاں کے ساتھ کھاتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میاں کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند میں نوکروں کو ساتھ کھلانا یا اٹھانا
ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے۔ پھر جس امر کا تم خود برابر تاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں۔ شریعت اور اخلاق کے
سارے کام ایسے ہیں جو نہایت عمدہ ہیں پر اگر ان کو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال

((اِنْتَبِيْ بِهَا)) فَانْتَبَهَتْ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ
قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ ((مَنْ اَنَا)) قَالَتْ اَنْتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ((اَعْتَقِفْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ))
لوٹنی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر
آ۔ میں آپ کے پاس لے کر گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا اللہ
کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟
اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں یعنی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے۔
تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

تج کرنا چاہیے۔

آپ نے اس لوٹنی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ حدیث میں فی السماء کا لفظ ہے جس کے معنی علی السماء
ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیسروا فی الارض اور فرمایا ولا صلبکم فی جزوع النخل۔ نوڈی
نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس میں دو مذہب ہیں جن کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر
ایمان لائیں اور زیادہ کھوج ان کے مطلب میں نہ کریں اور اس بات کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں
سے پاک ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں جس طرح سے لائق ہے۔ اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ کو اس
لوٹنی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحّد ہے خدا کے واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے۔ جب اس لوٹنی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو
گیا کہ وہ موحّد ہے جنوں کو نہیں پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔
قاضی عیاضؒ نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر نصوص اللہ
تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے جیسے ۱۰ امنتم من فی السماء ان یتخسف بکم الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو
جہت فوق کے قائل ہیں بغیر تحدید اور تکلیف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں فی السماء سے (جس کے ظاہری معنی آسمان
کے اندر ہیں) علی السماء مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے نفی اور استحالة جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح
کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اس کی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے بہر حال اہل سنت اور اہل حق اس
بات پر متفق ہیں کہ ذات الہی میں فکر نہ کرنی چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید میں شک نہیں پیدا ہوتا۔
اب بعضوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکلیف اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شرع
میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں جیسے وہ اپنے بندوں پر قاہر ہے اور وہ عرش کے اوپر ہے ان کا قائل ہونا اور حزیہ کے باب میں اس جامع آیت لیس
کاملہ شنی پر جسے رہنما سب برائیوں سے بچاتا ہے جس کو خدا توفیق دے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے کہ قاضی عیاضؒ نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ ان
سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لیے وارد ہے اس کو بولنا چاہیے اور جو وارد نہیں ہے وہ نہ بولنا چاہیے۔ اب شرع سے یہ امر ثابت ہے
کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور ہمارے ساتھ ہے اور گردن کی رنگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کا نزدیک اور
ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ ہوا
جہاں ہم ہوں۔ اسی واسطے ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت
میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور ہر جہت میں ہے اور نہ جو ہر ہے نہ عرض اور وہ جسم نہیں ہے پچھلے لوگوں کی تراشی ہوئی باتیں ہیں جن کی اصل کتاب
اور سنت سے بالکل نہیں پائی جاتی اور ہم نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہاء فی الاستواء میں بیان کیا ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ کرے۔ تج

۱۲۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ۱۲۰۰- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۲۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ ((إِنْ فِي الصَّلَاةِ شَغْلًا)).

۱۲۰۱- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو جب کہ آپ نماز میں ہوتے جس کا آپ نماز میں ہی جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ نماز کے بعد ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن اب آپ نے جواب نہیں دیا (اسکی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے)۔

۱۲۰۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۱۲۰۲- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى تَزَلَّتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنْ الْكَلَامِ.

۱۲۰۳- زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک یہ آیت وقوموا للہ قانتین اتری یعنی اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو۔ جب سے ہم کو حکم ہوا چپ چاپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا۔

۱۲۰۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۰۴- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۲۰۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ۱۲۰۵- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

میں نے لوٹنے سے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومن ہے۔ نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردے کا آزاد کرنا کافر بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ لیکن علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کفارہ کے سوا اور مقاموں میں کافر بردے کا بھی آزاد کرنا درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں مومن کی قید ہے اور کفارہ ظہار اور یمین اور صوم میں شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضروری ہے ابو حنیفہؒ اور اہل کوئٹہ کے نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت کا قائل نہ ہو اور جو ان دونوں باتوں کا قائل ہو اس کا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے۔

((إِنَّ)) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَتْهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ فُتِّبْتُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ آتِئًا وَأَنَا أَصَلِّي)) وَهُوَ مُوَجَّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

مجھ کو کام کے لیے بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) تھیمہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ پورب کی طرف تھا (اور قبلہ پورب کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

۱۲۰۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوُ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أُرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي)) قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلُ الْكُعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكُعْبَةِ.

۱۲۰۶- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے اس کو بھی بتلایا زمین کی طرف اشارہ کر کے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کر رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے)۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام میں جس کام کے لیے میں نے تجھ کو بھیجا تھا کیا گیا۔ اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا۔ زہیر نے کہا ابو الزہیر قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے۔ (جب یہ حدیث بیان کی) انھوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کی طرف نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کعبے کے اور طرف بھی سواری پر پڑھا)۔

۱۲۰۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

۱۲۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

(۱۲۰۷) ☆ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعیؒ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور سعید بن المسیب اور قتادہ اور اسحاق نے یہ کہا ہے کہ زبان سے جواب دے اور بعضوں نے کہا ہے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي))

علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۲۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

۱۲۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کرنا درست ہے

۱۲۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَفْرِيَّتَا مِنَ الْجِنَّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ))

۱۲۰۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لیے پچھلی رات کے وقت مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں

اس سے کہ دل میں جواب دے۔ اور عطا اور نعتی اور ثوری نے کہا ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دے اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارے سے۔ اب نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز اس میں اختلاف ہے۔ شافعی نے کہا کہ نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے تو جواب کا حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیوں کر جواب دے گا) علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نمازی کو قصد اُجان بوجھ کر نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور اوزاعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ چوتھے یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

(۱۲۰۹) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبے والے تم کو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر اقوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہو تا تو رسول اللہؐ اس کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اس کے ہاتھ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بچے اس سے کھیلیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ انکا دیکھنا ان کی اصلی صورتوں میں دلیل ظاہر آیت کے محال ہے مگر غمخیزوں کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتی ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں۔ امام ابو عبد اللہ مازنیؒ نے کہا کہ جن اجسام

وَإِنَّ اللَّهَ أَمَكَّنِي مِنْهُ فَذَعْنَهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي سَلِيمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَخِيذٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِنًا)) وَ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ.

۱۲۱۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعْنَهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ فَذَعْنَهُ.

۱۲۱۱- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَنَاهُ يَقُولُ ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ ((إِنَّ عَذْوُ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ الثَّامَةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَذْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ

نے اس کا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تھا کہ میں اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ انھوں نے یہ دعا کی تھی اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی سلطنت دی شیطان ان کے تابع تھے جن مسخر تھے اور پرندان کی اطاعت میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ذلت کے ساتھ بھگا دیا۔
۱۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۲۱۱- ابوالدرداءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تجھ سے پھر فرمایا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ بھی ہم نے دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لیے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔ وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ قسم خدا

تک لطیفہ روحانیہ ہیں تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لیں جس کی وجہ سے ان کو باندھ سکیں پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جاسکیں تاکہ بچے ان سے کھیل سکیں اور خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں۔ اتنی یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں کو بھی شامل ہوا نہیں کے واسطے خاص تھی اس لیے میں نے اس سلطنت میں ان کا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجھ سے نہ ہو سکا۔

(۱۲۱۱) ☆ نوٹ: نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دے کے بھی قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا

لَوْلَا دَعْوَةُ أُخَيْنَا سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي دَعَا نَهْ هَوْتِي تَو وَه صَبْح نَك
يَلْعَبُ بِهِ وَلَذَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۝

بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصَّيَّانِ فِي الصَّلَاةِ

کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک
بندھا رہتا اور مہینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

باب : نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے، ان کے
کپڑے جب تک نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول
ہیں اور فعل قلیل و عمل متفرق نماز کو باطل نہیں کرتا
۱۲۱۲- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے
اور ابو امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابو العاص کی بیٹی تھی اٹھائے
تھے جب آپ کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے پھر جب سجدہ
کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے۔

۱۲۱۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَالْأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا
وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَا لَكَ نَعَمْ.

۱۲۱۳- ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنت
ابو عاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں۔ جب آپ
رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو
پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

۱۲۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ
بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ
وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

۱۲۱۴- ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے اور
امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھیں۔ آپ جب سجدہ
کرتے تو ان کو بٹھا دیتے۔

۱۲۱۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ
وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا سَجَدَ
وَضَعَهَا.

۱۲۱۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں

۱۲۱۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ نَحْنُ فِي

ظل مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے۔

(۱۲۱۴) نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا پاک سمجھا جائے گا جب تک ان کی نجاست پر یقین نہ ہو
اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی پاک جانور کا فرض یا فعل نماز میں اٹھانا درست ہے
اور امام اور مقتدی اور مغرب سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اس کا جواز نقل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت
ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض مالکیہ نے کہا کہ حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر
یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے
کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جب تک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ (اتحی مختصراً)

بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے صرف اتنا مذکور نہیں کہ آپ نے لوگوں کی امامت کرائی۔

الْمَسْجِدِ جُلُوسٍ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُورُ خَدَيْتَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ.

باب: نماز میں ضرورت سے ایک دو قدم چلنا درست ہے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی درست ہے جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ

بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ إِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ أَرَفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيمِهِمُ الصَّلَاةَ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ

۱۲۱۶- ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعدؓ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے۔ میں نے کہا اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال پھر بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو کہلا بھیجا ابو حازم نے کہا سہل بن سعدؓ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے تو اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنادے میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا)۔ پھر اس غلام نے تین سیڑھیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غائبہ کے جھاؤ کی تھی (غائبہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے

۱۲۱۶- عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمَنْبَرِ مِنْ أَيِّ عَوْدٍ هُوَ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عَوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ امْرَأَةٌ قَالَتْ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيَسْمَعُهَا يَوْمَئِذٍ ((انْطَرِي غُلَامَكَ السَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَغْوَادًا أَكَلَهُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا)) فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَهِيَ مِنْ حُرَفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۲۱۶) یعنی میں اونچی جگہ اس واسطے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھائی دوں ورنہ بعض لوگ مجھ کو نہ دیکھ سکتے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دابھے یا بائیں ہٹنا درست ہے اور اس سے نماز میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت سے امام بلندی پر کھڑا ہو اور مقتدی پشت جگہ میں ہوں تو کچھ قباخت نہیں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چل کر نیچے اترے اور منبر کے بازو پر سجدہ کیا۔ منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا صحیح

ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور اٹھنے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی جڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

۱۲۱۷- ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ کہل بن سعد کے پاس تشریف لائے اور سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر والی۔

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۱۲۱۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کی اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

باب: نماز میں کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت

۱۲۱۹- معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پونچھنے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَأَاهُ رَهْوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْمَيْمَنَى حَتَّى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي))

۱۲۱۷- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مَنَّبَرُ النَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۹- عَنْ مُعَيْقِبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ ((إِنْ

ظنوا کسی اور بچے مقام پر عمل قلیل سے نماز فاسد نہ ہوتا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹی مگر بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اسی طرح عمل کثیر بد فعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ حضرت علی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہوں گے۔

(۱۲۱۸) ☆ حدیث میں مختصراً کا لفظ آیا ہے جسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لے کر اس پر ٹیکا دے کر اور بعضوں نے کہا کہ مختصراً کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اتنا ٹھہرے اور صحیح و ہی معنی ہے جو پہلے مذکور ہوا اور اس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے اور بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اتر اٹھا یعنی ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے۔ بعضوں نے کہا کہ مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔

(۱۲۱۹) ☆ اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ ادب اور تواضع کے خلاف ہے۔

كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

ایک بار پوچھ لے۔

۱۲۲۰- عَنْ مُعْتَقِبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَاحِدَةً))

۱۲۲۰- معقیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

۱۲۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعْتَقِبٌ

۱۲۲۱- ہشام ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲- عَنْ مُعْتَقِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ ((إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً))

۱۲۲۲- معقیب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر تجھ کو ایسا کرنا ہو تو ایک ہی دفعہ کر لے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں

ہو یا نماز کے سوا

۱۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى))

۱۲۲۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنی گاڑھا بلغم) آپ نے اس کو کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

۱۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۲۲۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے رد و بدل کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۲۲۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۲۲۵- ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں

(۱۲۲۳) ☆ پھر جب اللہ تعالیٰ منہ کے سامنے ہوا تو اوہر تھوکنے کی جگہ اوپری اور گستاخی ہے نو دینی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جس نے اس کو بڑا کیا (یعنی قبلہ) اور بعضوں نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضوں نے کہا ثواب اس کا۔

(۱۲۲۵) ☆ اس حدیث سے جمیع کار د ہو گیا جو قائل ہیں کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان میں ہے اور دلیل لاتے ہیں ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گزری کہ اللہ نمازی کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور مکان میں ہوتا تو بائیں طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہو گا لہٰذا

قبلہ کی جانب میں بلغم دیکھا آپ نے ایک نلکری سے اسے کھرچ ڈالا پھر داہنے یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھو کو۔

۱۲۲۶- اس سند سے بھی یہ حدیث گذشتہ حدیث کی طرح آتی ہے۔

۱۲۲۷- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا ریخت دیکھا آپ نے اس کو کھرچ ڈالا۔

۱۲۲۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے؟ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے پھر اس کے منہ پر تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھو کے اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے۔ قاسم نے جو اس حدیث کا راوی ہے یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اسی کپڑے کو مل ڈالا۔

۱۲۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے الٹ پلٹ

رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَتَزَقَّ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَتَزَقُّ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْبُسْرَى.

۱۲۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۱۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَافًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُحَاطًا أَوْ نُحَامَةً فَحَكَّكَ.

۱۲۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَسْتَخِعُّ أَمَامَهُ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَسْتَخِعُّ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَخَعَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَخِعْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقْلْ هَكَذَا)) وَرَوَّاهُ الْقَاسِمُ فَقَالَ فِي تَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُثَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

لہ پھر اوہر تھوکتا کیونکر جائز ہو۔ اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنی وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے۔

(۱۲۲۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا ریخت یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ تھوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ (نودی)

کر رہے ہیں۔

۱۲۳۰- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھتی چاہیے اس لیے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھو کے لیکن بائیں طرف یا قدم کے نیچے۔

۱۲۳۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھو کنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر تھو کے تو مٹی میں دبا دیوے۔

۱۲۳۲- شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے قتادہ سے پوچھا مسجد میں تھو کنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسجد میں تھو کنا گناہ ہے اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دبا دے۔

۱۲۳۳- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے اچھے برے سب اعمال لائے گئے تو میں نے ان کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا، پتھر، نجاست وغیرہ) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا بھگم جو مسجد میں ہیں اور دفن نہ کیا جائے۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ تَوْبَةَ بَعْضِهِ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتَزَقَّنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ)).

۱۲۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكُفَّارُهَا دَفْنُهَا)).

۱۲۳۲- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكُفَّارُهَا دَفْنُهَا.

۱۲۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَرَضْتُ عَلَى أَعْمَالٍ أُمِّي حَسَنَهَا وَسَيِّئَهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْإِذَى بِمَا طُ عَنْ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)).

(۱۲۳۱) ☆ یہ جب ہے کہ مسجد جگہ ہو اور اگر زمین کی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۲۳۲) ☆ نوویؒ نے کہا کہ مسجد میں تھو کنا بالکل گناہ ہے۔ اگر تھوکنے کی ضرورت پڑے تو اپنے کپڑے میں تھو کے۔ اگر مسجد میں تھو کا تو گناہ گار ہوا۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھو کنا اسی کے لیے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دبائے تو اس نے غلطی کی۔

(۱۲۳۳) ☆ یعنی پونچھنا نہ جائے یا مٹی میں دبایا نہ جائے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھوکنے والا گناہ گار نہ ہو گا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اس کو دفن نہ کرے وہ بھی گناہ گار ہو گا۔

۱۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَحَّجُ فَذَلَّكَهَا بَنِعْلِهِ.

۱۲۳۴- عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنی جوتی سے۔

۱۲۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَحَّجُ فَذَلَّكَهَا بَنِعْلِهِ الْيُسْرَى.

۱۲۳۵- عبد اللہ بن شخیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے تھوکا اور اپنے بائیں جوتے سے مل دیا۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي التَّغْلِيْنِ

۱۲۳۶- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي التَّغْلِيْنِ قَالَ نَعَمْ.

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۳۶- ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۲۳۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِنِعْلِهِ.

۱۲۳۷- اوپر والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

۱۲۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي عَصِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ ((شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ فَادْفَعُوا بِيهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَبْجَانِيهِ)).

باب: پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۲۳۸- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اس کو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اس کی کھلی لادو۔

(۱۲۳۴) ☆ اس وقت مسجد کی کبھی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد کی ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔

(۱۲۳۶) ☆ نوٹ: انہوں نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان کی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جائے تو صرف زمین پر اس کا گرنا نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔

(۱۲۳۸) ☆ ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ کو تحفہ میں دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اس کے نیل بوٹوں پر چلا گیا اور خشوع اور خضوع میں غفل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اس کو واپس کر دیا اور اس کے بدلے ابو جہم سے سادہ کپڑے منگوایا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔

سبحان اللہ وغیرہ کی نماز کیسے خلوص سے ہوتی ہے کہ جس چیز کا ذرا بھی خیال نماز میں آجائے اس چیز کو دور کر دیتے۔ نوٹ: انہوں نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اس کو دور کر دینا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کی طرف خیال ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ

۱۲۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حَبِيبَةِ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَظَهَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْحَبِيبَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ بْنِ حَذِيفَةَ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَنِي أَنْفًا فِي صَلَاتِي)) .

۱۲۳۹- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جس پر نقش و نگار تھے آپ اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابو جہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کبیل مجھ کو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

۱۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ حَبِيبَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَخَذَ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًّا .

۱۲۴۰- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چادر تھی جس میں تیل بوٹے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابو جہم کو دے دی اور ان سے سادہ کبیل لے لیا (جس میں نقش و نگار نہ تھا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْيَرِ

باب: جب کھانا سامنے آجائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۲۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأَقِیْمَتُ الصَّلَاةِ فَأَبْدِئُوا بِالْعِشَاءِ)) .

۱۲۴۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

۱۲۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُرِبَ الْعِشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِئُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ)) .

۱۲۴۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھاؤ اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لیے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا)۔

۱۲۴۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ أَنَّهُ عَمِيْنَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ .

۱۲۴۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت نبی کریم ﷺ سے مثل حدیث ابن عیینہ عن الزہری عن انس۔

۱۲۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۴۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

نہ کہ نماز صحیح نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جگہ دیکھنا چاہیے اور دوسری طرف نگاہ ڈالنی نہ چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو۔ انھی مختصراً

فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو۔

۱۲۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۲۴۶- ابن ابی عتیق سے روایت ہے کہ میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنی وہ کنیز زادی تھیں) حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے (یعنی ابن ابی عتیق) کی طرح باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اس کو اس کی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہو شیار ہو) اور تجھ کو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے)۔ یہ سن کر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہؓ پر طیش کیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے لیے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اٹھیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتا ہے؟ قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا بیٹھ انھوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا ارے بے وفا بیٹھ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب کھانا سامنے آئے یا پانچاند یا پیشاب لگا ہوا ہو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقِیْمَتُ الصَّلَاةِ فَاذْبَعُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْنَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ))

۱۲۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْرِهِ.

۱۲۴۶- عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَأَ تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أُخِيهِ هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أَقِیْمْتَ هَذَا أَذْبَعْتَهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَذْبَعْتَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَا نَدَتْ عَائِشَةُ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ فَقَالَتْ أَيْنَ قَالَ أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أَصْلِي قَالَتْ اجْلِسْ غَدِرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ))

(۱۲۴۶) حضرت عائشہؓ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ فحاش ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التحظیم ہیں اور قاسم کی تو سنگی پھوپھی اور ان کے باپ محمدؐ کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہؓ ہی نے ان کو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اس کی بات کا برائمانا خصوصاً جب کہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے۔

نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے۔ ایسے ہی جس وقت پانچاند یا

۱۲۴۷- اس سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے لیکن قاسم کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب: لہسن، پیاز، گند نایا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت تک ممنوع ہے جب تک اس کی بو منہ سے نہ جائے اور اس کو مسجد سے نکالنا

۱۲۴۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کی جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت کو تو وہ مسجد میں نہ آئے اور زہیر کی روایت میں صرف غزوہ ہے خیر کا نام نہیں لیا۔

۱۲۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ چکے جب تک اس کی بدبودار نہ ہو۔

۱۲۵۰- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۲۵۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

۱۲۴۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

بَابُ نَهْيٍ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كَرَاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ تِلْكَ الرَّيْحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرِ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَغْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ لِي غَزْوَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ))

۱۲۴۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا)) يَغْنِي الثُّومَ.

۱۲۵۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنْ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيَ مَعَنَا))

۱۲۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ پيشاب کی حاجت ہو۔ اور یہ کراہت اس وقت ہے جب وقت میں گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھائے یا استنجہ کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجے سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جائے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پڑھ لے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست ہو جائے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ (نووی)

(۱۲۴۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو۔

﴿ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْدِنَا بِرِيحِ الثُّومِ 》

۱۲۵۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصْلِ وَالْكُرَّاثِ فَعَلَبْنَا الْحَاجَةَ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ ﴿ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَبِّئَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ 》

۱۲۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةٍ حَرَمَلَةٌ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ 》 وَإِنَّهُ أَتَى بِقِدْرٍ فِيهِ حَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنْ الْبُقُولِ فَقَالَ ﴿ قَرَّبُوهَا 》 إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ ﴿ كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِي مِنْ لَا تَنَاجِي 》

۱۲۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُقْلَةِ الثُّومِ وَ قَالَ مَرَّةً مِنْ أَكْلِ الْبَصْلِ وَالثُّومِ وَ الْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ 》

شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ چھکے اور نہ ہم کو لہسن کی بو سے ستائے۔

۱۲۵۲- جابر سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۲۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں صحابی کے پاس لے جاؤ۔ جب آپ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کا کھانا برا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)۔

۱۲۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے)۔

(۱۲۵۲) ☆ یعنی بدبودار چیز کے استعمال سے نہ صرف آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے۔ جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو کے استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جائے کہ وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

۱۲۵۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت اسی طرح ہے لیکن اس میں پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں۔

۱۲۵۶- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا۔ پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جو شخص اس ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ چسکے لوگ بولے لہسن حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو! میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لہسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیاز کے کھیت پر اپنے اصحاب کے ساتھ گزرے تو بعض لوگ اترے انھوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے نہ کھائی پھر ہم آپ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہ کھائی تھی ان کو تو آپ نے پاس بلا لیا اور جنھوں نے کھائی تھی ان کے ہلانے میں دیر کی یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہی۔

۱۲۵۸- معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب

۱۲۵۵- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثَّوْمَ فَلَا يَغْتَسَا فِي مَسْجِدِنَا)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَاتُ.

۱۲۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعُدْ أَنْ فَتَحَتْ خَيْبَرَ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثَّوْمِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلاً شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَيْثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبْنَا فِي الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((أَتَيْهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْثَرُ رِيحًا)).

۱۲۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زُرَّاعَةٍ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا.

۱۲۵۸- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَطَبَ يَوْمَ الْحُبَّةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَيْبِكَا تَقَرَّبَا ثَلَاثَ نَفَرَاتٍ وَإِنِّي لَا

(۱۲۵۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ کو اس کا کھانا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو اس کی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے۔

(۱۲۵۸) ☆ اگر میری موت جلد ہو جائے تو مشورہ پر خلافت چھ آدمیوں کے اندر رہے گی یعنی لوگ مشورہ کرنے کے چھ آدمیوں میں سے جس کو چاہیں خلیفہ کر لیں۔ وہ چھ آدمی یہ تھے عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعید بن زید بھی اگرچہ وہ

أَرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَحِبِّي وَإِنْ أَقْوَامًا بِأَمْرُونِي أَنْ
أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعْ دِينَهُ وَلَا
خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ
هَؤُلَاءِ السُّنَّةِ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعُنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ
بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأَرْبَعُ
أَعْدَاءَ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي
شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ
فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي
فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((يَا
عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصِّفِّ الَّتِي فِي آخِرِ
سُورَةِ النَّسَاءِ)) وَإِنِّي إِنْ أَعِشَ أَقْضِي فِيهَا
بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأَ
الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرَاءِ
الْأَنْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيُعْذِلُوا
عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيَنْتَهُمَ
وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ
إِنكُمْ أَتَيْتُمُ النَّاسَ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا
إِلَّا خَيْبَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ لَقَدْ رَأَيْتُ

نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور
خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ
اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر
میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں
کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے
اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن
کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر
انھوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں
اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں
چھوڑتا جتنا کلالہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات کو اتنی بار
نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی مجھ پر کسی بات
میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی
انگلی سے ٹھونس مارا میرے سینہ میں اور فرمایا اے عمر! کیا تجھ کو وہ
آیت بس نہیں جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے آخر
میں یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ آخر تک۔ اور میں
اگر جیوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص
حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ پھر حضرت عمر نے کہا
یا اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی
حکومت دی ہے (یعنی نابالوں اور صوبے داروں اور عاملوں پر)
میں نے ان کو اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی
باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کمایا ہوا مال
جو لڑائی میں ہاتھ آئے بانٹ دیں اور جس بات میں ان کو مشکل
پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا

۱۰ عشرہ مبشرہ میں سے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا۔

میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہ چھوڑتا جتنا کلالہ۔ کلالہ وہ شخص ہے جو مرنے والے کو چھوڑے نہ ماں باپ۔

اب اگر کوئی پیاز نہیں کھائے تو خوب پکا کر کھائے تاکہ منہ میں بونہ نہ رہے۔ اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لسن کی اباحت نکلتی ہے

ہوں تم دودرختوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو ناپاک سمجھتا ہوں وہ کون ہیں؟ پیار لہسن اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بیعت کی طرف۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر تاکہ ان کے منہ میں بو نہ رہے۔

۱۲۵۹- مذکورہ بالا حدیث قتادہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنْ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيَمِئْتُهُمَا طَبِخًا.

۱۲۵۹- عَنْ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب: مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو کیا کہنا چاہیے

۱۲۶۰- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کوئی گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈتے سنے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے لوگوں کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲۶۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابوہریرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۶۲- بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لیے بنی ہیں ان ہی کے لیے بنی ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

۱۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَّالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا)).

۱۲۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۱۲۶۲- عَنْ بُرَيْدَةَ..... أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمْلِ الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُيِّنْتَ الْمَسَاجِدَ لِمَا بُيِّنَتْ لَهُ)).

ہے مگر مکی پیار اور لہسن کھانے کی کراہت بھی نکلتی ہے کیونکہ مکی میں بو بہت ہوتی ہے پھر جب پیار اور لہسن کا یہ حال ہو تو تمباکو کھا کر یا حنہ یا پٹہ پی کر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور مکروہ ہوگا۔ اگر منہ خوب صاف اور پاک کر لے تو قباحت نہیں ہے۔

(۱۲۶۰) ☆ کہ لوگ اس میں اپنی گمشدہ چیزیں ڈھونڈ میں یا خرید و فروخت یا دنیا کے اور معاملات کریں۔

(۱۲۶۲) ☆ ان میں اور کام نہیں کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بلند آواز کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہؒ نے علم اور خصوصیت کے لیے جائز رکھا ہے اور مسجدیں جن کاموں کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر۔ قاضی عیاض نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلاخی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں دنیا کے وہ کام منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام نفع کے کام

۱۲۶۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْحَمْلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَ لَهُ)) .

۱۲۶۴- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَمَةَ أَبُو نَعَمَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهَشِيمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ .

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

۱۲۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) .

۱۲۶۳- بریدہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴- بریدہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے اندر کیا پھر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر گزرا۔

باب: نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

۱۲۶۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان بھلانے کے لیے اس کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ جب ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

لے جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تودہ درست ہیں۔ (نووی)

(۱۲۶۵) ☆ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں ایک تو یہی حدیث ابو ہریرہ کی۔ اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تودو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد۔ ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے۔ ایک حدیث ابن خنسلہ کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علماء نے ان احادیث پر عمل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد ظاہری نے کہا ان پر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہیں ان خاص نمازوں میں جن کا ذکر ان حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے۔ پھر جن لوگوں نے قیاس پر عمل کیا ہے ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں نماز کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا۔ لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہوں ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے۔ اور یہ اختلاف افضل میں ہے نہ جواز میں اور دو یا تین یا زیادہ سہوؤں کے لیے دو ہی سجدے کافی ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (نووی مختصر)

۱۲۶۶- عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا تَوَبَّ بِهَا أَذْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرِي كُمْ صَلَّيْ فَإِذَا لَمْ يَذِرْ أَحَدُكُمْ كُمْ صَلَّي فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ ((فَهَنَاهُ وَفَنَاهُ)) وَذَكَرَهُ مِنْ خَاصَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ.

۱۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّي لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَةً كَبِيرَةً فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ أَبِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۲۶۶- لیث بن سعد نے یہ حدیث زہری سے بھی ان اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۲۶۷- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے۔ پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات یاد کر۔ ان ان باتوں کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں پھر جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

۱۲۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اس کو آکر رگبتیں دلاتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اس کو کبھی یاد نہ آتے۔

۱۲۶۹- عبد اللہ بن بحینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۷۰- عبد اللہ بن بحینہؓ سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عبد المطلب کے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں بیچ کا قعدہ

(۱۲۶۷) نوویؒ نے کہا اس کے مطلب میں علماء نے اختلاف کیا ہے امام حسن بصری اور سلف کی ایک جماعت نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نماز کی کورکتوں کی کمی یا زیادتی میں شک ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لے اور بعض اور سلف کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر نئے سرے سے پڑھے چار بار تک اگر چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جائے۔ (انجمنی مختصر)

بھول گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے۔ ہر سجدے کے لیے تکبیر کبھی سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کئے۔ یہ عوض تھا قعدہ کا جو آپ بھول گئے تھے۔

۱۲۷۱- عبد اللہ بن مالک ابن خنسلہ از دی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دو گانہ پڑھ کر کھڑے ہو گئے جس کے بعد بیٹھنے کا قصد تھا پھر آپ نماز پڑھتے چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سلام سے پہلے سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔

۱۲۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس قدر کا یقین ہو اس کو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہو جائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑ جائے گی۔

۱۳۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۷۴- علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کسی بیشی ہوئی جب

(۱۲۷۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ کو دین کی باتوں میں بھول چوک ہوتی تھی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی ظاہر ہے۔۔۔۔۔ قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جتنا داتا اور آپ بھول چوک پر قائم نہ رہتے اب یہ جتنا بھول کے ساتھ ہی ہوتا ہے یا یہ کے بعد اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام الحرمین نے اس میں آپ کی نجات تک دیر جائز رکھی ہے اور علماء کے تہ

رَأَى أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُحَدِّثْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَتَنَّى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحِهِ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))

۱۲۷۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَشَرٍ ((فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ)) وَفِي رِوَايَةِ وَكَيْعٍ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۷۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ مَنْصُورٌ ((فَلْيَنْظُرْ أُخْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ))

۱۲۷۷- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۷۸- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ))

۱۲۷۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ))

۱۲۸۰- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ ((فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ))

۱۲۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پیروں کو موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتاتا بات اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اس پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۷۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے چند الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ۔

۱۲۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۷- یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے ”فلینظر الصواب“۔

۱۲۷۸- مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے ”فلینظر أقرب ذلك إلى الصواب“۔

۱۲۷۹- اس سند سے مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ آئی ہے۔ ”فلینظر الذي يرى انه الصواب“۔

۱۲۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے ”فلینظر الصواب“۔

۱۲۸۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

لے ایک طائفہ نے عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے تبلیغی اقوال میں سہو جائز نہیں ہے مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ انتہی مختصر۔

(۱۲۸۱) یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے بھولے سے اس کی لے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۸۲- عَنْ عُلْفَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ حَمْسًا.

۱۲۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُلْفَمَةُ الظُّهْرَ حَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شَيْبَةَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَمْسًا فَلَمَّا انْقَضَ تَوَشَّوْشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ حَمْسًا فَاذْهَبْ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ))

ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جس میں سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تب آپ نے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۲- علقمہ سے روایت ہے کہ ان کو پانچ رکعتیں پڑھائیں۔

۱۲۸۳- ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شیبہ (علقمہ کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا کم سن بچہ تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا او کانے! تو بھی یہی کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ یہ سن کر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو

ظہر نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہو گئی اب سجدہ سہو کرے اگر سلام کے قریب بھی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام سے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں نہ اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور آخر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنی نفل ہو گئی) اب ایک رکعت اور پڑھ لے اور چھپویں رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض پھر سرے سے پڑھے اور جو قعدہ آخر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل اس حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے کہ آپ کو سلام کے بعد معلوم ہوا اب شافعی کا قول یہ ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ ایسی صورت میں سجدہ سہو کر لینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (نووی مختصر)

(۱۲۸۳) ☆ ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے مانتے والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برائے مانتے۔ یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ دجاہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاد ہیں وہ ابراہیم بن یزید غففی ہیں۔

وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ ((فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ))

۱۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ حَمْسًا قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ)) ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۱۲۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالزُّهْمُ مِنِّي قَبِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءً فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۱۲۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَأَيْمُ اللَّهِ مَا جَاءَ ذَلِكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءً فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

۱۲۸۳- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۵- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو پھر آپ نے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۶- عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبیؐ نے سہو کے دو سجدے سلام اور کلام کے پیچھے کئے۔

۱۲۸۷- عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی (وہم) میری ہی طرف سے ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہے کہ سہو کے دو سجدے کرے۔ کہا (راوی نے) پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

(۱۲۸۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لے تو بھی قباح نہیں دو سجدے سہو کے کر لے۔

۱۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشِيِّ إِذَا الظُّهْرُ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جَذْعًا فِي بَيْتِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضِبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَيَّا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرْعًا النَّاسُ فَصَبَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَصَبَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَشِمَالًا فَقَالَ ((مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ)) قَالُوا صَدَقَ لَمْ نُصَلِّ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأَخْبَرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر نیکا دیکر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت جماعت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھر موجود تھے وہ دونوں ڈرے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اس کے ہاتھ لمبے تھے اس واسطے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدین! کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سن کر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ محمد بن سرین نے کہا مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصینؓ نے کہا اور سلام پھیرا۔

۱۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۱۲۸۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَفَصَبَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ)) فَقَالَ قَدْ كَانَ يَغْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ)) فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ

۱۲۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں وہ لوگ بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ وہ سچ کہتا ہے۔ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی پھر دو سجدے

کے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد۔

۱۲۹۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو نبی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۱۲۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا دو رکعتوں کے بعد تو نبی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۲۹۳- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ آپ سے بولا جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ چادر کھینچتے ہوئے غصہ میں نکلے (کیونکہ آپ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ کچھ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۹۴- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز گھٹ گئی؟ آپ یہ سن کر غصہ میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ النَّسْلِيمِ.

۱۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصِرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ.

۱۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ.

۱۲۹۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَبِغَهُ وَخَرَجَ غَضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى أَتَاهُمُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ ((أَصَدَقَ هَذَا)) قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۹۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْخُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصِرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكَعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ.

بَابُ سُجُودِ التَّلَاوَةِ

باب: سجدہ تلاوت کا بیان

۱۲۹۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورہ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

۱۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

۱۲۹۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی قرآن پڑھتے اور سجدہ آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا۔

۱۲۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَيَعْمُرُ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى إِذَا حَمَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

۱۲۹۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک منحنی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھ کو یہی کافی ہے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے دیکھا اس کو وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مارا گیا۔

۱۲۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَوْلَ كَافِرًا.

۱۲۹۸- عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے زید بن

۱۲۹۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ

(۱۲۹۵) نووی نے کہا ہمارا اور جمہور کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے پر سنت ہے اور مستحب ہے اس سامع پر جو نہیں سنتا۔ اب اگر سننے والا نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لہا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدیث یا تابانی کے سجدہ نہ کرے تب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ اجماعی

(۱۲۹۷) بدر کی لڑائی میں اس کی ناشکری اور بے ادبی کا صلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان نہیں دیا جس وقت سورہ والنجم اتری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ مشرکوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ان سب کے سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے اتر۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور مخرجین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس سے مشرکوں کے اوتار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نعت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا دے۔ (نووی)

(۱۲۹۸) امام ابو حنیفہؒ نے زید بن ثابتؓ کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا نون

ثَابِتٌ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّحْمُ إِذَا هَوَىٰ فَلَمْ يَسْجُدْ.

ثابت سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھنا چاہیے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ والنجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

۱۲۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

۱۲۹۹- ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی تو سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

۱۳۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

۱۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۳۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

ظہ اور کوئی سورت خواہ سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جہری نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور فرمایا کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورت نہ پڑھو سوائے سورہ فاتحہ کے اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔ پھر رسول اللہ کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے اور یہ تاویل ضروری ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہو دے اور یہ جو زید نے کہا کہ انھوں نے سورہ والنجم رسول اللہ کے سامنے پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا یہ بظاہر امام مالک کی دلیل ہے جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك میں رسول اللہ کے ساتھ سجدہ کیا اور علماء نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ ابو ہریرہ صحیح میں مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کی اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ سارے قرآن میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں تو امام شافعی اور علماء کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سب چودہ سجدے ہیں دوسرے جج میں اور تین مفصل میں اور صا میں سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں۔ ان کے نزدیک مفصل کے تینوں سجدے ساقط ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ جج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صا میں ایک سجدہ ہے اور احمد ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں انھوں نے جج کے دونوں سجدوں کو اور صا کے سجدہ کو بھی قائم رکھا ہے اور ان سجدوں کے مقامات مشہور ہیں صرف تم کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک یہ سجدہ ان کسب امیہ تعبیدون پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لایسمون پر۔ (نووی)

۱۳۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت واقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

۱۳۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۳۰۴- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا یہ سجدہ تم نے کیسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کیا اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۵- تمہی سے بھی اس سند کے ساتھ روایت آئی ہے بس اس میں ابوالقاسم کے پیچھے کے الفاظ نہیں۔

۱۳۰۶- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے اپنے چہیتے کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے عالم آخرت میں مل جاؤں۔ شعبہ نے کہا کیا نبی سجدہ کرتے تھے؟ تو فرمایا ہاں۔

باب: نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ

رکھنے کی کیفیت

۱۳۰۷- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پٹنلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ

۱۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ واقراً باسم ربك.

۱۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۰۴- عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِذُ.

۱۳۰۵- عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۳۰۶- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخَذَيْنِ

۱۳۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَسَاقِهِ وَقَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

کرتے۔

۱۳۰۸- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لیے بیٹھتے تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنا دیتے۔

۱۳۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

۱۳۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشهد میں بیٹھتے تو بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

يَدُهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

۱۳۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحْذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَحْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيَلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

۱۳۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِبْهَامَهُ الْيُمْنَى تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى بِإِسْطَافِهَا عَلَيْهَا.

۱۳۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.

(۱۳۱۰) نووی نے کہا ہے جو عبد اللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اس کو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم بچھانے کا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں باتفاق علماء داہنا پاؤں کھڑا رکھنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت یہی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا تو ذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اس کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنی کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کے پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جلسوں میں۔ امام مالکؒ کے نزدیک تورک افضل ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں میں انتراش افضل ہے یعنی بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کرنا اور امام شافعیؒ کے نزدیک پہلے جلسہ میں انتراش اور دوسرے میں تورک افضل ہے اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی میں رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان میں تطبیق یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی اور احادیث صحیحہ کے دلائل کی رو سے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مستحب ہے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اَلَا اللّٰہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمہ کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کئی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ بھی ادھر ہی رکھے۔ (ابھی مختصر)

مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ مراد ہے کہ رسول اللہ جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح بیٹھتے یعنی کلمہ کی انگلی سے

۱۳۱۱- علی بن عبدالرحمن معاوی سے روایت ہے کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو داہنی ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

۱۳۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

باب: نماز ختم کرتے وقت سلام کیوں کر پھیرنا چاہیے

۱۳۱۳- ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۳۱۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۵- سعد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا یہاں تک کہ آپ کے

لہ اشارہ کئے ہوئے اب خاص إلا اللہ کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع قعدہ سے اخیر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(۱۳۱۵) ☆ نووی نے کہا کہ اس میں امام شافعی اور جمہور سلف و خلف کی دلیل ہے جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنے چاہیں اور امام

۱۳۱۱- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِي أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبْتُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ اليمَنِي عَلَى فَخْذِهِ اليمَنِي وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى.

۱۳۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِي قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سَفِيَانُ فَكَانَ يَحْتَمِي بِنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ.

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّخْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

۱۳۱۳- عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعَلُهَا.

۱۳۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلَّقَهَا.

۱۳۱۵- عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى يَبَاضَ حَذْوَهُ.

رخسارے کی سفیدی مجھ کو دکھلائی دیتی تھی۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

۱۳۱۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

۱۳۱۶- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم پہچانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے۔

۱۳۱۷- عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عُمَرُو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبُدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عُمَرُو وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي قَبْلَ ذَلِكَ.

۱۳۱۷- عمرو بن دینارؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینارؓ نے ابو معبدؓ سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبدؓ سے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

۱۳۱۸- عبد اللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

تلم مالک اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر ان کی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اس پر محمول کیا جائے گا کہ آپ نے یہ اس لیے کیا کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے۔ اب اس پر علماء کا اجماع ہے کہ ایک ہی سلام واجب ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ قبل ہی کی طرف رکھے اور جو دو سلام کرے تو ایک داغنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اس طرف سے ایک گال دکھلائی دے۔ یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیں اور سلام نماز کا ایک رکن ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے سلام ہو یا کلام حدث ہو یا قیام۔ انتہی (۱۳۱۷) اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت امام مسلم اور جمہور فقہاء اور ائمہ حدیث کے مذہب کے نزدیک حجت ہوگی۔

(۱۳۱۸) حماد نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہریؒ نے اس کو مستحب جانا ہے۔ ابن بطلال اور علماء نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذاہب والے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ شاید رسول اللہؐ نے یہ جہر لوگوں کو سکھلانے کے لیے بھیجی کبھی کیا ہو نہ اس لیے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو آہستہ کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے۔ انتہی

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنے اور گناہ

اور قرض سے پناہ مانگنے کا بیان

۱۳۱۹- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اترے تو عذاب ہوگا)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کانپ گئے اور فرمایا یہ یہود کے واسطے ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی اتری ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۳۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ والوں میں سے دو یہودی بڑھیا آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں۔ میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا اچھا نہ لگا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے کہا تھا آپ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ ((هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ)) قَالَتْ فَارْتَأَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْسَ لِيَّالِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيزُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيزُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنَ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمِ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنَ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَرَوَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ ((صَدَقَتَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ)) قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۲- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَاةَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِيزُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعِ بَقُولِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ ضَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيزُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

۱۳۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ

۱۳۲۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں

۱۳۲۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے۔

۱۳۲۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ چکے

(۱۳۲۵) تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اس کی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس واسطے قرضداری سے پناہ مانگے۔ حقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو۔ اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے قرض کی بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضروری نہیں۔

تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۷- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں آخری تشہد کے الفاظ نہیں ہیں صرف اتنا مذکور ہے کہ جب تشہد سے فارغ ہو جائے۔

۱۳۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۹- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کے ساتھ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۱۳۳۰- ابوہریرہ اس سند سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے۔

۱۳۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ان کو سکھاتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورت سکھاتے کہ کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال

فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

۱۳۲۷- عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرِ)).

۱۳۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)).

۱۳۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُوذُوا بِاللَّهِ ((مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۱۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۱۳۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ ((قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(۱۳۳۳) ☆ امام نووی نے کہا کہ طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوئی ہے اور ظاہر یہ بات نکلتی ہے

کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ کہا مسلم بن حجاج نے پہنچا مجھ کو کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ کہا نہیں۔ کہا اپنی نماز پھر پڑھ تحقیق کہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا جیسا کہ کہا۔

باب: نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

۱۳۳۴- ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللھم سے اخیر تک۔ ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیوں کر ہے؟ کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۳۳۵- حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ نبی جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم اخیر تک یعنی یا اللہ تو سب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یا ذوالجلال والا کرام ہے۔

۱۳۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۷- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث معمولی تبدیلی کے ساتھ ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۸- دراد سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَخْيَا وَالْمَمَاتِ)) قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدْعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِذُ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

وَبَيَانِ صِفَتِهِ

۱۳۳۴- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ اسْتَغْفَرُ قَالَ تَقُولُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

۱۳۳۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

۱۳۳۶- عَنْ عَصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

۱۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

۱۳۳۸- عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ

تجھ ہے کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انھوں نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید بھی نہ وجوب۔ انتہی

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یا اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی۔

۱۳۳۹- عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رَوَاتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

۱۳۳۹- ورا د سے جو مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے اور مغیرہ نبی سے اوپر کی روایت کے مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ ورا د نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا۔

۱۳۴۰- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ ((وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ.

۱۳۴۰- عبدہ بن ابولبابہ نے کہا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ورا د کے ہاتھ سے معاویہ کو لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرتے نماز سے مثل ابو بکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں وہو علی کل شئی قدیر کو ذکر نہیں کیا۔

۱۳۴۱- عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ.

۱۳۴۱- ورا د سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۳۴۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ اُكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

۱۳۴۲- عبدہ اور عبد الملک دونوں نے ورا د سے جو منشی تھے مغیرہ کے سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو انھوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گزر چکا ہے۔

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))۔

۱۳۴۳- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّلُ بَيْنَ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۳۴۳- ابو الزبیر نے کہا ابن الزبیرؓ ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت لا الہ الا اللہ سے الکافرون تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود لائق عبادت سوائے اللہ کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اسی کو۔ اسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی۔ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر پڑے برلمانیں اور کہا راوی ابن زبیرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہی پڑھا کرتے۔

۱۳۴۴- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَيِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّلُ بَيْنَ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۳۴۴- ابی الزبیر سے جو مولیٰ ہیں ان کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیرؓ نے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرَاقَةَ

۱۳۴۵- ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ہشام بن غروہ کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

۱۳۴۶- عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ

۱۳۴۶- موسیٰ بن عقبہ سے ابو الزبیرؓ کی روایت ہے جو ابی الزبیرؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہر نماز

(۱۳۴۴) ابن نمیرؓ کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیرؓ سے اور پھر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے۔

(۱۳۴۵) ہشام بن غروہ کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیرؓ سے اور پھر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے۔

کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابوالثریر سے اور اس کے آخر میں کہا کہ وہ اس دعا کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے۔

۱۳۴۷- ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین حضرت کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ انھوں نے عرض کی کہ نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز سکھا دوں کہ جو تم سے آگے ہوں ان کو تم پالو اور اپنے سے پیچھے والوں کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تم سے درجہ میں بڑھ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کہ تسبیح و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ۔ ابوصالح نے کہا پھر مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہمارے بھائیوں نے سن پایا جو اہل مال ہیں ہماری اس دعا کو اور وہ بھی پڑھنے لگے جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے (یعنی اس میں میرا کیا اختیار ہے)۔ غیر قصیدہ نے اس روایت میں یہ بڑھایا کہ لیث ابن عجلان سے جو راوی ہیں کہ سہی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے کسی گھر والوں سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ تم بھول گئے اس روایت میں یوں ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تحمید کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تکبیر کہے اللہ کی ۳۳ بار۔ پھر میں ابی صالح کے پاس گیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک ۳۳ بار کہے یعنی اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور

يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالْعِجَمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ ((وَمَا ذَلِكَ)) قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تَذْكُرُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونَ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ ذِكْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَمَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ)) مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُصَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهَيْئَتُ إِنَّمَا قَالَ ((تُسَبِّحُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ)) فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

حَتَّى يَبْلُغَ مِنْ حَمِيصِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عُجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءً مِنْ حَيَوَةٍ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْذُّرُجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ الثَّيْبِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سَهِيلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَحَمِيصُ ذَلِكَ كُلُّهُ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ.

۱۳۴۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبُرٌ كُلُّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً)).

۱۳۵۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ

سب اسی کے لیے ہے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاہ بن حیوہ سے بیان کی تو انھوں نے اسی کے مثل مجھ سے روایت کی ابی صالح سے انھوں نے ابی ہریرہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۴۸- ابو ہریرہ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مال والے بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے۔ غرض روایت کی انھوں نے مثل حدیث قتیبہ کے جویش سے مروی ہے مگر اتنی بات انھوں نے بدرجہ کی (اور ارج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت میں ملاوے) ابو ہریرہ کی روایت میں ابو صالح کے قول سے کہ پھر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث میں کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر ۳۳ بار ہو جائیں۔

۱۳۴۹- کعب بن عجرہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی ثواب سے یا بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہنا۔

۱۳۵۰- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کو کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں رہتا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز

(۱۳۴۸) ☆ یہ سہیل کی روایت میں گیارہ بار کلمہ آیا ہے یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے جن میں تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادات ہے اور زیادات ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویوں نے پورے سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادات بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لیوے کہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے یہ مضمون ہے نووی کا۔

تَكْبِيرَةً فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ))

کے بعد۔

۱۳۵۱- عَنْ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۳۵۱- حکم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتُكِلَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۱۳۵۲- ابو ہریرہؓ روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہو گئے اور پورا سینکڑا یوں کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدر تک پڑھے (یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

۱۳۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان

۱۳۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْئَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُونُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ ((أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ النَّايِضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالطَّلَجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ))

۱۳۵۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اللہم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسا صاف ہوتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے)۔

۱۳۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۷- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۸- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۰- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۱- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۲- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۷- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۸- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۶۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۰- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۱- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۲- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۳۵۵- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۱۳۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) وَلَمْ يَسْكُتْ.

۱۳۵۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ ((أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَ الْقَوْمَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جُنْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَتَنَادَوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا)).

۱۳۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَلْقَانِلْ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((عَجِبْتُ لَهَا فَبَحَثْتُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

۱۳۵۵- عُمَارَةُ بْنُ قَعْقَاعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے الحمد سے قرأت شروع کرتے اور چپ نہ رہتے (یعنی دعائے افتتاح نہ پڑھتے)۔

۱۳۵۷- روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس چڑھ گیا تو اس نے کہا الحمد سے مبارکاً فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کیلئے ہے بہت تعریف اور پاک اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات؟ کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تو میں نے ان کلمات کو کہہ دیا آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے تھے کہ کون ان میں کا اس کو اوپر لے جائے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)۔

۱۳۵۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے یہ کلمے کہے؟ تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر نے کہا کہ جب سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِتِّبَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ اِتِّبَانِهَا سَعِيًا

باب: نماز کے لیے وقار و سکون سے آنے کا بیان

۱۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعَوْنَ وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) .

۱۳۵۹- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

۱۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا ثُوبٌ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ)) .

۱۳۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے فرض نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے آؤ جو ملے پڑھو اور جو فوت ہوا سے پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے۔

۱۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) .

۱۳۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو تم سکون سے آؤ۔ جو حصہ نماز کا تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اس کو مکمل کر لو۔

۱۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۳۶۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کی

(۱۳۵۹) نوٹی نے کہا سب نمازوں کا یہی حکم ہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فاسمعوا الی ذکر اللہ وہاں بھی سعی سے مراد آہستہ چلنا ہی ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہو گیا پس ضروری ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھے۔ اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اس کو پورا کر لو اس سے حنیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت ہو نیک خوف ہو جب بھی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کو نہ پھاندا ضروری نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعیؒ اور جمہور علماء سلف و خلف کا قول ہے کہ جو امام کے ساتھ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب اس کے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لیے کہ آخر رکعتوں میں سورت پڑھتے ہیں اور قوی دینی مذہب اول ہے اور یہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضاء بمعنی ادا ہے۔ یہی جواب جمہور نے حنیہ کو دیا ہے نہ یہ کہ وہ نماز قضائے جزا اول ہے۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں قضیت حق فلان یعنی میں نے فلا نے کا حق ادا کر دیا۔

تکبیر ہو تو تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو تجھے ملے اور ادا کر جو تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے۔

۱۳۶۳- عبد اللہ بن ابو قتادہ نے کہا کہ ان کے باپ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ نے لوگوں کی کھڑ بڑ سنی تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے کہ) کیا حال ہے تمہارا؟ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تم نماز کو آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پوری کر دو۔

۱۳۶۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

ﷺ ((إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْغُ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْشِيَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلُّ مَا أَدْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا سَبَقَكَ))۔

۱۳۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلْبَةً فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَغَالِبُكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا))۔

۱۳۶۴- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ

۱۳۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)) وَ قَالَ ابْنُ حَابِمٍ ((إِذَا أُقِيمَتِ أَوْ نُودِيَ))۔

۱۳۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ ((حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ))۔

باب: نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں

۱۳۶۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقيمت الصلوة ہے یا نودی ہے۔

۱۳۶۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو جب میں نکلوں۔

(۱۳۶۵) یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ رہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو۔ سبحان اللہ اپنی امت پر نبی امی کی کیا شفقت ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جائے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو۔ اور عام علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور حضرات انس کی عادت تھی کہ جب مؤذن قدامت الصلوة کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوة کے وقت کھڑے ہوں اور قدامت الصلوة کے وقت امام تکبیر تحریر باندھے اور جمہور علماء کا از سلف تا خلف یہ قول ہے کہ مؤذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریر نہ باندھی جائے۔ نووی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۱۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا ((مَكَانَكُمْ)) فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطَفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا.

۱۳۶۷- ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرت کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرتؐ نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر کو لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطَفُ الْمَاءُ فَصَلَّى بِهِمْ.

۱۳۶۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ.

۱۳۶۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت اپنی جگہ کھڑے ہوں۔

۱۳۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَدِّنُ إِذَا دَخَضَتْ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

۱۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ حضرت تشریف لاویں۔ جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھ لیتے تب تکبیر کہتے۔

(۱۳۶۷) شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمادیا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ آوے تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی۔ غرض کہ ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت سے ہے۔

(۱۳۷۰) نوویؒ نے کہا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بلالؓ دیکھتے رہتے ہوں گے حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہوں گے۔ جب حضرت بلالؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہیں انہوں نے تکبیر شروع کی اور لوگوں نے جب حضرت کو دیکھا کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب صفیں برابر ہو چکیں اپنی جگہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں مردی ہو وہ قضیہ اتفاقیہ ہوا جو ان کے واسطے بیان ہو۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

۱۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۳۷۱- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اس نے وہ نماز پالی۔

۱۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس کو مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

۱۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَنَافِعٍ فِي حَدِيثٍ أَحَدٌ مِنْهُمْ ((مَعَ الْإِمَامِ)) وَفِي حَدِيثٍ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ ((فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا)).

۱۳۷۳- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث بھی ایک اور سند سے مروی ہے صرف اتنا اضافہ ہے کہ گویا اس نے پوری نماز پائی۔

۱۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

۱۳۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو ایک رکعت صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

(۱۳۷۱) اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مگر کافر اس وقت اسلام لایا یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اس پر فرض ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پا چکا۔ اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اس سے ناقط ہو گئی تیسرا یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کر لی اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز ادا کر لے اور قضاء نہ ہوئی۔

(۱۳۷۲) جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت میں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اس کو ثواب جماعت کا مل گیا یا اس نماز کا فرض پورا ہو چکا یا ادا ہوئی قضاء نہ ہوئی اور باقی رکعتیں ضرور ادا کرے کذا قال النووی۔

(۱۳۷۳) مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اس کی صحیح ہوئی اور باطل نہیں ہوئی۔ یہی نہ سب ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء سلف و خلف کا اور خلاف حنفیہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اس کا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب کا اتفاق ہے۔

۱۳۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَذْرَكَهَا)) وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ.

۱۳۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

۱۳۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ)).

۱۳۷۸- عَنْ مُعْتَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمِرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۱۳۷۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اغْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَخِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۱۳۷۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اس نے وہ نماز پالی اور سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

۱۳۷۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۳۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پائی تو گویا اس نے نماز پالی اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل ایک رکعت پالی تو گویا اس نے نماز پالی۔

۱۳۷۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : پنجگانہ اوقات نماز کا بیان

۱۳۷۹- ابن شہاب زہریؒ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک جبرئیل اترے اور انھوں نے امام ہو کر رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ سمجھ کر کہو تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا میں نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جبرئیل اترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ۔ حساب کرتے تھے پانچ نمازوں کا اپنی انگلیوں پر۔

(۱۳۷۹) نوویؒ نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں مگر جابر اور ابن عباسؓ کی روایتوں میں اوقات مذکور ہیں جن کو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہاں راوی نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کر لے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے۔

۱۳۸۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ أَحْرَمَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَحْرَمَ الصَّلَاةَ
يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مُسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ
عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا
تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوْ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ
أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ
الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بِشِيرٍ مِنْ أَبِي
مُسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳۸۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ
وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۱۳۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئْ

۱۳۸۰- ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز عصر میں دیر
کی۔ سو ان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن
شعبہ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی کوفہ میں تو ان کے پاس
ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ
کیا کیا؟ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبریل علیہ السلام اترے اور نماز
پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی
پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز پڑھی پھر نماز پڑھی
اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی انھوں نے اور حضرت نے
بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی؟ پھر فرمایا جبریل
نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے
خداوند جلیل نے بانزال جبریل اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم
اس میں تاخیر کیوں کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبدالعزیز نے عروہ
سے کہ اے عروہ! تم کیا کہتے ہو کیا جبریل نے آنحضرت کو
اوقات نماز تعلیم فرمائے؟ عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی
مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے۔

۱۳۸۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے آگن
میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے نہ پاتی تھیں۔

۱۳۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج

(۱۳۸۱-۱۳۸۰) ﷺ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر نماز سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوئی تھی فوراً ان پر مواخذہ
کیا گیا اور ایک یہ ایام بد انجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام بھی جانتے نہیں کہ نماز کیا چیز ہے امراء تو کبھی بھولے سے قبلہ کا رخ نہیں
کرتے۔ اور اس روایت میں ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبریل نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کی ہیں اور ایک دن
آخر وقت مستحب میں پھر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہو تو استدلال عروہ کا کیوں کر درست ہو گا۔ مگر
اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی۔ اب استدلال انکا صحیح ہو گیا کہ اس قدر تاخیر جائز نہیں۔

میرے حجرہ میں چمکتا تھا۔

۱۳۸۳- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اوپر نہ چڑھتی تھی۔

۱۳۸۴- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

۱۳۸۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکے تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے۔ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے۔ پھر جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو پھر جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشاء پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے آدھی رات تک۔

۱۳۸۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا کہ ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا وقت مستحب باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت مستحب عشاء کا باقی رہتا ہے

الْفَيءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرَ الْفَيءُ بَعْدُ.

۱۳۸۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَتْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرَ الْفَيءُ فِي حُجْرَتِهَا

۱۳۸۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةً فِي حُجْرَتِي

۱۳۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ))

۱۳۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطَ قَوْزُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى

(۱۳۸۳) معلوم ہوا کہ صحن آپکا چھوٹا تھا اور دیواریں اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایہ دیوار ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ صحن میں رہتی تھی بعد اس کے اوپر چڑھ جاتی تھی۔

(۱۳۸۵) یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ اوقات خمس ان کے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے اور وقت اور اس کا صبح تک ہے جیسا کہ ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے۔

نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ))

جب تک کہ رات آدمی نہ ہو اور وقت فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔

۱۳۸۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعَهُ مَرَّتَيْنِ.

۱۳۸۷- حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۳۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ مَا لَمْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَكَ عَنْ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ))

۱۳۸۸- عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدمی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدمی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکاوٹ اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیگوں میں نکلتا ہے۔

۱۳۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ ((وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَيَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ

۱۳۸۹- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا تو فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت جب ہے کہ آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اس کا اوپر کا کنارہ ڈوب نہ جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب ہوتا ہے کہ آفتاب ڈوب جائے

(۱۳۸۸) ☆ نووی نے کہا کہ شفق سے مراد وہ سرفی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہاء کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور عزمی اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل لغت کا کہنا ہے کہ مراد اس سے وہ سفیدی ہے جو بعد زوال سرفی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول رائج ہے چنانچہ اس بارے میں نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کئے ہیں۔ اور شیطان کے سیگوں سے یا تو اس کی جماعت اور گھروالے مراد ہیں یا اس کا ایک کنارہ مراد اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ کئی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اس مردود کو ہوئے اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز کو منع فرمایا۔

جب تک کہ شفق نہ ڈوبے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔

۱۳۹۰- عبد اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔

۱۳۹۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر حکم دیا انھوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف۔ پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔

مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔ عشاء کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا اقامت کہی۔ فجر کی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے اور عشاء پڑھی تہائی رات کے بعد اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی۔ پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں تنہاری نماز کا وقت ہے۔

الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ)).

۱۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجَسْمِ.

۱۳۹۱- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((لَهُ صَلَّ مَعَنَا هَذَيْنِ)) يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَضَاءُ نَفِيقَةٍ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أُخْرَاهَا فَوَقَّى الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ السَّائِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ))

(۱۳۹۰) ☆ نووی نے کہا کہ اگرچہ اس حدیث کو موافقت صلوٰۃ سے کچھ قطع نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اس لیے ذکر کر دی کہ عبد اللہ بن عمرو کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کے کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریض کے لیے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہیں۔

(۱۳۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت بھی دراز ہے۔ ایسا تک نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اس کے جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر نماز کے وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجائے۔

۱۳۹۲- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مُوَاقِفِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((اَشْهَدُ مَعَنَا الصَّلَاةَ)) فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسِ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ قَوْرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيَضاءَ نَيْفَةً لَمْ تَحْاطِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قِيلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكٌّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((أَتَيْنَ السَّائِلُ مَا يَتَيْنِ مَا رَأَيْتَ وَقْتُ))

۱۳۹۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مُوَاقِفِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْتَهَى الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخْرَجَهُ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ

۱۳۹۲- بریدہ نے کہا کہ ایک شخص نبی کے پاس آیا اور نماز کے وقتوں کی بابت پوچھنے لگا آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو۔ پھر بلال کو حکم کیا انھوں نے اذان دی تاریکی میں پھر صبح کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھلا۔ پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب شفق ڈوبی۔ پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر ان کو ظہر کا حکم کیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید تھا کہ اس میں زردی نہ ملنے پائی تھی۔ پھر ان کو مغرب کا حکم کیا قبل اس کے کہ شفق جانے پائے پھر ان کو عشاء کا حکم کیا جب ثلث لیل گزر گئی یا اس سے کچھ کم۔ شک کیا حری نے اس میں (جو راوی حدیث ہیں) پھر صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ ساکل؟ پھر فرمایا اس کے درمیان میں جو تم نے دیکھا ہے سب وقت ہے۔

۱۳۹۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ساکل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپ نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لیے کہ آپ کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تھے پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا پھر ان کو حکم کیا اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشاء جب ڈوب گئی شفق۔ پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت۔ پھر تاخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ

اَحْمَرْتُ الشَّمْسُ ثُمَّ اَحْمَرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَحْمَرُ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اَصْبَحَ فَذَعَا السَّائِلَ فَقَالَ ((الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ))

ہو گیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشاء کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی پھر صبح ہوئی اور مسائل کو بلایا اور فرمایا نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

۱۳۹۴- عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ سَمُرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

۱۳۹۳- ابو موسی رضی اللہ عنہ نے وہی روایت کی جو اوپر تشریح کی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظَّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان

۱۳۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ))

۱۳۹۶- عَنْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

۱۳۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۳۹۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ)) قَالَ عَمْرُو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۱۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انھوں نے ابن مسیب سے اور ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند۔

۱۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ))

۱۳۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۳۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے اس لیے نماز کو ٹھنڈا کرو۔

۱۳۹۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ))

۱۴۰۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَدْنَى مُؤَدَّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبرِدْ أَبرِدْ)) أَوْ قَالَ ((انتظر انتظر)) وَقَالَ ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فِيهِ التَّلَوَّلَ

۱۴۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَكَيْتُ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلُ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَهِيَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيرِ))

۱۴۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ)) وَذَكَرَ ((أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ))

۱۴۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَالَتْ النَّارُ رَبِّ أَكَلُ بَعْضِي بَعْضًا

مردی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

۱۴۰۰- ابو ذرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ ابو ذرؓ نے کہا یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لیے۔

۱۴۰۱- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے شکایت کی اور عرض کی کہ اے رب! کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی۔

۱۴۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کر لو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے اور ذکر کیا کہ آگ نے اپنے رب سے شکایت کی تو اس کو ایک سال میں دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں۔

۱۴۰۳- ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے میرے رب! میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو کھا گیا

(۱۴۰۰) ☆ یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ نیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اس کا سایہ نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جائے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک شمس کے بعد پڑھی ہو اس لیے کہ اگر یہ ہو تا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ آسان تھا بخلاف ٹیلوں کے سایہ کے۔

(۱۴۰۳) ☆ نو دہائی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اور اک اور قوت نظم دی ہے کہ اس نے اپنے لئے

سو مجھے دو سانسوں کی اجازت دے؟ پس اسے دو سانسوں کی اجازت دی۔ ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو جو پاتے ہو تم سردی سے وہ جہنم کی سانس ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سے وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے۔

باب: جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی

چاہیے

۱۴۰۴- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا۔

۱۴۰۵- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے شکایت کی رسول اللہؐ سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

۱۴۰۶- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سخت ددپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۴۰۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا۔

قَادِنٌ لِّيَ أَنْفَسٍ قَادِنٌ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَهْرٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ خُرُورٍ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا ذَخَضَتِ الشَّمْسُ

۱۴۰۵- عَنْ حَبَابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

۱۴۰۶- عَنْ حَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زَهِيرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ يَسْطُو ثَوْبَهُ فَسَحَدَ عَلَيْهِ.

ظہر سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دو روز اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔ ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراہام شروع ہے ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک اہلبیت ماکلی کے اور صلوٰۃ جمعہ میں ابراہام جمہور کے نزدیک شروع نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک۔

(۱۴۰۴) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ظہر کا اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۴۰۵) ☆ شاید یہ لوگ خواہاں ہو گئے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرمائیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالْعَصْرِ

۱۴۰۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قِيَّةَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي.

۱۴۰۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

۱۴۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قَبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۱۴۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

۱۴۱۲- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارَةٌ بِحَنَابِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقَمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا))

باب : عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

۱۳۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ قصبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۰۹- انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی بیان کی ہے۔

۱۳۱۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نماز عصر پڑھ کر قباء کو جاتے تھے اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

۱۳۱۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۳۱۲- علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پاس تھا پھر جب ہم لوگ ان کے یہاں گئے تو انھوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انھوں نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونٹیں مارتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

(۱۳۱۰) مدینہ کے بعض بلند کنارے آٹھ میل تک تھے اور بعض دو میل تک اور قباء مدینہ سے تین میل ہے۔

(۱۳۱۱) نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد میں نماز عصر بہت اول وقت ہوتی تھی اور یہی افضل ہے۔

۱۴۱۳- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

۱۴۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْتَصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمْةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَتَخَرَّجَ حَزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَخْضُرَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْحَزُورَ لَمْ يَتَخَرَّجْ فَخَجَرَتْ ثُمَّ قَطَعَتْ ثُمَّ طَبَّخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۱۴۱۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَخَرَّجَ الْحَزُورُ فَتَقَسَّمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ نَطْبِخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ.

۱۴۱۶- عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَتَخَرَّجُ الْحَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدُ الْعَصْرَ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

بَابُ التَّغْلِيطِ فِي تَقْوِيتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ
۱۴۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۴۱۳- ابوالامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر پڑھی پھر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے میرے چچا! یہ کونسی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)۔

۱۴۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہو چکے تو بنی سلمہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ پھر آپ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کانا گیا اور پکایا گیا اور ہم نے اس میں سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھایا۔

۱۴۱۵- رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح ہوا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور قبل غروب آفتاب کے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

۱۴۱۶- اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی اس میں فقط اتنا ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم اونٹ کو ذبح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

باب: عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان
۱۴۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

(۱۴۱۳) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہرے کم میں نہیں ہو سکتے اور اس حدیث سے دعوت کا قبول کرنا ثابت ہوا خواہ اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ))
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔

۱۴۱۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَرُو يَتْلُغُ بِهِ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ.
 اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۴۱۹- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ))
 سالم بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے گھر والے اور اس کا مال تباہ ہو گیا۔

باب الدَّلِيلُ لِمَنْ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

۱۴۲۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتِيَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ))
 علی رضی اللہ عنہ نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انھوں نے روکا اور ہم کو نماز وسطیٰ (یعنی نماز عصر) سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

۱۴۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
 مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَبُ هِيَ كَيْتَبُ نَبِيِّ أَرَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۲۰) حجتہ نو دہائی نے کہا ابن مسعود کی روایت میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جو قرآن میں مذکور ہے کوئی نماز ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبید سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی ہے قول اکثر علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد ہیں۔ اور ماوردی نے لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اس لیے کہ احادیث اس بارہ میں صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہیں اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اس لیے کہ ان کو احادیث عصر کی نہیں پہنچی اگر پہنچی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اس لیے کہ اصل مذہب ان کا اجتماع احادیث ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور ربیع بن افس اور مالک اور شافعی اور حمور شافعیہ وغیرہم سے۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ اور عبد اللہ بن شداد سے۔ اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قیس بن ذویب نے کہا کہ وہ مغرب ہے اور ان لوگوں کے سوا کسی نے کہا کہ وہ عشاء ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ میں سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اس کا علم نہیں اور بعضوں نے کہا پنجوں نمازیں وسطیٰ ہیں۔ نقل کیا یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور ان سب قولوں میں دو قول صحیح ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صبح تر عصر ہے بہب ورود احادیث صحیحہ صریحہ کے۔ اور جس نے جمعہ کہا اس کا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پنجوں نمازیں ہیں وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہے۔

نے فرمایا یوم احزاب کے دن کہ کافروں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں یا پیڑوں کو آگ سے بھرے۔ شعبہ کو گھروں اور پیڑوں میں شہ ہو گیا۔

۱۴۲۳- قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۴۲۴- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے۔ ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچواں سال ہوا ہے) خندق کے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا ان کی قبروں اور پیڑوں کو اللہ آگ سے بھر دے۔

۱۴۲۵- علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے باز رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے بیچ میں عصر کی نماز کو پڑھا۔

۱۴۲۶- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا۔ سو فرمایا آپ نے کہ انھوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اللہ ان کے پیڑوں میں اور قبروں میں آگ بھر دے یا فرمایا حسی اللہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ يُبَوِّتَهُمْ أَوْ يُطَوِّنَهُمْ)) شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْيُبُوتِ وَالْبَطُونِ.

۱۴۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يُبَوِّتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشْكُ

۱۴۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرُصِ الْعُخْدَقِ ((شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُبَوِّتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَيُطَوِّنَهُمْ نَارًا)).

۱۴۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ يُبُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۴۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَبَسَ الْمَشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) أَوْ قَالَ ((حَسَا اللَّهُ أَجْوَاهَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)).

(۱۴۲۵) یہ تاخیر سبب انہوں نے اور کیا سبب اشتغال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا۔ اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور مؤطا میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئیں اور اور کتابوں میں ہے کہ چاروں نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور تطہیق اس میں یوں کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تھا اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہو گا ایک بار ایسا ایک بار دیا۔

۱۴۲۷- عَنْ أَبِي يُوسُفَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مِصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ آيَةَ فَأَذِّنِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَذْنَتَهَا فَاكْمَلْتُ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۷- ابو یوسف جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہؓ کے یعنی آزاد کردہ غلام انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت حافظوا علی الصلوات پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی و صلوة العصر وقوموا لله قانتین یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۱۴۲۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ ((حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى)) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقِي لَهُ هِيَ إِذْنُ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَحْبَبْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۴۲۸- براء بن عازبؓ نے کہا کہ اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات والصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر یہ منسوخ ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی (یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی) تو ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا تھا غرض کہ اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطیٰ یہی نماز عصر ہے تو براءؓ نے کہا میں تو تم کو بتلا چکا ہوں کہ یہ کیوں کر اتری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

۱۴۲۹- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بَعَثَ حَدِيثَ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

۱۴۲۹- مسلم نے کہا روایت کی یہ ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے انھوں نے اسود بن قیس سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انھوں نے پڑھا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے یعنی جو اوپر گزری۔

۱۴۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْحَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أَصْلِي

۱۴۳۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطابؓ خندق کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر

الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا)) فَزَلْنَا إِلَى يُطْحَانَ فَنَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۱۴۳۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِعِلَّةٍ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاتِي الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا

۱۴۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَهِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ)).

۱۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزُّنَادِ.

۱۴۳۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى

کی نماز پڑھی ہو یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکر ٹیلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۴۳۱- یحییٰ بن کثیر سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان

۱۴۳۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں (یعنی حفاظت کے لیے) اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے۔ اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۴۳۳- ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ باقی ابوالزناد کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۴۳۴- جریرؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بے

(۱۴۳۲) اس حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۴۳۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روایت باری تعالیٰ کی جانب فوق میں ہوگی اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں رد ہو گیا قول جمہان ناپاک کا جو منکران فوق ہیں اور نو دئی نے لکھا ہے کہ دیدار الہی علیہ

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ حَرِيرٌ وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكَيْعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَعْرِضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ)) وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ حَرِيرٌ

۱۴۳۶- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَيَزَعَاهُ قَلْبِي.

۱۴۳۷- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شك تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو۔ ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہو گے اس کے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہو سکے تو نہ بار و سورج نکلنے کے قبل کی نماز میں اور سورج غروب ہونے کے قبل کی نماز میں یعنی فجر اور عصر میں۔ پھر جریرؓ نے یہ آیت پڑھی (یعنی پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے)۔

۱۴۳۵- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے انھوں نے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے آگے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ آیت اور جریر کا نام نہیں لیا۔

۱۴۳۶- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہو گا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ سو بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے۔

۱۴۳۷- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نہ ہو گا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں اس کی گواہی

خاص ہے مومنوں کے ساتھ۔ غرض کہ کفار اس سے محروم رہیں گے اور ایسے ہی منافقین بھی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جمہور اہل سنت۔

دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے بھی سنا ہے یہ نبی سے کہ فرماتے تھے ایسے اسی مکان میں جہاں سے تم نے آپ سے سنا ہے۔

۱۴۳۸- ابو بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (ظہر، عصر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔

۱۴۳۹- ہمام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مغرب کا اول وقت غروب شمس

سے ہے

۱۴۴۰- سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

۱۴۴۱- رافع کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی)۔

۱۴۴۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۴۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور لڑکے سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا آپ نے

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۱۴۳۸- عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى الْبُرْذَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۴۳۹- عَنْ هَمَّامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَسَبًا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَا ابْنُ أَبِي مُوسَى.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۱۴۴۰- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۴۴۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيٍّ.

۱۴۴۲- حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ.

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا

۱۴۴۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى النُّعْمَةُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ رَسُولُ

اللہ ﷺ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ
((مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ))
وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ
حَرْمَلَةُ فِي زَوَائِدِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذَكَرَ لِي أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ
تَنْزُرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّلَاةِ)) وَذَلِكَ
حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۱۴۴۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الرَّهْرِيِّ وَذَكَرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ

۱۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
أُعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى
ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ ((إِنَّهُ لَوْفَتْهَا لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ
عَلَى أُمَّتِي)) وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ
يَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي.

۱۴۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا
نَذَرِي أَشْيَاءَ شَعَلَتْ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ
حِينَ خَرَجَ ((إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا
يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَنْقُلَ عَلَى
أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ أَمَرَ
الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى.

مسجد والوں سے جب نکلے کہ سوا تمہارے کوئی اس نماز کا انتظار
نہیں کرتا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ
لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔ حرمہ نے اپنی روایت میں
یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنی راوی
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ
جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا تقاضا
کرو اور یہ تب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا۔

۱۳۴۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۳۴۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک
رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر لگائی یہاں تک کہ
رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر آپ
نکلے اور فرمایا اس کا وقت یہی ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں
اپنی امت پر مشقت نہ ڈالوں۔ اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے
کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی۔

۱۳۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم ایک دن
ٹھہرے رہے نماز عشاء کے واسطے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے
تھے پھر آپ ہماری طرف نکلے جب تہائی رات گزر گئی یا اس کے
بعد پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ کو اپنے گھر میں کچھ کام ہو گیا تھا یا
کچھ اور تھا۔ پھر فرمایا آپ نے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے
ایسی نماز کا کہ تمہارے سوا کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا تھا
اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ اسی وقت یہ
نماز پڑھا کرتا۔ پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی اور آپ
نے نماز پڑھی۔

(۱۳۴۵) یہ جو فرمایا کہ اس کا وقت یہی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ نصف لیل تک تاخیر
کرنا روا ہے اور ثلث تک وقت مختار ہے۔ چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے۔

۱۴۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَفَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَفَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((لَيْسَ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ))

۱۴۴۸- عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنْكُمْ لَمْ تَرَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ)) قَالَ أَنَسُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِبْصَعَهُ الْيُسْرَى بِالْجَنْصَرِ.

۱۴۴۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبٌ مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ.

۱۴۵۰- عَنْ قُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

۱۴۵۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّيْفِيَةِ نَزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاقَبُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۴۴۷- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا زمین والوں میں سے کوئی بھی آج کی رات اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے۔

۱۴۴۸- ثابت نے کہا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دیر کی عشاء میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک پھر آپ آئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو (یعنی ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انسؓ نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک جو چاندی کی تھی اور انھوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

۱۴۴۹- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہو گئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اور وہ چاندی کی تھی۔

۱۴۵۰- قرۃ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں نے ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا کہ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔

۱۴۵۱- ابو موسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آئے تھے یہ سب بقیع کی کنکریلی زمین میں اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی۔ سو

عَنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَاقِقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَهُوَ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أُغْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى أَتَاهَا اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ ((عَلَى رَسُولِكُمْ أَغْلِمَكُمْ وَأَنْبِشِرُوا أَنْ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرَكُمْ)) أَوْ قَالَ ((مَا صَلَّيْتُ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ)) ثَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرَجِحَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۴۵۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ النَّبِيُّ يَقُولُهَا النَّاسُ النِّعْمَةُ إِمَامًا وَجَلُّوا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أُغْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَنَا أَنْ يَقْطُرَ رَأْسُهُ مَاءً وَأَضِغَا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرِهِمْ أَنْ يُصَلُّوها كَذَلِكَ)) قَالَ فَاسْتَنْبْتُ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدِهِ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ

ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرتؐ کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوئی اور رات نصف کے قریب ہو گئی پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا راٹھرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا احسان یہ تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے کون سی بات کہی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے سننے کے سبب خوشی خوشی واپس پھرے۔

۱۴۵۲- ابن جریر نے کہا میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ لہام ہو کر خواہ تنہا؟ سو عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک رات نبیؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر عمر بن خطابؓ نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا)۔ پھر عطاء نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ گویا کہ میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا آپ اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کرتے۔ ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطاء سے کیفیت پوچھی کہ نبیؐ نے اپنے سر پر ہاتھ کیوں کر رکھا تھا اور ابن عباسؓ نے تم کو کیوں کر بتایا تھا؟ سو عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں پھر اپنی

۱۴۵۲) سر پر ہاتھ رکھنے کی دقت جو ابن جریر نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کی خصائص تھیں

عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ حَبَّهَا يُبْرِئُهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَتْ إِنْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يُقْصَرُ وَلَا يَبْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذَكَرَ لَكَ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْتَبِذَ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصْلِيَهَا إِمَامًا وَخَلَوَا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلْتَبِذَ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خَلَوَا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلَّاهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً.

۱۴۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ.

۱۴۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ.

۱۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِلَّا بِهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُغْلِبُونَ بِالْبَابِ)).

۱۴۵۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ

انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھر ایہاں تک آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے۔ پھر آپ کا انگوٹھا کہنی تک اور ڈاڑھی کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز پر نہ پڑتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انھوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ انھوں نے اس رات میں عشاء میں کتنی دیر کی کہا میں نہیں جانتا پھر عطا نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسی وقت نماز پڑھا کر دوں امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا ہے اس کو نبی نے اس رات میں اور اگر تم پر بار گزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کیا کرو نہ جلدی نہ دیر کر کے۔

۱۴۵۳- جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے تھے۔

۱۴۵۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز ہلکی پڑھتے تھے اور ابو کامل کی روایت میں تخفیف کا لفظ ہے اس کے معنی بھی وہی ہیں۔

۱۴۵۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تم پر گنوار لوگ غالب نہ ہوں کہ منادیں تمہاری نماز عشاء کے نام کو۔ اس لیے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں (یعنی اسی وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

۱۴۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں۔ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لیے کہ وہ اونٹیوں

اور فضائل میں یہ بات ہے کہ اپنے نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے۔

(۱۴۵۶) یعنی عشاء کی نماز کو عشاء ہی کہو جسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ

اللَّهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تَغْنِمُ بِحِلَابِ الْبَابِلِ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالصُّبْحِ فِي
أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيسُ وَبَيَانُ قَدْرِ

الْقِرَاءَةِ فِيهَا

۱۴۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ
الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفَعَاتٍ بِمَرُوطِهِنَّ
لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

۱۴۵۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ نِسَاءُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفَعَاتٍ بِمَرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ
إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يَعْرِفْنَ مِنَ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ

۱۴۵۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ بِمَرُوطِهِنَّ مَا
يَعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رَوَاتِهِ
مُتَلَفَعَاتٍ.

۱۴۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ إِذَا

کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

باب: صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی
قرأت کے بیان میں

۱۴۵۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ پھر اپنی چادروں میں لپی ہوئی لوٹتی تھیں کہ انکو کوئی نہیں
پچانتا تھا (یعنی نماز کے بعد اتنا اندھیرا ہوتا تھا)۔

۱۴۵۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن
بیبیاں اپنی چادروں میں لپی ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اور
پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور نبی کے سویرے نماز پڑھ
لینے کے سبب سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

۱۴۵۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی
چادروں میں لپی ہوئی جاتی تھیں اور اندھیرے میں پہچانی نہ جاتی
تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفعات کہا ہے۔ اس کے
معنی بھی وہی لپی ہوئیں کے ہیں۔

۱۴۶۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز
دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا
کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور

پھر گنوار لوگ اونٹنیوں کے دوہ دوہنے میں دیر کرتے تھے اس لیے وہ عشاء کی نماز کو عتہ کہتے ہیں۔

(۱۴۵۷) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور امام مالک اور امام شافعی اور احمد اور
بخاری کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے عورتوں کا نماز میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اگر قنہ کا کچھ خوف نہ ہو۔

(۱۴۶۰) اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بحر و غروب آفتاب اور عشاء میں جماعت کے حضور اور ان کی
خاطر داری ضروری ہے۔

وَجِبَتْ وَالْعِشَاءُ أَحْيَانًا يُؤَخَّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجَّلُ
كَانَ إِذَا رَأَاهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَأَاهُمْ قَدْ
أَبْطَلُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحُ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِهَا بَغْلَسَ

۱۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمَثَلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ

۱۴۶۲- عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِيَّ يَسْأَلُ أَبَا بَرزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ
فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يَبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ
يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُجِبُ النَّوْمُ
قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثُ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ
بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ
تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى
أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبُ لَا
أَذْرِي أَيَّ حِينَ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ
فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ
وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسُّتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

۱۴۶۳- عَنْ بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ

مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے
اور کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول
وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور
صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

۱۳۶۱- محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں
دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر سے پوچھا تو انھوں نے وہی روایت بیان
کی جو ابھی اوپر گزری ہے جس کو غندر نے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۲- سیار بن سلامہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ
پوچھتے تھے ابو برزہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال؟ شعبہ نے کہا
کیا تم نے ابو برزہؓ سے سنا؟ انھوں نے کہا کہ گویا میں ابھی سن رہا
ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے)۔ پھر سیار نے کہا کہ میں نے اپنے باپ
کو سنا کہ وہ ابو برزہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال پوچھتے تھے تو
انھوں نے کہا کہ آپ پر وہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدمی رات
تاخیر ہو جائے اور اس سے پہلے سونے کو اچھانہ جانتے تھے اور نہ
اس کے بعد باتیں کرنے کو۔ شعبہ نے کہا کہ میں پھر ان سے (یعنی
سیار سے) ملا اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ظہر اس وقت پڑھتے تھے
جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ آدمی جاتا (یعنی عصر کی
نماز کے بعد) مدینہ کے کنارے تک اور آفتاب میں گرمی رہتی اور
کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا۔ میں نے ان سے پھر
ملاقات کی اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ
نماز کے بعد آدمی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اس کو
پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

۱۳۶۳- ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱۳۶۲) عشاء سے پہلے سونے کو اس لیے کر دیا جانتے تھے کہ اس میں نماز قضا ہونے یا مختار عمدہ وقت کے نکل جانے کا احتمال ہے اور اس
کے بعد باتوں کو اس لیے برا جانتے تھے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اٹھ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب سے دن کے ضروری کاموں میں
خرج ہو۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضُ
تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا
يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ
ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثَلَاثَ اللَّيْلِ.

۱۴۶۴- عَنْ بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ
النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي
صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْآيَةِ إِلَى السُّنَنِ وَكَانَ
يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضَنَا وَجْهَهُ بَعْضًا.

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا
الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخْرَجَهَا

الْإِمَامُ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ
يُتِمُّكَ عَلَيْكَ أَمْرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ
عَنْ وَقْتِهَا)) أَوْ يُعَيِّشُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ
فُلَيْتٌ فَمَا أَجَبَنِي قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْهَا
فَإِنْ أَذْرَكَتَهُمْ مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ))
وَلَمْ يَذْكُرْ حَلْفَ عَنْ وَقْتِهَا.

۱۴۶۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ
((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرَاءُ

علیہ وسلم پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدمی رات تک تاخیر
ہوتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا
جانتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں ان سے پھر ملا تو انھوں نے کہا یا
تہائی رات تک۔

۱۴۶۴- ابو بزرہ اسلمی کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز
تہائی رات میں پڑھتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے
بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے اور نماز فجر میں سو آیتوں سے
ساتھ تک پڑھتے اور ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ایک دوسرے کا
چہرہ پہچان لیتا۔

باب: عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب
امام ایسا کریں تو لوگ کیا کریں؟

۱۴۶۵- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم
کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ نماز آخر وقت
ادا کریں گے یا فرمایا نماز کو مار ڈالیں گے اس کے وقت سے؟
میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو
تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائیں گے اور خلف جو
راوی ہے اس نے عن وقتہا کا لفظ راویت نہیں کیا۔

۱۴۶۶- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے
فرمایا کہ اے ابو ذر! میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے کہ وہ نماز کو مار
ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر

(۱۴۶۵) نووی نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مکروہ ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کریں تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر
جماعت میں جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پھوٹ نہ پڑے اور فقہ کی نوبت نہ آئے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ عبادہ نہ کرے اس لیے
کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کی۔

پڑھ لیا کرنا۔ پھر اگر انھوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو وہ نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے اپنی نماز کو بچا لیا۔

۱۳۶۷- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہا مانوں اگرچہ ایک ہاتھ پیر کٹا ہو یا غلام ہو اور یہ کہ میں اپنے وقت پر نماز پڑھوں پھر اگر لوگوں کو پاؤں کہ وہ نماز پڑھ چکے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر لی اور نہیں تو وہ تیرے لیے نفل ہو گئی (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھی)۔

۱۳۶۸- ابو ذر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری رائے پر ہاتھ مارا کہ کیا کرے گا تو جب ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز میں دیر کریں گے اس کے وقت سے؟ تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو۔

۱۳۶۹- ابو العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن دیر کی اور عبد اللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی ڈال دی۔ وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا تو انھوں نے ہونٹ چبائے (یعنی افسوس اور غصہ سے) اور میری رائے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابو ذر سے پوچھا جیسے تم نے پوچھا سوائے انھوں نے میری رائے پر مارا جیسے میں نے تمہاری رائے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری رائے پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری رائے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لینا تو نے وقت پر۔ پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اس طرح جماعت

يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِيهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قُبِيهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ)۔

۱۴۶۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعًا أَلْطَافٍ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِيهَا ((فَإِنْ أَذْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ))۔

۱۴۶۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَجَذِي ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا)) قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِيهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أَقِيَمْتَ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ))۔

۱۴۶۹- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَأَ ابْنُ زَيْدٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَبِيحَ ابْنِ زَيْدٍ فَغَضَّ عَلَى شَفْتَيْهِ وَضَرَبَ فَجَذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَجَذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَجَذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَجَذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَجَذِي وَقَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِيهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَ الصَّلَاةَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي))۔

میں پھوٹ پڑے گی۔

۱۳۷۰- ابو ذرؓ نے کہا کہ کیا ہو گا جب تو باقی رہے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں اپنے وقت سے دیر کرتے ہیں؟ تو تم نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے۔ اس لیے کہ اس میں نیکی کی زیادتی ہے۔

۱۳۷۱- ابو العالیہ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن صامت سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا کہ عبد اللہ نے میری رائے پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے ابو ذرؓ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو انھوں نے بھی میری رائے پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مسنون وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ابو ذرؓ کی رائے پر ہاتھ مارا تھا۔

باب: نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی ترک ندامت

اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

۱۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے۔

۱۳۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونے کا سبب ہے۔

۱۴۷۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيَ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ قَبِهَا ثُمَّ إِنَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةٌ خَيْرٌ)) .

۱۴۷۱- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ نَصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَلْفَ أَمْرَاءَ فَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضْرَبَ فَجِدِّي ضَرْبَةً أَوْ جَمْعَتَيْنِ وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضْرَبَ فَجِدِّي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَبِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذِكْرٌ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضْرَبَ فَجِدَّ أَبِي ذَرٍّ)) .

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ

التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا

۱۴۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَخَذَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)) .

۱۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَفْضُلُ صَلَاةٍ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَخَذَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ

وَقَرَأَنَ الْفَجْرَ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا.

۱۴۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا))

۱۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ

خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ))

۱۴۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ

وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيَهَا وَحْدَهُ))

۱۴۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ

مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))

۱۴۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ

تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ))

۱۴۷۹- عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ((بِضْعًا

وَعِشْرِينَ)) وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ ((سَبْعًا

وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))

۱۴۸۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بِضْعًا وَعِشْرِينَ))

۱۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ

فَقَالَ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ

بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رَجُلٍ يَتَخَلَّفُونَ))

عَنْهَا فَأَمَرَ بِهِمْ فَيَحْرِقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزْمِ الْخُطْبِ

۱۳۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی

ہے۔

۱۳۷۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے

برابر ہے۔

۱۳۷۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز اکیلے کی پچیس نماز سے

افضل ہے۔

۱۳۷۷- ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ

افضل ہے۔

۱۳۷۸- ابن عمر نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے

ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

۱۳۷۹- ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں نہیں پرکھی

درجے روایت کی اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجے

روایت کی۔

۱۳۸۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ آپ نے میں پرکھی درجے فرمائے۔

۱۳۸۱- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو

کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم

کروں کہ نماز کی امامت کرے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز

میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر انکے

گھروں کو جلا دیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فریبہ جانور کی پائے تو

ضرور آئے مراد رکھتے تھے آپ نماز عشاء کو (یعنی نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سن کر دوڑتے ہیں)۔

۱۳۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر اس کا اجر جانتے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لے کر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

۱۳۸۳- ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں اور یہ بھی روایت کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگائیں اور ایک شخص کو حکم کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں سمیت گھروں کو جلا دوں (یعنی جو نماز میں نہیں آئے)۔

۱۳۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- عبد اللہؓ نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں ان کے حق میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جلا دوں ان لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

باب: جو شخص اذان کی آواز سنے اس پر مسجد میں آنا

واجب ہے

۱۳۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی

((يُوْتِهِمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ))۔

۱۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ))۔

۱۴۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزْمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرِّقَ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا))۔

۱۴۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ النَّاصِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ ۱۴۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ))۔

بابُ يَجِبُ إِيْتَانُ الْمَسْجِدِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

۱۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي

(۱۳۸۶) نوڈی نے کہا ہے کہ یہ ساکل عبد اللہ بن ام مکتومؓ تھے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور جمہور نے (یعنی جن کے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچھنے لگے

کھینچ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی پھر جب لوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہدایت کا راستہ ہے
۱۳۸۷- ابو الاحوص نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنی تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہیں) کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلتا تھا اور نماز میں ملتا تھا (یعنی رسول اللہ کے زمانہ میں) اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

۱۳۸۸- عبد اللہ نے کہا کہ جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے طریقے مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہی میں ہیں اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور

قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَأَجِبْ))

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى
۱۴۸۷- عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْنِشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهَدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ.

۱۴۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهَدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهَدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ

لہ کا مطلب یہ تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عذر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہیں فرمایا اور تائید جمہور کی اس طور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اس پر دلیل عثمان بن مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آئے گی۔

(۱۳۸۷) ان سب حدیثوں سے جماعت میں حاضر ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۳۸۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے۔

کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

باب: جب مؤذن اذان دے دے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت

۱۳۸۹- ابو الشفاء نے کہا کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

۱۳۹۰- ابو الشفاء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی یہ اس کو کہا جو بعد اذان کے مسجد سے باہر چلا گیا۔

باب: عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

۱۳۹۱- عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے کہا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے بعد مغرب اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا انھوں

رَجُلٍ يَنْطَهَرُ فَيَحْسِينُ الطَّهَوْرَ ثُمَّ يَعْبُدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِنْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ عَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَخْطُ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۴۸۹- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

۱۴۹۰- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَخْتَارُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْإِذَاانِ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

۱۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ

(۱۳۹۰) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نہ کر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا یا خانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر واپس آنے کی نیت رکھتا ہو۔

(۱۳۹۱) ☆ اس سے دونوں نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے باجماعت ادا کیں وہ لکھ

نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

۱۴۹۲- سہل بن حکیم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۴۹۳- جندب بن عبد اللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کرے گا اس کو نہ چھوڑے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دے گا (یعنی اگر اس کو ستاؤ گے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اس کا حق تلف کیا)۔

باب : عذر کے سبب سے جماعت کا

معاف ہونا

۱۴۹۴- انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا۔ جو آدمی اللہ کی ذمہ داری کو کسی چیز سے طلب کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۴۹۵- جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا لیکن اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا۔

الْمُعَرَّبُ فَقَعَدَتْ وَحْدَهُ فَقَعَدَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ))

۱۴۹۲- عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۴۹۳- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ ((فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيَذَرُكَ فَيَكُفُّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ

الْجَمَاعَةِ بِعُذْرٍ

۱۴۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يَذَرُكَ ثُمَّ يَكُفُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

۱۴۹۵- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ ((فَيَكُفُّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

اللہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا۔ سبحان اللہ سنت میں کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی۔

۱۴۹۶- عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ بِبَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أُسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَّ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مِصْلِي فَأَتَّحِذُهُ مُصَلِّي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا فَعَلْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ عَتَبَانُ فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْنَ تَجِبُ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ)) قَالَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى فَاجِئَةٍ مِنْ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَسْبُنَا عَلَى حَزِيرٍ صَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رَجُلَانِ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ فَائِلٌ مِنْهُمْ أَتَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّعَشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا

۱۴۹۶- عَتَبَانُ بْنُ جُوْنِي ﷺ كَ صَحَابِي هِيں اور بدر ميں حاضر هوئے هِيں اور انصار ميں سے هِيں وه رسول الله كى خدمت ميں حاضر هوئے اور عرض كى كه اے الله كے رسول! ميرى آنكهيين جاتى رهيں اور ميں اپنى قوم كى امامت كر تا هوں اور جب مينه برستا هے ناله آتا هے جو ميرے اور ان كے بيچ ميں هے تو ميں ان كى مسجد ميں نهيں جاسكتا كه ان كى امامت كروں اور اے الله كے رسول! ميرى آرزو هے كه آپ تشريف لائين اور ايك جگه (ميرے گهر ميں) نماز پڑھين تاكه ميں اسے نماز كى جگه مقرر كر لوں۔ تب رسول الله ﷺ نے فرمايا كه اچھا ميں ايسا هى كر دوں گا اگر الله نے چاہا۔ عَتَبَانُ نے كہا پھر صبح كو رسول الله ﷺ تشريف لائے اور ابو بكرؓ بهى آپ كے ساتھ تھے جب كچھ دن چڑھا اور رسول الله صلى الله عليه وسلم نے آواز دى اور ميں نے آپ كو بلايا اور آپ جب گهر ميں آئے تو بيٹھے نھيں اور فرمايا كه تم كهياں چاہتے هو كه ميں نماز پڑھوں تمھارے گهر ميں؟ انھوں نے كہا كه ميں نے ايك كو نايانايا اور آپ نے كھڑے هو كر الله اكبر كہا اور ہم سب آپ كے بيچھے كھڑے هو گئے اور آپ نے دور ركعت پڑھ كر سلام پھير اور ہم نے آپ كو روك ركھا تھا گوشت كى كڑى كے واسطے جو آپ كيلئے پكاى تھى۔ محلہ كے لوگ بهى آگئے يهاں تك كه كئى آدمى جمع هو گئے گهر ميں۔ سوان ميں سے ايك شخص نے كہا كه مالك بن دُحْسن كهياں هے؟ تو كسى نے كہا وه تو منافق هے الله اور اسكے رسول كو دوست نھيں ركھتا۔ تو رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه يہ نہ كہو اس كو تم نھيں ديكھتے كه وه لا اله الا الله كہتا هے اس كلمه سے الله كى

(۱۴۹۶) اس حديث ميں كئى فائدے هے۔ ايك يہ هے كه جب كسى سے وعدہ كرے تو انشاء الله كہے۔ دوسرے نيكوں كے ساتھ اور ان كى نشانين اور مقاموں سے بركت تلاش كرنا۔ تيسرے نيكوں كى جگه پر نماز ادا كرنا۔ چوتھے افضل شخص كا دعوت قبول كرنا اور اپنے سے كم درجہ والے كے گهر جانا۔ پانچويں عذر كى وجہ سے جماعت كا معاف هونا۔ چھٹے امام اور عالم كے ساتھ اس كے رفيق كا جانا۔ ساتويں باہر سے آنے والے كا گھر والے سے اجازت چاہنا۔ آٹھويں يہ كه پہلے عمدہ اور دين كے كام شروع كرتے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا كى۔ نوين نفل كا جماعت

قَالَ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُتَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِقِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.

۱۴۹۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَمِنَ مَالِكُ بْنُ الدُّعَشَنِ أَوْ الدُّعَشَيْنِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَخَلَفْتُ إِذْ رَجَعْتُ إِلَى عِثْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ

رضامندی چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے آگ پر اس کو جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کہنے سے اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس روایت کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے روایت کی ہے سوانحوں (یعنی حصین بن محمد انصاری) نے اس روایت کی تصدیق کی اور وہ یعنی حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

۱۳۹۷- محمود نے عثبان سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہاں ہیں مالک بن دشمن یا کہا دشمن؟ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں بیان کی۔ ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے تو انھوں نے کہا کہ میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو۔ سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے ویسی ہی بیان کر دی

لہ سے ادا کرنا۔ دسویں ان کی دو رکعت نماز کا بھی شکی ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ کا اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ گیارہویں اس کا مستحب ہونا کہ محلہ میں جب کوئی نیک شخص آئے تو اس سے ملنے کے لیے آنا اور اس کی زیارت سے مشرف ہونا اور اس کی صحبت سے فیض اٹھانا اور یہی حق ہے ہر عالم۔۔۔۔۔ دین دار کا تمام مسلمانوں پر۔ بارویں گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے۔ تیرہویں برے ذکر سے کسی کے لوگوں کو روک دینا۔ چودھویں یہ کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ کا قائل ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا۔

اس کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جو بخوف طول معرض تحریر میں نہ آ سکے۔ (نووی)

(۱۳۹۷) یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اس کے بعد اور احکام الہی بہت سے آئے ہیں۔

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ
أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ
فَرَأَيْتُ وَأَمُورٌ نَزَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ
اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

۱۴۹۸- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي
لَأَعْقِلُ مَحَّةً مَحَّتَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي
عَبْدَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاءَ الْحَدِيثُ إِلَيَّ قَوْلُهُ
فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ
وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ
وغيرها مِنَ الطَّاهِرَاتِ

۱۴۹۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ حَدَّثَهُ مُلَيْكَةُ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلْعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ
(قُومُوا فَأَصَلِّيْ لَكُمْ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں
فرض ہوئیں اور بہت سے احکام الہی اترے کہ جن کو ہم جانتے
ہیں کہ کام ان پر ختم ہو گیا۔ پھر جو یہ چاہے کہہ دھوکہ نہ کھائے تو
ضروری ہے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

۱۴۹۸- محمود بن ربیعؒ نے کہا کہ مجھے یاد ہے ایک کلی جو رسول
اللہ ﷺ نے ہمارے محلہ کے ڈول سے کی تھی اور محمودؒ نے کہا
روایت کی مجھ سے عقبانؒ نے کہ کہا انھوں نے کہ میں نے عرض
کی رسول اللہ ﷺ سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی
حدیث یہاں تک کہ عقبانؒ نے کہا کہ دو رکعت پڑھی آپ نے
ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لیے
جس کو جشیہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اس
کے بعد ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے۔

باب: نفل میں جماعت اور بورے وغیرہ پر
نماز پڑھنے کا بیان

۱۴۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی دادی نے
جن کا نام ملیکہ تھا رسول اللہ ﷺ کو ایک کھانے کے لیے بلایا جو
انھوں نے پکایا تھا۔ پھر حضرتؐ نے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو میں
تمہاری خیر و برکت کے لیے نماز پڑھوں۔ انس نے کہا کہ میں

(۱۴۹۸) جشیہ یہ ہے کہ گہوں کا ہار یک آٹا لیا اور اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکایا اور بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ محمودؒ نے کہا
کہ آنحضرتؐ نے میرے منہ پر کلی کی اور اس روایت میں جواز نکلا ملاظفت اور مزاج کا لڑکوں کے ساتھ ان کے دل خوش کرنے کو۔ اس
لئے کہ بچوں کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپؐ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو یاد رکھے گا۔
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۴۹۹) اس حدیث سے ثابت ہوا دعوت کا قبول کرنا اگرچہ دیر نہ ہو اور جماعت میں نفل پڑھنا اور جائز ہو اور برکت لینا اپنے گھر میں
تکیوں کی نماز کے ساتھ اور شاید آپؐ کو ان کی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپؐ کی بیعت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ
سکتی تھیں۔ اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہو نماز پڑھنا بور یوں وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑ

فَقُضْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ فَتَضَخْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَأَاهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۵۰۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحَضَّرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسَاطِ الَّذِي نَحْنُهُ فَيَكْنُسُ ثُمَّ يَنْضَحُ ثُمَّ يَوْمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ بِسَاطِطُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ

۱۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ عَالِيَتِي فَقَالَ ((قُومُوا فَلَا صَلَواتِي)) بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِنَابِتٍ أَمْرٍ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى بَعِيضِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ غَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِي بِلَكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ غَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ قَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ)).

۱۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ایک یو ریالے کر کھڑا رہا جو بہت بچھانے سے کالا ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرتؐ اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۰۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق میں سب سے اچھے تھے اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آ جاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچھونے کو جو آپ کے نیچے ہوتا کہ اس کو جھاڑ دیتے پھر پانی چھڑک دیتے پھر رسول اللہ اُمامت فرماتے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا بچھونا کھجور کے پتوں کا تھا۔

۱۵۰۱- انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ۔ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابتؓ سے پوچھا کہ حضرتؐ نے انسؓ کو کہاں کھڑا کیا؟ انھوں نے کہا اپنے داہنی طرف پھر دعائے خیر کی ہم سب گھر والوں کے لیے سب بہتریوں کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی۔ سو میری ماں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! یہ آپ کا چھوٹا خادم یعنی انس ہے اس کے لیے آپ دعا فرمائیں۔ سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور آخر میں اس دعا کے عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما۔

۱۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور

اللہ امام کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور بورے پر پانی چھڑکنا اس کے نرم کرنے کے لیے تھا۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شک نجاست کے سبب سے پانی چھڑکا مگر صحیح دہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے۔ (۱۵۰۰) ☆ اس سے انبیاء کی بے تکلفی ثابت ہوئی۔

مہری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

۱۵۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۵۰۴- ام المؤمنین حضرت میمونہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھ کو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور آپ بورے پر نماز پڑھتے تھے۔

۱۵۰۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ بورے پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

باب : فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار

کرنے اور مساجد میں بکثرت آنے جانے کی فضیلت

۱۵۰۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت سے اس کے گھر اور بازار کی نماز سے میں پرکھی درجے افضل ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا نہیں اٹھایا اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ گھٹا دیتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوتا ہے وہ پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ تو اس پر رحم کر یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ تو اس کی توبہ قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا جب تک وہ حدت نہیں کرتا (یعنی تب تک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَيَأْمُرُهُ أَوْ عَالِيَهُ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

۱۵۰۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۵۰۴- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى حُمْرَةٍ.

۱۵۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَاتِّظَارِ

الصَّلَاةِ

۱۵۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنْ أَخَذَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ

فرشتے بھی کہتے رہتے ہیں۔

۱۵۰۷- اعمش سے بھی اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔

۱۵۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ گوز نہیں کرتا۔ اور تم میں کا ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رہی ہے۔

۱۵۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی میں ہے اور فرشتے اس کے لیے کہتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس کو بخش اور اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حادثہ کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حادثہ کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑے یا گوز کرے۔

۱۵۱۰- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے۔ نہیں روکتی اس کو گھر جانے سے مگر نماز۔

۱۵۱۱- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر ہے جب تک اس نے گوز نہیں کیا۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش یا اللہ اس پر رحم فرما۔

۱۵۱۳- اس طرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا بیان

۱۵۱۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اس کا ثواب بھی

تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ ((۔

۱۵۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

۱۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحَدِكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ))۔

۱۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِبُ))۔

۱۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ))۔

۱۵۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ))۔

۱۵۱۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو هَذَا۔

بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَاةِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۱۵۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَغْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ

أَبْعَدَهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَأَبْعَدَهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْبَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ))

۱۵۱۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَكْبَرُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُحِطُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكَبَهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى حَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ))

۱۵۱۵- عَنْ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِخَوَرٍ

۱۵۱۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَتَنُفَّسُ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُحِطُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ لَوْ أَنْكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَبْقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَبْقِيكَ مِنَ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمْ وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنْ يَبْقِيَ مُطْطَبٌ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجَرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ لَكَ مَا أَحْتَسِبُ))

۱۵۱۷- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

انتہائی زیادہ ہے اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھے گا اس کا ثواب بھی اس شخص سے زیادہ ہے کہ پڑھ لی اور سورہا اور ابو کریم کی روایت میں یہ لفظ حتی بصلیہا مع الامام فی جماعۃ ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۵۱۴- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا یا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ میں تو اچھا ہو اس نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو میں ہو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرے قدم مسجد کی طرف لکھے جائیں اور میرا الوٹا بھی جب میں گھر کو لوٹوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے۔

۱۵۱۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۱۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ انصار میں سے ایک شخص تھا کہ ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں میں مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت جانے نہ پاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے۔ انہوں نے کہا سنو قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمدؐ کے گھروں سے متصل ہو۔ اور مجھ پر اس کی یہ بات بہت بار اور گراں گزری اور میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے ان کو بلایا انہوں نے حضرت محمدؐ سے بھی یہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ بے شک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار ہو۔

۱۵۱۷- عاصم سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند کیساتھ مروی ہے۔

۱۵۱۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَتَقَرَّبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)).

۱۵۱۸- ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ ڈالیں اور مسجد کے قریب آ رہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔

۱۵۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَّتِ الْبَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ ((إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)).

۱۵۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئی تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا کہ مسجد کے پاس اٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے چاہا تو ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (تاکہ ان کا ثواب ملے)۔

۱۵۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبَقَاعُ عَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ)) فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَا كُنَّا نَحْوَلُنَا.

۱۵۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں اور کچھ قطعے خالی تھے تو یہ خبر نبی کو پہنچی آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے اٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمَحْيٰ بِهٖ

الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهٖ الدَّرَجَاتُ

۱۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيُقْضَىٰ فِيهِ فَرِيضَةٌ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خُطْوَاهُ إِجْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَتُهُ وَالْآخَرَىٰ تَرْفَعُ دَرَجَتَهُ)).

باب: نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے

گناہوں کے مٹنے اور درجات کے بلند یوں کا بیان

۱۵۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔

۱۵۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

وَفِي حَدِيثٍ نَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا))

۱۵۲۳- عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمَرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يَبْقَى ذَلِكَ مِنَ الدُّنْيَا))

۱۵۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ))

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ

الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

۱۵۲۵- عَنْ سَيْمَانَ بْنِ خُرَيْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَخَذَتُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْحَاظِلِيَّةِ فَيُضْحِكُونَ وَيَتَبَسَّمُونَ

۱۵۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا

۱۵۲۷- عَنْ سَيْمَانَ بْنِ خُرَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا))

و سلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

۱۵۲۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال گہری بہتی نہر کے مانند ہے جو کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ بار نہاتا ہو۔ حسن نے کہا کہ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گی۔

۱۵۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضیافت تیار کی ہر صبح اور شام میں۔

باب: صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی

فضیلت

۱۶۲۵- سہاک بن حرب نے کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ بہت۔ پھر کہا کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلا اٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور بھٹتے تھے اور آپ مسکراتے رہتے تھے۔

۱۵۲۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا۔

۱۵۲۷- سہاک سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں نے

نے ”حسنا“ کے لفظ نہیں کہے۔

حَسَنًا.

۱۵۲۸- عبدالرحمن بن مہران جو موتی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے وہ ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہروں میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

۱۵۲۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا)) .

باب امامت کا مستحق کون ہے؟

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۱۵۲۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امام ہو جائے اور امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو۔

۱۵۲۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّهِمْ أَحَدُهُمْ وَأَحْقُهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ)) .

۱۵۳۰- قنادة سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۳۰- عَنْ قَنَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۳۱- ابوسعید بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۱- عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۵۳۲- ابوسعید رضی اللہ عنہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے۔ اچھ نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو۔

۱۵۳۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْإِنصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَوْمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) قَالَ الْأَشْجَعُ فِي رَوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِينًا.

۱۵۳۳- اعمش سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۳۴- ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

۱۵۳۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً

(۱۵۲۸) ☆ بازاروں میں شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے گالی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور فسق و فجور کا زور دیتا ہے بخلاف اس کے مسجدوں میں ذکر الہی، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور خوف خدا کا چرچا ہوتا ہے۔

فَلْيُؤْمِنَهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَلْيُؤْمِنَهُمْ أَكْثَرُهُمْ سِنًا وَلَا تَوَمَّنِ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ يَأْذَنَ)).

۱۵۳۵- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبِيَّةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَظَنُّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لْيُؤْمِنْكُمْ أَكْثَرُكُمْ)).

۱۵۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۵۳۷- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبِيَّةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عَلَيْهِ.

۱۵۳۸- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِفْقَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيُؤْمِنْكُمْ أَكْثَرُكُمْ)).

۱۵۳۹- عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَدَّادُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاعَةِ.

ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کسی کی امامت نہ کرے اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند پر اس کے گھر میں جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اس کی اجازت سے۔

۱۵۳۵- مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم جوان ہم عمر تھے اور میں دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ نہایت مہربان اور نرم تھے۔ آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو آپ نے پوچھا کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے؟ اور ہم نے آپ کو خبر دی تب آپ نے فرمایا تم اپنے دیس کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ بتاؤ پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کا ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۵۳۶- اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۵۳۷- مالک بن حویرث ابو سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور ہم جوان تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۵۳۸- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور میرا ایک رفیق نبی ﷺ کے پاس آیا۔ پھر جب ہم نے آپ کے پاس سے لوٹا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں کا جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۱۵۳۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۳۵) ☆ اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہذا آپ نے ان کو بھی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا تَرَكْتَ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةً وَالْعِيَادَ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانُ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ

وَاسْتِحْبَابُ الْعَرَبِ

۱۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيَكْبِرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رِبْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِينِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْغَنَ لِحَيَّانَ وَرِغْلًا وَذَكْوَانَ وَغَصْبَةً غَصَّتَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ثُمَّ بَلَّغْنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

باب: جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے قنوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے اور اس کا محل و مقام آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے اور صبح کی نماز میں قنوت پر دوام مستحب ہے

۱۵۴۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے آخر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی۔ اے ہمارے رب! سب تعریف تجھ ہی کو ہے۔ پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن ولیدؓ کو اور سلمہ بن ہشامؓ اور عیاش بن ابی ربیعہؓ کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ میں تھے) اور نجات دے مومنوں میں سے ضعیف لوگوں کو (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے) یا اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی سختی سے روندھ دے اور ان پر یوسفؑ کے زمانہ کی طرح قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لیمان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ پر (جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی)۔ پھر ہم کو خبر پہنچی کہ آپ نے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیت اتری لیس لك الایۃ یعنی اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

(۱۵۴۱) نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے قنوت کا دائمی استحباب ثابت ہو اور اس کا محل آخری رکعت کے رکوع کے بعد معلوم ہوا اور ہجر کا استحباب بھی ثابت ہوا جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ نماز صبح میں قنوت پر دوام مسنون ہے۔ باقی رہیں اور نمازیں اس میں تین قول ہیں صبح اور مشہور یہ ہے کہ جب بلائے عام نازل ہو جیسے اعدائے دین کا غلبہ یا قحط دہا تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں قنوت پڑھے یعنی وہاں غیرہ ہو یا نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ پڑھے۔ مگر صحیح ہے

۱۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ ((وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسْنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ))

۱۵۴۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَبَتْ بَعْدَ الرُّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِينًا كَسْنِي يُوسُفَ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَفِيلٌ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

۱۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذَا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يُسْجِدَ ((اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ ((كَسْنِي يُوسُفَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأَقْرَبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْتُلُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةَ

۱۵۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں ”کسنی یوسف“ تک اور اس کے بعد ذکر نہیں فرمایا۔

۱۵۴۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دے ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنوں کو یا اللہ (قبیلہ) مضر کو سختی سے روندھ ڈال یا اللہ ان پر یوسف کے زمانہ جیسا قحط ڈال۔ ابوہریرہ نے کہا کہ پر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس کے بعد آپ نے دعا چھوڑ دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ کو دیکھتا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے)۔

۱۵۴۳- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھاتے ہوئے سجدہ سے پہلے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو دعا فرمائی اے اللہ نجات دے عیاش ابن ربیعہ کو..... پھر راوی نے حدیث امام اوزاعی کی طرح ”کسنی یوسف“ تک بیان کی اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۴- ابوہریرہ کہتے تھے کہ واللہ میں تمہارے ساتھ ادا کروں نماز جو رسول اللہ کی نماز کے قریب قریب ہو۔ پھر ابوہریرہ ظہر اور عشاء اور صبح میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا

وہی پہلا قول ہے اور رفع یدین اس میں مستحب ہے اور قنوت ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور بعضوں نے ہاتھ پھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھ پھیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے اور اوجہ ماثورہ میں سے جو دعا کی جا رہی ہے۔

وَصَلَاةَ الصُّبْحِ وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرَ
 ۱۵۴۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْرُ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا
 يَدْعُو عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانٍ وَلِحْيَانٍ وَعَصِيَّةٍ
 عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْرُ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ
 حَتَّى نُسِيخَ بَعْدُ أَنْ يَلْعَنُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا
 فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۵۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَتَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ
 الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

۱۵۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ
 فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانٍ
 وَيَقُولُ ((غَصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).

۱۵۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ
 فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عَصِيَّةٍ.

۱۵۴۹- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ
 الْقَنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ
 الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ

کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

۱۵۴۵- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر
 بددعا کی جنہوں نے بیر معونہ کے لوگوں کو قتل کیا تھا تیس دن تک
 (یعنی تیس دن تک بددعا کی)۔ بددعا کرتے تھے آپ رعل اور
 ذکوان اور لحيان اور عصیہ پر کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے
 رسول کی نافرمانی کی۔ انسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مقتولوں
 شہیدوں کے حال میں قرآن اتارا جو بیر معونہ پر قتل ہوئے تھے۔
 ہم نے اس آیت کو اسی قرآن کی طرح پڑھا پھر منسوخ ہو گئی ان
 بلغوا سے آخر تک یعنی ہماری طرف سے ہماری قوم کو بشارت
 پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ بھی راضی ہوا ہم سے
 اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

۱۵۴۶- محمد نے کہا کہ میں نے انسؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی
 نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بعد رکوع کے
 تھوڑی دیر۔

۱۵۴۷- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز
 میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا رعل اور ذکوان کے
 لیے بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ کی اور اس
 کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا بددعا کرتے
 تھے آپ بنی عصیہ کے قبیلہ پر۔

۱۵۴۹- عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے
 ہے یا بعد؟ انہوں نے کہا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ بعض لوگ دعویٰ
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد

(۱۵۴۵) ☆ بیر معونہ بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ایک زمین کا نام ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کے ستر قاری بھیجے تھے۔ کافروں نے ان کو
 قتل کر دیا۔ ان کا مفصل قصہ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب القراءات میں آئے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَنَسٍ قَتَلُوا أَنَسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ

۱۵۵۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أَصِيبُوا يَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتْلِهِمْ.

۱۵۵۱- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۱۵۵۲- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا بَلْعَنَ رِغْلًا وَذَكَوَانًا وَعَصِيَّةَ عَصَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۱۵۵۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحُوهُ.

۱۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

۱۵۵۵- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْتُلُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۶- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۷- عَنْ حُفَافِ بْنِ يُقَاءِ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ ((اللَّهُمَّ ائْتِنِي لِحْيَانٍ وَرِغْلًا وَذَكَوَانًا

قنوت پڑھا ہے تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا آپ ان لوگوں پر بددعا کرتے تھے جنھوں نے آپ کے چند اصحاب کو قتل کر دیا تھا جنہیں قاری کہا جاتا تھا۔

۱۵۵۰- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اس قدر غصہ ہوتے کبھی نہیں دیکھا جس قدر ان ستر صحابیوں کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ جو قاری کہلاتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے۔

۱۵۵۱- اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۱۵۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مہینہ قنوت میں رعل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۵۳- اس سے ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا اور عرب کے کئی گھرانوں پر بددعا کی پھر چھوڑ دیا۔

۱۵۵۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۵۵۶- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا۔

۱۵۵۷- خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں فرمایا یا اللہ لعنت کر بنی لحيان اور ذکوان اور عصیہ پر کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے

رسول کی نافرمانی کی۔ غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچائے۔

۱۵۵۸- حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچائے اور عصبہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لیمان پر اور رعل اور ذکوان پر۔ پھر سجدہ میں گئے۔ خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

۱۵۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے ان الفاظ کے کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

باب: قضا نماز کا بیان اور ان کو جلد پڑھنے کا

استحباب

۱۵۶۰- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خیبر سے لوٹے۔ ایک رات کو چلے یہاں تک کہ جب آپ اوٹھنے لگے آخر شب میں تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارا پیہرہ دو آج کی رات تو بلالؓ نماز پڑھتے رہے جتنی کہ ان کی تھدیر میں تھی اور رسول اللہؐ سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو بلالؓ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی اونٹنی پر ٹیکہ لگایا اور ان کی آنکھ لگ گئی۔ پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ ہی جاگے اور نہ بلالؓ اور نہ اور کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے یہاں تک کہ ان پر دھوپ پڑی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جاگے اور گھبرائے اور فرمایا اے بلالؓ تو بلالؓ نے عرض کی کہ مری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانگو پھر تھوڑی دور اونٹوں کو ہانکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم کیا اور بلالؓ نے نماز کی تکبیر کہی اور نبیؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر جب

وَعَصِيَّةٌ غَضَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ ((

۱۵۵۸- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ خُفَّافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَّافُ بْنُ يَمَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((غَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةٌ غَضَبَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اللَّهُمَّ الْعَنَ بَنِي لَيْمَانَ وَالْعَنَ رِعْلًا وَذَكْوَانَ)) ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَّافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكُفْرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

۱۵۵۹- عَنْ خُفَّافِ بْنِ يَمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكُفْرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ.

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ

تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

۱۵۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ ((اكْمَلْنَا لَنَا اللَّيْلَ)) فَصَلَّى بَلَالٌ مَا قَدَّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بَلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَةً الْفَجْرِ فَعَلَبَتْ بَلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمْ اسْتَيْقَظُوا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّ بَلَالٍ)) فَقَالَ بَلَالٌ أَحَدٌ بِنَفْسِي الَّذِي أَحَدْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْبَادُوا فَاقْبَادُوا وَارْجِعْ لَهُمْ نَشِئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ

نماز پڑھ چکے تو فرمایا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے اقم الصلوة للذکری یعنی قائم کرو نماز یادداشت کے لیے۔

۱۵۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شب ہم آخر رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا۔ پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے)۔ پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور یعقوب نے سجدہ کی بجائے صلی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی۔

۱۵۶۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو گے اگر خدا نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ کے بازو کی طرف تھا اور آپ اوجھنے لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکہ دیا (تاکہ گر نہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی پھر آپ جھکے اور میں نے پھر ٹیکہ دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا۔ پھر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دوبار سے بھی زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پھر میں آیا اور آپ کو روک دیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابو قتادہ۔ آپ نے فرمایا کہ تم کب

بَدَلًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ)) قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَأُهَا لِلذِّكْرِ. ۱۵۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلُ حَضْرَانَا فِيهِ الشَّيْطَانُ)) قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَقِمَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الْعِدَاةَ.

۱۵۶۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا)) فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَثْبَتَهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتُهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَا لَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتُهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَا لَ مِثْلَهُ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمِثْلَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَثْبَتَهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مَنْ هَذَا)) قُلْتُ

أَبُو قَتَادَةَ قَالَ ((مَنَى كَانْ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي)) قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ ((حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ)) قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرٌ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةً رُكِبَ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا)) فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَرَعِينِ ثُمَّ قَالَ ((ارْكَبُوا)) فَارْكَبْنَا فَمَسِيرُنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِبَيْضَاءٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ ((احْفَظْ عَلَيْنَا مِيزَانَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ ((أَمَا لَكُمْ فِي أَسْوَةٍ)) ثُمَّ قَالَ ((أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يَصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيَصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهْ لَهَا فَإِذَا

سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر آپ نے فرمایا تم ہم کو دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پھر آپ نے فرمایا تم کسی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگادینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور دھوپ آپ کی پیٹھ پر آگئی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوا لیا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہوگی پھر بلالؓ نے نماز کی اذان کہی اور نبیؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے ہیں اور آپ بھی اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہم نے نماز میں قصور کیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کا پیشوا نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز کا دوسرا وقت آجائے (یعنی جاگنے میں قضا کر دے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی نماز قضاء ہو جائے) تو لازم ہے کہ جب ہو شیار ہو ادا کرے پھر جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں

کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکر اور عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہو گئے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمرؓ کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دے دی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول! ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا بیٹا لاؤ اور وہ لوٹا منگو لیا اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا بھر ہی ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں)۔ تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیراب ہو جائے گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا۔ (راوی نے) کہا کہ پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پیئیں اے رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا۔ (راوی نے) کہا کہ پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے۔ (راوی نے) کہا کہ عبد اللہ بن ربیع نے کہا کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصینؓ نے کہا کہ غور کرو، اے جوان پنچے کہ تم کیا کہتے ہو اس لیے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم اس بات سے خوب واقف ہو گے۔ انھوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے

كَانَ الْغَدُ فَلْيَصْلَهَا عِنْدَ وَقْتِهَا)) ثُمَّ قَالَ ((مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْضَوْا)) قَالَ فَاتَّبَعْنَاهُ إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ ((لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((أَطْلِقُوا لِي عُمَرُ)) قَالَ وَدَعَا بِالْمِیْضَاءِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعُدَّ أَنْ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْمِیْضَاءِ تَكَأَّبُوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلَّكُمْ سِرْوَى)) قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيَهُمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرَبًا)) قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاتَى النَّاسَ الْمَاءُ حَامِينَ رَوَاءَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاعٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَخَذْتُ الرُّكْبَ بِذَلِكَ اللَّيْلَةِ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ بَشْرُ أَنْتَ

کہا کہ میں انصار میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا تو تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی جب عمرانؓ نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا سو ایک رات شب کو ہم چلے یہاں تک کہ جب آخری رات ہوئی اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک دھوپ نکل آئی۔ سو سب سے پہلے ابو بکرؓ جاگے اور ہماری عادت تھی کہ ہم نبی کو نیند سے نہیں جگاتے تھے (کہ شاید وحی نہ اتری ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگیں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے اور نبی کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جاگے پھر جب آپ نے سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے؟ اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی مجھے جنابت ہو گئی ہے؟ سو اس کو نبی نے حکم دیا تو اس نے خاک پر تیمم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے۔ پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں پیر لٹکائے دو پکھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے

قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدَّثْتُ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ بِلَيْلِكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتَهُ. (۱)

۱۵۶۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَذَلَّحْنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي رَجْعِهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَعَلَّيْنَا أَعْيُنَنَا حَتَّى يَزْغَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ يَزْغَتُ قَالَ ((اؤْتَحِلُوا)) فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ((فَلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ

(۱۵۶۳) ☆ نو دینی نے کہا کہ اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی معجزے مذکور ہوئے ایک یہ کہ آپ کا خبر دینا کہ اس نوٹے سے عجیب کیفیت ظاہر ہوگی اور دیسا ہی ہو کہ سینکڑوں آدمی اس سے سیراب ہو گئے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا۔ تیسرا آپ کا یہ فرمانا کہ تم سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔ چوتھا آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یوں کہا اور لوگوں نے یہ کہا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ پانچواں یہ کہ آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچو گے اور ایسا ہی ہوا۔

(یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ بہت دور ہے تم کو پانی نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھروالوں سے پانی کتنی دور ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن رات کا راستہ ہے۔ پھر ہم نے کہا چل تو رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے آئے اور آپ نے اس کا حال پوچھا۔ سو اس نے آپ کو اس کے حال سے خبر دی جیسی اس نے خبر دی تھی ہم کو اور کہا کہ وہ یتیموں والی ہے اور اس کے پاس کئی بچے بن باپ کے ہیں۔ غرض آپ نے فرمایا کہ اس کے اونٹ کو بٹھایا جائے سو وہ بٹھایا گیا اور آپ نے اس پکھالوں کے اوپر کے دہانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا۔ پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور چھاگلےں بھر لیں اور جس رفیق کو جنابت تھی ان کو بھی نہلوا یا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی پکھالیں ویسی ہی پانی سے بھیٹی پڑتی تھیں۔ پھر فرمایا تم میں سے جس کے پاس کچھ ہو لاؤ۔ سو ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور اس نیک بخت سے فرمایا کہ یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ نہیں گھٹایا۔ پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی تو کہنے لگی کہ آج میں اس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہ یہ گزرا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس گاؤں بھر کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے۔

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک رات

فَصَلَّى ثُمَّ عَثَلَنِي فِي رَكْعَتَيْنِ يَدِيهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ وَخَلِيهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيْهَاءَ أَيْهَاءَ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكُمْ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةٌ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ وَمِثْلَ الَّذِي أَخْبَرْتَنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ لَهَا صَبِيحَانِ أَيْتَامَ فَأَمَرَ بِرَأْوِيَّتِهَا فَأُيْبِخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَرْلَوَيْنِ الْعُلَيَّوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْوِيَّتِهَا فَشَرَبْنَا وَنَحْنُ أُرْتَعُونَ رَحُلًا عِطَاشٌ حَتَّى رَوَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلُّ قَرْبَةٍ مَعًا وَابْدَاوَةً وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَا لَمْ يَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَغْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ)) فَحَمَمْنَا لَهَا مِنْ كِسْرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا ((اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَاعْلَمِي أَنَا لَمْ نَزِدْكَ مِنْ قَائِلِكَ)) فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْبٌ وَذَيْبٌ فَهَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الصَّرْمَ بِئِلَكَ الْمَرْأَةَ فَاسْتَلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. (۲)

۱۵۶۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ

(۱۵۶۳) ☆ اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ کا اور بیان ہے آپ کی نرم دلی اور آپ کی سخاوت کا اور پانی نہ ملنے کے وقت تنہم کے جواز

کا اور یہ بھی کہ چنکی کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے ایسا پڑنا کہ جس پڑنے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں۔ پھر نہ جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زری کے (یعنی جو ابھی اوپر گزری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے۔ غرض انھوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بلند آواز سے جاگ اٹھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے تو لوگوں نے اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی۔

عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ قُبِيلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا بِتِلْكَ الْوَقْعَةِ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحَلَّى مِنْهَا فَمَا أَتَقَفْنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْخُورُ حَدِيثِ سَلَمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَتَقَصَّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَخْوَفَ حَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا ضَيْرَ أَنْتُمْ جُلُودَا)) وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ.

۱۵۶۵- ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران سفر پڑاؤ ڈالتے اور رات ہوتی تو دائیں کروٹ لیٹتے اور اگر صبح سے کچھ پہلے پڑاؤ ڈالتے تو بازو کو کھڑا کر کے ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے۔

۱۵۶۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ.

۱۵۶۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کر لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔

۱۵۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)) قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

۱۵۶۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اس کو جب یاد آئے پڑھ لیا جائے۔

۱۵۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ)).

۱۵۶۸- انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اس کو جب یاد آئے پڑھ لیا جائے۔

۱۵۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا)).

۱۵۶۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۵۶۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُكْرَى))



کتابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا مسافر کی نماز کا بیان

باب: مسافر کی نماز

بابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

۱۵۷۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھادی گئی۔

۱۵۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْج النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

۱۵۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑھا دی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی۔

۱۵۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْج النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فُرِضَ اللَّهُ الصَّلَاةُ حِينَ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَتْهَا فِي الْحَضَرِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْقَرِيبَةِ الْأُولَى.

۱۵۷۲- اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھی)؟ جب انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے وہی تاویل کی جو تاویل کی

۱۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرُتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُمِمْ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا

(۱۵۷۰) نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کا فعل یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمانؓ ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہؓ جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور اللہ کے اس قول کے ظاہری معنی بھی یہ ہیں فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة۔ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انھوں نے حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ انہی دو رکعت پر اقتصار کرے۔ اور ہم جو اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت عثمانؓ نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں)۔

۱۵۷۳- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).

۱۵۷۳- یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ کافر لوگ ستاویں گے اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضروری ہے؟) تو انھوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تم کو تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

۱۵۷۴- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۵۷۴- یعلیٰ بن امیہ نے عمر بن خطاب سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

۱۵۷۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۵- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

۱۵۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۶- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر مسافر کے لیے دو رکعت مقیم کے لیے چار اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی۔

۱۵۷۷- عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ

۱۵۷۷- موسیٰ بن سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں (یعنی سفر میں) اور امام کے

(۱۵۷۳) یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں۔

(۱۵۷۵) نوویؒ نے کہا کہ سلف کے ایک گروہ نے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے۔ چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ایک رکعت ان لوگوں کے نزدیک کسی حال میں روا نہیں اور انھوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک رکعت ہے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لی جاتی ہے جیسا کہ روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اور اس تاویل سے ان حدیثوں میں اور اس قول میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

إِذَا لَمْ أَصَلْ مَعَ الْإِبَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةٌ أَيْ
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۷۹- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي
طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ
وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْيَفَافَةُ نَحْوَ حَيْثُ
صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ
قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ
صَلَاتِي يَا ابْنَ أُخِي إِبْنِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى
رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ
يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ
عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ
صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى
قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۸۰- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرَضْتُ

مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ

ساتھ نماز نہ ہو تو کیسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ دو رکعت
ادا کرنی سنت ہے ابوالقاسم کی (آنحضرت کی کنیت ہے)۔

۱۵۷۸- اس سند سے قتادہ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۷۹- حفص بن عاصم نے کہا کہ میں مکہ کی راہ میں عبد اللہ بن
عمرؓ کے ساتھ تھا تو انھوں نے ہم کو ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ پھر
آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ
پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس
طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا
یہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا سختیں پڑھتے ہیں۔ انھوں نے کہا
مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورا
کرتا)۔ پھر کہا اے میرے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی
صحبت میں رہا تو آپ نے دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں
تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی اور ابو بکرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں
نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
بھی وفات دی اور حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو
رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی
اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو سے زیادہ نہ
پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۰- حفص نے کہا کہ میں ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمرؓ میری

بیمار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے پڑھنے کے

(۱۵۷۹) ✽ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علماء نے اسے مکروہ کہا ہے۔ چنانچہ ابن عمر کا وارد دیگر علماء
کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے
آخر عمر تک دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے سو تفصیل اس کی یہ
ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اپنی خلافت کے چھ برس بعد نماز کو پورا پڑھنے لگے اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں اور یہ
پورا پڑھنا ان کا منیٰ میں تھا باقی غیر منیٰ میں وہ بھی دو پڑھتے رہے۔ پس عبد اللہ بن عمرؓ نے شاید یہ مراد لی کہ غیر منیٰ میں دو ہی پڑھتے تھے۔

السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِيحٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۵۸۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ

۱۵۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ

۱۵۸۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهَمَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةَ فَرَاسِخَ شَعَبَةَ الشَّاكِّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

(۱۵۸۱) ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے کہا سات میل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا قصر جائز ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضروری ہے اور انھوں نے آثار صحابہؓ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ ذوالحلیفہ میں جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تھا۔ غرض کہ وہ معہائے سفر نہ تھا بلکہ آپ کا ارادہ مکہ کا تھا اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانوں سے باہر ہو جائے اور آبادی کی حد سے نکل جائے یا اہل خیمہ اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں۔ مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالکؒ سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جائے قصر روا نہیں ہے۔ عطا سے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے سے پیشتر بھی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آئے تب تک قصر روا نہیں ہے۔ مگر یہ سب روایتیں سلف و خلف کے اتفاق کے خلاف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور سفر کی کوئی حد بروایت صحیح شارع سے مروی نہیں ہے اور ظاہر یہ کہ مذہب کی مؤید بہت روایات معلوم ہوتی ہیں۔

تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز

(۱۵۸۳) میل اونٹ کے چار ہزار قدم ہیں اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ منجلی کا ہے اور صاحب سراج نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ منجلی کا۔ اور فرسخ تین میل کو کہتے ہیں اور مردانہ کی یہ ہے کہ جب بہتی سے تین میل دور ہو جاتے تب قصر کرتے۔ مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہیں اس لیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بہتی سے باہر ہو مسافر کہلایا خواہ ایک میل بھی نہ گیا ہو۔ پس اس کو قصر روا ہو گیا ہے۔

- ۱۵۸۴- عَنْ حَبِيبِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شَرْحَبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.
- ۱۵۸۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ ابْنِ السَّمْطِ وَلَمْ يُسَمَّ شَرْحَبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ جَمْعِ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا.
- ۱۵۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.
- ۱۵۸۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُثَيْمٍ.
- ۱۵۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.
- ۱۵۸۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.
- ۱۵۸۴- جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انھوں نے دو رکعت پڑھیں۔ میں نے انہیں ٹوکا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے ان کو ٹوکا تو انھوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
- ۱۵۸۵- شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کیا اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دو مین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا)۔
- ۱۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے۔ میں نے کہا کہ مکہ میں کب تک رہے؟ کہا دس روز۔
- ۱۵۸۷- انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔
- ۱۵۸۸- یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ سے حج کے لیے نکلے۔ آگے وہی حدیث ہے۔
- ۱۵۸۹- انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور حج کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۳۸۶) اس حدیث میں جبہ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی بار حج مکہ میں داخل ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منیٰ روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ کر آئے اور گیارہویں بار وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ گئے اور چودھویں کو مدینہ روانہ ہوئے۔ غرض کہ مکہ اور اس کے گرد اگر دس روز قیام ہو اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہو کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے۔ اس لیے کہ جب نکلے اور داخل ہونے کا دن نہ ہو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور امام شافعیؒ اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى

۱۵۹۰- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمَنَى وَغَيْرِهِ رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

۱۵۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بِمَنَى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ

۱۵۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۳- عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِي سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيُّ عَمٍّ لَوْ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ.

۱۵۹۵- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمَنَى وَلَكِنْ قَالَا صَلَّى فِي السَّفَرِ

باب: منی میں نماز قصر کرنے کا بیان

۱۵۹۰- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منی وغیرہ میں مسافر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر اور عمر اور عثمانؓ سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں ہیں پھر پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

۱۵۹۱- زہری سے یہی حدیث روایت ہے۔ انہوں نے ”بمنا“ کا لفظ بولا ہے مگر ”وغیرہ“ نہیں بولا۔

۱۵۹۲- نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر نے آپ کے بعد اور عمرؓ نے ابو بکر کے بعد اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں۔ پھر عثمانؓ چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۵۹۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابو بکر اور عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ چھ برس تک۔ حفص نے کہا کہ ابن عمرؓ منی میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آ جاتے۔ تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی)۔ انھوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

۱۵۹۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے مگر اس میں منی کا تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

۱۵۹۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرِيدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بِعِنِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعِنِّي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِعِنِّي رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِنِّي رَكَعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَانِ مُتَقَبِّلَتَانِ.

۱۵۹۶- عبدالرحمن نے کہا ہمارے ساتھ عثمانؓ نے منیٰ میں نماز چار رکعت پڑھی اور اس کا ذکر کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کیا تو انھوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر کہا میں نے رسول اللہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابو بکرؓ کے ساتھ دو رکعت۔ منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا۔

۱۵۹۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۷- اعمش سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۸- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِنِّي آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ.

۱۵۹۸- حارثہ بن وہب نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور زیادہ (یعنی کچھ خوف نہ تھا)۔

۱۵۹۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ حَتْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعِنِّي وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ. قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ الْخَزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِأُمِّهِ

۱۵۹۹- حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ بہت تھے۔ پھر آپ نے حجۃ الوداع میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ مسلم نے کہا حارثہ بن وہب خزاعی عبید اللہ بن عمرؓ بن خطاب کے بھائی ہیں اور عبید اللہ اور حارثہ دونوں کی ماں ایک ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ
۱۶۰۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ

باب: بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان
۱۶۰۰- نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے نماز کی اذان دی ایک رات میں

(۱۵۹۶) نو دہائی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ مخالفت حضرت عثمانؓ کی رسول اللہ سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک پوری پڑھنا وہاں ہے مگر مخالفت آنحضرتؐ کی اور ابو بکرؓ کی ان کو پسند نہیں آئی۔ مترجم: اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے۔ ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے حالانکہ کثرت صحابہؓ سے ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اس لیے کہ افعال کا مسنون ہونا یہ خاصہ ہے رسول اللہ کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين یہاں سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ کی مراد ہے کہ جس طرح خلفاء اس کے پابند رہے ہیں اور رہیں گے اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ ان کا فعل ہم پر سنت ہو جائے۔ ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفائے راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔

(۱۶۰۰) اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک جماعت جائز نہیں۔

کہ سردی اور آندھی کی رات تھی۔ تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ موزن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی کی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر گھروں میں نماز پڑھو۔

۱۶۰۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی نماز کی ایسی رات میں کہ اس میں سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور بارش تھی پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ موزن کو حکم دیتے تھے کہ جب سردی کی اور مینہ کی رات ہو سفر میں کہ لوگوں کو پکار دیوے کہ اپنے گیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۶۰۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے صحنہ میں نماز کے لیے اذان دی پھر یہ لفظ بولے ”الا صلوا فی رحالکم“۔ اس میں دوسرا جملہ نہیں دہرایا۔

۱۶۰۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ اپنے بستر پر نماز پڑھ لے۔

۱۶۰۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موزن سے کہا جس دن مینہ تھا کہ جب تم شہادتیں کہہ چکو حتیٰ علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ کہو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ تو لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہو ایہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ نے)۔ جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہیں تکلیف دوں اور تم کچھ اور پھسلن میں چلو۔

۱۶۰۵- عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بارش اور کچھ

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

۱۶۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتَ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۱۶۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِصُحْنَانِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

۱۶۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَطَرُنَا فَقَالَ ((لِيَصِلْ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ)).

۱۶۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَشْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَتَفْعَلُونَ مِنْ ذَلِكَ فَعَلَّ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَعْرِجَ حَتَّى قَمَشُوا فِي الطَّيْنِ وَالْدَّخْنِ.

۱۶۰۵- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَطَبْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ

والے دن خطبہ دیا لیکن اس میں جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے بھی یہی کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فِي يَوْمٍ ذِي رَذٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ.

۱۶۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس میں ”یعنی النبی“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۶۰۶- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَغَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۰۷- عبد اللہ بن حارث نے کہا جمعہ کے دن جس دن کہ میں تھا ابن عباسؓ کے مؤذن نے اذان دی۔ پھر ابن علیہ کے مانند حدیث ذکر کی اور ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے پسند نہ آیا کہ تم کچھ اور پھسلن میں چلو۔

۱۶۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّخْضِ وَالزَّلَلِ.

۱۶۰۸- عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن میں کے روز مانند حدیث اور راویوں کے اور معمر کی روایت میں ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کیا ہے یہ انھوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی ﷺ نے۔

۱۶۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

۱۶۰۹- عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہ ابن عباسؓ نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے

۱۶۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي

(۱) مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ حدیث عبید بن حید نے ان سے احمد بن اسحق نے ان سے وہیب نے ان سے ابو بکر نے ان سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا کہ حکم کیا ابن عباسؓ نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے روز میں کے دن مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔

(۱۶۰۸) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب میں کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

دن پارش والے روز یہ حکم دیا اور راویوں کی حدیث کی طرح۔
باب: سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَنْخِرُ حَدِيثُهُمْ.
بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ
فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

۱۶۱۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے وہ جدھر منہ کرے۔
۱۶۱۱- عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر وہ منہ کرے۔
۱۶۱۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے جدھر اس کا منہ ہوتا۔ ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جدھر منہ کرو ادھر ہی منہ ہے اللہ کا۔

۱۶۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِه نَاقَتُهُ
۱۶۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِه.
۱۶۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ.

(۱۶۱۰) ☆ اس روایت اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ٹوگد حاسن میں سب پر روا ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجتماع ہے اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے۔ جمہور کا اور شافعیہ کا بھی مذہب ہے اور امام شافعی کا ایک قول غریب یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہ انس بن مالک سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے۔ فرض ان سب اقوال کا تال یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جب تک کہ سواری سے نہ اترے اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے۔ یہ ایک اجماعی بات ہے مگر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور قیام اور رکوع اور سجود ایسی سواری پر ہو کہ جس پر یہ کھڑا نہ ہو سکے تو فریضہ بھی روا ہے۔ مثلاً ایسی سواری ہو کہ اس پر ہودج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اس پر روا نہیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ روا ہے جیسے کشتی میں نماز روا ہے بافتاق کہ اس پر ایسا کیا ہے تمام فقہاء نے اور نو دینی نے کہا کہ اگر ایسے سواروں کے ساتھ ہے کہ اترے تو ان کے ساتھ سے چھوٹ جائے اور اس کو ضرر پہنچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جس طرح ممکن ہو اور اعادہ اس کا لازم ہے۔ اس لیے کہ یہ عذر نادر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ریل بھی ظاہر میں کشتی کے مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے اور اتر کر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی پر فرض ادا کریں تو یقیناً ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کی ابتداء کے وقت ادھر منہ کر لیں اور اب چونکہ یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں۔ اس لیے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں حیم سے ادا کریں اور ہرگز قصاء نہ کریں۔

(۱۶۱۲) ☆ یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض جاہلان جمیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہے۔ اس لیے کہ پوری آیت یوں ہے وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ

۱۶۱۳- عَنْ عَبْدِ الْعَلِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مِبْرَانَ وَأَبْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ وَقَالَ فِي هَذَا نَزَلَتْ:

۱۶۱۳- عبد الملک سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ کی حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی ”فاینبأ... الخ“ اور کہا یہ اس موقع پر نازل ہوئی۔

۱۶۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَى بَيْتِ

۱۶۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

۱۶۱۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا عَشِيتُ الصُّبْحُ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَذْرَسْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ حَشِيتُ الْفَجَرَ فَتَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

۱۶۱۵- سعید بن یسار نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے کا خیال ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ تب ابن عمرؓ نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا کہ صبح کے خیال سے اتر کر وتر پڑھے۔ مجھ سے عبد اللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال کیا اچھی نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی۔ تب انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۶۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔ عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۶۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

۱۶۱۷- عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهِ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

۱۶۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جدھر وہ منہ کرتے اور اسی پر وتر پڑھتے مگر فرض اس پر نہ پڑھتے تھے۔

لَنْ تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ یعنی مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جدھر تم منہ کروا ہر اس کا منہ ہے۔ پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو جہتیں جو نہ کور ہوئیں وہ آسمان ہی پر ہیں نہ زمین پر۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان کو زمین جاننا۔

(۱۶۱۵) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے۔

۱۶۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

۱۶۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَلِكَ الْخَابِ وَأَوْمَأَ هَمَامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتَكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

۱۶۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۱۹- عبد اللہ کو ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو رات کو اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔

۱۶۲۰- سیرین کے بیٹے انس نے کہا کہ ہم انس مالک کے بیٹے سے ملے جب وہ شام سے آئے تو ہم نے عین التمر میں ملاقات کی (عین التمر ایک مقام کا نام ہے) اور ان کو دیکھا کہ اپنے گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور منہ اس کا اس طرف تھا اور ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں اگر رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

باب: سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

۱۶۲۱- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۲- نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

(۱۶۲۱) نوویؒ نے کہا کہ امام شافعیؒ اور اکثر کا قول ہے کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت جمع کرے چاہے عصر کے وقت میں اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا جمع کرنا روا ہے۔ اور چھوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور جو ابھی اپنی فرد گاہ میں ہے اس کو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کر کے چلے اور جو راہ میں ہو اور ایک وقت آجائے تو دوسرے وقت تک چلا جائے اور دوسرے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش میں جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء میں اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشاء میں جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور ان کا مذہب خلاف احادیث صحیح ہے اور صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں ان پر حجت ہیں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں۔

۱۶۲۳- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۴- سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں دیر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے۔

۱۶۲۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے۔ اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

۱۶۲۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر میں نمازوں کے اکٹھا کرنے کا ارادہ کرتے تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا وقت آجاتا پھر دونوں ملا لیتے۔

۱۶۲۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

باب: کسی وجہ کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنے کا بیان
۱۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی

۱۶۲۳- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۱۶۲۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْجِلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

۱۶۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَرِيعَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

۱۶۲۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

۱۶۲۷- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

۱۶۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

☆ (۱۶۲۳) یہ جمع تاخیر ہوئی۔

☆ (۱۶۲۷) شفق دوسری ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ڈوب جانے کے بعد عشاء کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

☆ (۱۶۲۸) اس کا مفصل بیان باب کے آخر میں آئے گا انشاء اللہ۔

بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔

۱۶۲۹- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی۔ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے یہی پوچھا تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا انھوں نے کہا کہ حضرتؓ نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۰- جبیر کے فرزند سعید نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے۔ غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۱- معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ ظہر اور عصر ملا تے اور مغرب اور عشاء ملا تے۔

۱۶۳۲- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔ میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن وائل کا) آپ نے ایسا کیوں کیا؟ معاذ نے کہا کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مدینہ کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تاکہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ

جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ

۱۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

۱۶۳۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۱- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

۱۶۳۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتُهُ وَفِي حَدِيثٍ

أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَيَّ ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّخَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

۱۶۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۱۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَطَبْنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَحَقَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتَرُ وَلَا يَتَّبِعِي الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمُّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَنْبِئْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ

۱۶۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمُّ لَكَ أَتَعْلَمُنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا؟ انھوں نے کہا چاہا کہ آپ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر) میں نے کہا اے ابوالشخاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۱۶۳۵- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر۔

۱۶۳۶- شقیق کے بیٹے عبد اللہ نے کہا کہ ہم میں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وعظ کیا عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز۔ پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ دم نہ لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول سچا ہے۔

۱۶۳۷- عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھو۔ آپ چپ رہے۔ اس نے پھر کہا نماز آپ پھر چپ ہو رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ ہو گئے۔ پھر اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیری ماں مرے تو ہم کو نماز سکھاتا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جمع صلوٰتین کی تحقیق

(۱) نوویؒ نے کہا یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آپؐ کی ہیں اور علماء کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی تفسیریں ہیں۔ اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہے کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر ابن عباسؓ کی حدیث مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور چنہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی بار شارب پیوے۔ اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کی رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ رہی ابن عباسؓ کی ہی حدیث اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا۔

مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباسؓ سے یہ مروی ہوا عبد اللہ بن شعیب کی روایت سے کہ ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو نمازیں جمع کیا کرتے تھے تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمول بہا ہو اس کو سارا زمانہ مل کر کیونکر چھڑا سکتا ہے۔

پہلی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور چنہ کے ذکر آچکا ہے۔

دوسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پھر جب بدلی کھل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) اس کے بظان کی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جب وعظ کے دن دیر کی تب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے متقاضی تھے ان کو وقت کیوں کر معلوم ہوتا۔ دوسرے اس میں صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے۔

تیسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہ دونوں نمازیں ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں۔

(۳) جیسے ہمارے حنفی بھائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ صاف فعل ابن عباسؓ کا وعظ کے دن اور دلیل پڑنا ان کا اس حدیث سے اپنے فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہؓ کا ان کو اور انکار نہ کرنا اس پر ابو ہریرہؓ کا اس تاویل کے چیتھڑے اڑانا ہے۔

چوتھی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ کا یہ فعل مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تھا جو عذر اور ضرورت مرض کے مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اس کو خطابیؒ نے اور متولیؒ اور ردیانیؒ نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور ابن عباسؓ کے تاخیر کرنے کی رو سے اور ابو ہریرہؓ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مرض میں یا بعض ضرورتوں میں جو مثل مرض کے ہوں۔

(۴) یعنی جس میں آدمی مجبور ہو جائے۔

پانچویں تاویل: مدینہ سے زیادہ مشقت ہوتی ہے اور اماموں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب کہ اس کی عادت نہ کرے اور یہی قول ہے ابن سرینؒ اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اس کو خطابیؒ نے فقال اور شاشی کیر لہ

بَابُ جَوَازِ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنْ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ

۱۶۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرَى إِلَّا أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

۱۶۳۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۴۰- عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۶۴۱- عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ

۱۶۴۲- عَنْ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

باب: نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان

۱۶۳۸- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی ہی طرف پھرنا مجھ پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

۱۶۳۹- اعمش سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۶۴۰- سدی نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کہ ہر کو پھر اکروں داہنی طرف یا بائیں طرف؟ انھوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے۔

۱۶۴۱- سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ داہنی طرف پھرا کرتے تھے۔

باب: امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے

۱۶۴۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف منہ

تھکے جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحاق مروزی سے انھوں نے نقل کیا ہے اصحاب حدیث کی ایک جماعت سے اور ابن منذر نے اس کو پسند کیا اور مؤید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ آنحضرت نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اس کی علت نہیں ٹھہرایا۔

(۱۶۳۷) ☆ (۵) یعنی معلوم ہوا کہ محض امت کی آسانی کے واسطے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرت کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے۔ پس جمع سنت کو دونوں باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱۶۳۸) ☆ جب اتنا ساقین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تھے، دسویں یا چھٹی چلہ یا بسم اللہ کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پورے شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا۔

(۱۶۳۹) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا۔

کر کے بیٹھیں۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو۔

۱۶۴۳- مسعر سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن انہوں نے ”يقبل علينا بوجهه“ کا ذکر نہیں کیا۔

باب: فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا اس حکم میں سنت موکدہ مثلاً صبح اور ظہر کی سنتیں اور سنت غیر موکدہ برابر ہیں نیز نمازی کو امام کے ساتھ رکعت ملنے کا علم ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں

۱۶۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے سوا فرض کے۔

۱۶۴۵- درقاسے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۶۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۱۶۴۷- زکریا بن اسحاق نے اسی سند سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۶۴۸- عطاء بن یسار نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔ حماد نے کہا کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انھوں نے یہی روایت بیان کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی۔

۱۶۴۹- مالک کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اس کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے

قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((رَبُّ قَبِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَتْ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))۔

۱۶۴۳- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

بَابُ كَرَاهَةِ الشَّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ سِوَاءَ السَّنَةِ الرَّابِعَةِ كَسُنَةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَسِوَاءَ عِلْمِ أَنَّهُ يَذْرُكُ الرَّكْعَةَ مَعَ الْإِمَامِ أَمْ لَا

۱۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔

۱۶۴۵- عَنْ وَرْقَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))۔

۱۶۴۷- عَنْ زَكْرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۶۴۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَخَدَّيْنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۱۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَحِينَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَذْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَطْنَا فَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ قَالَ قَالَ لِي ((يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَخَذَكُمْ الصُّبْحَ أَرْبَعًا)) قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ رَفَعَهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَطًا.

۱۶۵۰- عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أَقْبَمْتُ سَلَاةَ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيمُ فَقَالَ ((أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا)).

۱۶۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا فَلَانُ بَأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبْصَلَاتِكَ وَحَدِّثْ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا)).

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

۱۶۵۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

قَالَ مُسْلِمٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھنے لگے گا صبح کی۔ قعنبی نے کہا کہ عبد اللہ بن مالک ابن حنینہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ چوک ہے۔

۱۶۵۰- ابن حنینہ نے کہا کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو۔

۱۶۵۱- سرجس کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں! تم نے فرض نماز کس کو گنا؟ آیا وہ جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

باب: مسجد میں جانے کی دعا کا بیان

۱۶۵۲- ابی حمید یا ابی اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں حیر افضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔

مسلم نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہہتے تھے کہ لکھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انھوں نے کہ

(۱۶۵۱) ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز مل جائے گی اور اس روایت سے اس کا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا روا ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی یا یہ خیال ہو دے کہ دوسری رکعت ضرور مل جائے گی۔

مترجم کہتا ہے جیسے بعض خفیوں کا قول ہے جن کو مذاق حدیث نہیں۔

كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْجَمَّانِي يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ.

مجھے خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ جمانی کہتے تھے اور روایت ہے ابواسید سے۔
کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حلد بن عمر بکراوی نے ان سے بشر
نے ان سے علامہ نے ان سے ربیعہ نے ان سے عبد الملک نے ان
سے ابی حمید ابی اسید نے انھوں نے نبی سے مثل اس کے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الرَّكْعَتَيْنِ
وَكِرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهَا وَانْهَاءِ
مَشْرُوعَةٍ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ

باب: تحیۃ المسجد کا بیان اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں
بیٹھنے کے مکروہ ہونے اور ان دو رکعتوں کے تمام

۱۶۵۳- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

اوقات میں مشروع ہونے کا بیان
۱۶۵۳- ابی اسید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح
نقل فرمایا ہے۔

۱۶۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۶۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت
نماز ادا کرے۔

۱۶۵۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ
ظَهْرَانِي النَّاسِ قَالَ فَحَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ))
قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ
جُلُوسٌ قَالَ ((فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا
يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ))

۱۶۵۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں
میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے
روکا تم کو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے؟ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں
بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جب
تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

۱۶۵۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ
عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي ((صَلِّ رَكَعَتَيْنِ))

۱۶۵۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ پر میرا
کچھ قرض تھا اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے ادا
کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

۱۶۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى
مِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

۱۶۵۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں

(۱۶۵۷) ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا
کرتے ہیں۔ یہ محض نادانی ہے۔

أَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الْمَسْجِدَ ((فَأَصْلِي رَكْعَتَيْنِ))
بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

۱۶۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي حِمْلِي
وَأَعْيَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ
بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ
الْمَسْجِدِ قَالَ ((الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ ((فَدَعْ حِمْلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))
قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ.

۱۶۵۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا
نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى

۱۶۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى
قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

۱۶۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

۱۶۶۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ
الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأَسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُجِيبُ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ

آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔

باب : مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا
مستحب ہے

۱۶۵۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے
دیر لگائی اور تھک گیا۔ پھر آئے مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا اور آپ کو مسجد کے
دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا تم ابھی آئے؟ میں نے کہا ہاں آپ
نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں
گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھرا۔

۱۶۵۹- مالک کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے آتے پھر دن چڑھے
داخل ہوتے (شہر میں) اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت
پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

باب : نماز چاشت کا بیان

۱۶۶۰- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے
فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے۔

۱۶۶۱- عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے
سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے؟ تو آپ
نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ آپ سفر سے تشریف لاتے۔

۱۶۶۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے حضرت ﷺ کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا
کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام کو دوست
رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں

عَشِيَّةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

۱۶۶۳- عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

۱۶۶۴- عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۶۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَحَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ.

۱۶۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَّصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَيْتُ بِثَوْبٍ فَسَتَرْتُ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَلِيلٌ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ

گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

۱۶۶۳- معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کی کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے۔

۱۶۶۴- اس سند سے اس طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ”ما شاء اللہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۶۶۵- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھتے اور جتنا اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے۔

۱۶۶۶- قتادہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۶۶۷- عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ام ہانیؓ نے کہ انھوں نے کہا کہ نبی میرے گھر آئے جس دن کہ مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرأت بہت کم پڑھتے تھے)۔ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا۔

۱۶۶۸- عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے کہا کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھر تا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانیؓ کے جو بیٹی ہیں ابو طالب کی کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن چڑھے آئے اور ایک کپڑا پردہ کے لیے ڈال دیا گیا تو آپ نہائے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہ جانتی تھی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور پیچھے آپ کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔ مرادی نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ

مجھے خبر دی۔

۱۶۶۹- ابوطالب کی بیٹی ام ہانی کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کئے ہوئے تھیں۔ پھر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا کہ ابوطالب کی بیٹی ام ہانی۔ آپ نے فرمایا خوب ام ہانی ہیں۔ پھر نہا چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھیں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے۔ پھر جب پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جس کو میں نے امان دی ہے ہیرہ کا بیٹا فلاں۔ آپ نے فرمایا جس کو ام ہانی نے امان دی اس کو ہم نے امان دی اے ام ہانی! ام ہانی نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

۱۶۷۰- ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا۔ ۱۶۷۱- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک

عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْبَبَنِي.

۱۶۶۹- عَنْ أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْ أَنَّهُ سَمِعَتْ أُمَّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) قُلْتُ أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِي)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مُتَّحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فَلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِي)) قَالَتْ أُمُّ هَانِي وَذَلِكَ ضَحَى.

۱۶۷۰- عَنْ أُمِّ هَانِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۱۶۷۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ

(۱۷۷۰) نووی نے کہا کہ ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور کم سے کم اسکی دو رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات اور چونکہ حضرت نے کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی اس لیے جنھوں نے نہیں دیکھا انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا بھی فرمان ایسا ہی ہے اور ابن عمرؓ سے جو مروی ہوا ہے کہ انھوں نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہے کہ مسجد میں دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا کہ لوگ کرنے لگے تھے۔ اس لیے اصل نقل کا پڑھنا گھر میں ہے یا مواضع اور بیٹگی اس پر بدعت ہے۔ اس لئے کہ حضرت نے اس پر مداومت نہیں کی اور بیٹگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ فرض ہو جانے کا خوف تھا اور اب یہ خوف نہیں اور مستحب ہونا بیٹگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے۔ ابوذر داء اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو اسی باب میں آگے آتی ہیں اور ابن عمرؓ کو شاید آپ کا فضل نہیں پہنچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہیں ہوئی اور جہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے توقف بھی مذکور ہے۔

تَحْمِيدَةُ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى))

۱۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي حَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ الصُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

۱۶۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۶۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي حَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۶۷۵- عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عَشْتُ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الصُّحَى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَتِّ عَلَيْهِمَا

۱۶۷۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

۱۶۷۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں چاشت کی دو رکعتیں جس کو وہ پڑھ لیتا ہے۔

۱۶۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (محمد ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

۱۶۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۶۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ آگے اسی طرح حدیث ہے۔

۱۶۷۵- ابی مرہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھ کو میرے پیارے نبی نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ میں جب تک جیوں گا ان کو نہ چھوڑوں گا ہر مہینہ میں تین روزے اور چاشت کی نماز اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے۔

باب: فجر کی سنت کی فضیلت و

رغبت کا بیان

۱۶۷۶- عمر بن خطابؓ کے صاحبزادے عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے قبل۔

۱۶۷۷- نافع سے بھی مالک کی حدیث کی طرح ویسی ہی روایت ہے۔

۱۶۷۸- عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.
۱۶۷۹- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۸۰- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ

۱۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْإِذَاانَ وَيُخَفِّفُهُمَا.

۱۶۸۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ

۱۶۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۶۸۴- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

۱۶۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهِدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ

۱۶۷۸- مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر ہلکی ہلکی دو رکعتیں۔

۱۶۷۹- شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۶۸۰- سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انھوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبیؐ جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

۱۶۸۱- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکے اور ان کو ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۲- ہشام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے ابواسامہ کی حدیث میں طلوع فجر کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۶۸۳- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ دو رکعتیں پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان۔

۱۶۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعتیں اس قدر ہلکی پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

۱۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر ہوتی دو رکعتیں پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی کہ نہیں یعنی ایسی ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۶- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح سے پہلے دو رکعتوں کا۔

۱۶۸۷- حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکھا دو رکعتوں

کے لیے فجر کے پہلے کی۔

۱۶۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں۔

۱۶۸۹- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔

۱۶۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد پڑھی۔

۱۶۹۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں آمنا باللہ سے آخر تک اور اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔ الایت۔

۱۶۹۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ”قولوا آمنا باللہ و ما انزل النّا“ اور سورۃ آل عمران کی ”تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم“ پڑھتے۔

۱۶۹۳- مذکورہ بالا حدیث عثمان بن حکیم سے بھی مروی ہے مروان فزاری کی حدیث کی مانند۔

باب : سنتوں کی فضیلت اور ان کی

گنتی کا بیان

أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۱۶۸۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ((لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

۱۶۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۱۶۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَآشْهَدُ بِأَنَا مُسْلِمُونَ.

۱۶۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.

۱۶۹۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْقَزَارِيِّ.

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّائِيَةِ قَبْلَ

الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَبَيَانُ

عَدَدِهِنَّ

۱۶۹۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۹۳- عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا روایت کی مجھ سے

عنہ نے اس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی ہوتی ہے عنہ نے کہا میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عنہ سے میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ نعمان بن سالم نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عمرو بن اوس سے میں نے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

۱۶۹۵- نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھیں سنت کی اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۶۹۶- مسلمانوں کی ماں رسول اللہ ﷺ کی بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت خوشی سے پڑھے سو فرض کے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا فرمایا اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عنہ نے کہا میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور عمرو اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا۔

۱۶۹۷- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر دن میں نماز پڑھی اور پھر غسل اوپر کی روایت کے بیان کیا۔

عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُوْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عُبَيْدَةُ فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عُبَيْدَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرُو بْنِ أَوْسٍ.

۱۶۹۵- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ))

۱۶۹۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرَحْتُ أَصَلِّيَهُنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا بَرَحْتُ أَصَلِّيَهُنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۶۹۷- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاسْتَبْعَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۱۶۹۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پڑھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی کیا تھ گھر میں پڑھیں۔

باب نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے جائز ہونا

۱۶۹۹- عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور عشاء لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۷۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر

۱۶۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَفِعْلُ بَعْضِ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا

۱۶۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سَبْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي ثَلَاثًا طَوِيلًا قَائِمًا وَثَلَاثًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۷۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

(۱۶۹۸) ☆ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے کہ دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں۔ مگر سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ سب نفل گھر میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ سنت صبح کی اور جمعہ کی گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ رشاہد آپ کا عام ہے۔ پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کراہت سے خالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

۱۷۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أَصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۱۷۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

۱۷۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

۱۷۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبُرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ.

پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۱- عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میں فارس میں بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

۱۷۰۲- عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی۔ پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے ہوئے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے۔

۱۷۰۳- عبد اللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ ہم نے عائشہ سے نبی اکرم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ بہت کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۷۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نماز میں بیٹھ کر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتیں سورۃ میں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

- ۱۷۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ
- ۱۷۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.
- ۱۷۰۷- عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ.
- ۱۷۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ.
- ۱۷۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ
- ۱۷۰۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے۔ پھر جب رہ جاتیں تیں یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔
- ۱۷۰۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا تو کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اس میں چالیس آیتیں پڑھے (یعنی پھر رکوع کرتے)۔
- ۱۷۰۷- علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پھر جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔
- ۱۷۰۸- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا یعنی ان کے فکروں سے۔
- ۱۷۰۹- عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے پوچھا تو

بیان حکم مخالفت قیاس باحدیث

(۱۷۰۵) دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت ہو اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور عام علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اس کو منع کیا ہے مگر ان کا منع کرنا غلط ہے۔ اور قاضی عیاض نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہیں اور اشہب منع کرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بیٹھ کر بیٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ پھر منع کرنا کسی ایک کا سراسر خلاف ہے اور قابل التفات نہیں اس لیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رائے اور قیاس کسی کا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اس کا قائل کیوں نہ ہو۔

لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

انہوں نے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

۱۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۷۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ اکثر آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

۱۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا يَدَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلَّ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

۱۷۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۷۱۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَائِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيَرْتَلُّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا.

۱۷۱۲- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

۱۷۱۳- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الظَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُسَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ اثْنَيْنِ.

۱۷۱۳- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو الظاہر اور حرمہ نے۔ ان دونوں سے ابن وہب نے۔ ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحاق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے۔ ان سے معمر نے۔ ان سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کے مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات میں ایک یا دو سال رہ گئے۔

۱۷۱۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا.

۱۷۱۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

۱۷۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَنْصِفُ الصَّلَاةَ)) قَالَ فَأَنَّتُهُ فَوَجَدْتُهُ

۱۷۱۵- عبد اللہ بن عمرو نے کہا مجھ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑھ

رہتے ہیں اور میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ! میں نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول اللہ کے پیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ پیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

باب: نماز شب اور وتر کے ایک ہونے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک رکعت صحیح نماز ہے

۱۷۱۶- اس سند سے یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۱۷- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور اس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی۔ پھر جب پڑھ چکے تو داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے۔

۱۷۱۸- ام المؤمنین زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکا اور ظاہر ہو جاتی آپ پر صبح اور مؤذن آتا تو کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا۔

۱۷۱۹- ابن شہاب سے مذکورہ بالا حدیث کچھ لفظی رد و بدل کے

يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ عَمْرٍو قُلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نَصْفِ الصَّلَاةِ)) وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ ((أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَخِي مِنْكُمْ))

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكَعَةٌ وَأَنَّ الرُّكَعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ

۱۷۱۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْمَرِ

۱۷۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

۱۷۱۹- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ

ظہر میں ہے یا کوئی مذکر کے سبب سے اگر بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خاصا کھس پر زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب۔

ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

حَرَمَلَةُ الْحَدِيثِ بِمَنْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَنَبِيْن
لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرْ الْإِقَامَةَ
وَسَائِرُ الْحَدِيثِ يَبْثُلُ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً

۱۷۲۰- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ ان میں سے وتر ہوتیں کہ نہ بیٹھتے مگر ان کے آخر میں۔

۱۷۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا

۱۷۲۱- ہشام سے مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۷۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع فجر کی دو سنتوں کے۔

۱۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَعْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۷۲۳- ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے رمضان ہو یا غیر رمضان۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے تھے یعنی وتر کی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

۱۷۲۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتُمُ الْقَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ فَقَالَ يَا ((عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي))

(۱۷۲۰) وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دور رکعت پر سلام پھیرتا جائے حالانکہ سب رکعتوں کے آخر میں ایک سلام پھیرنا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دور رکعت پر سلام۔

مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے عبد بنہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریم نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابواسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے۔

(۱۷۲۳) اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اس پر کہ قرأت کا لہا کرنا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے۔ اور یہ خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جائے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ آپ وادی میں سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدیث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے۔

۱۷۲۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُؤْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۷۲۵- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِهِمَا يَسْعَ رَكْعَاتٍ قَائِمًا يُؤْتِرُ مِنْهُنَّ.

۱۷۲۶- عَنْ أَبِي لَيْلَى سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيُّ أَمَةٍ أَخْبَرَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

۱۷۲۷- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشَرَ رَكْعَاتٍ وَيُؤْتِرُ بِسُجْدَةٍ وَيَرْكَعُ

۱۷۲۴- ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے، آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے۔ دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور گھمیر کے بیچ میں۔

۱۷۲۵- ابو سلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ آپ کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھتے۔ و تراویح میں شامل ہوتا۔

۱۷۲۶- عبد اللہ بن لبید نے ابو سلمہ سے سنا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے خبر دیجئے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے؟ پس انہوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ میں رات کے وقت تیرہ رکعت تھی ان ہی میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

۱۷۲۷- قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت

(۱۷۲۴) ☆ اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی عیاض نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اس کو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تاکہ معلوم ہو جائے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہے۔ مگر اس پر آپ نے ہتھی نہیں کی۔ کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا۔ اور کوئی شخص مکان کے لفظ سے دوام خیال نہ کرے اس لیے کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کنست اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ يَعْنِي فِي غُرِّ شَبَوَا لَاتِي تَحْيِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ کے احرام کھولنے کے وقت قبل طواف افاضہ کے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنی حجۃ الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر ہوتی۔ پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعات کبھی پڑھی ہمیشہ نہیں۔

رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَيْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً.

۱۷۲۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَتَبَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وَضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ.

۱۷۲۹- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوُتْرُ

۱۷۳۰- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

۱۷۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرَ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَامًا.

۱۷۳۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

۱۷۲۸- ابی اسحاق نے کہا کہ پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کے بارے میں جو حضرت عائشہ سے انھوں نے سنی ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مقدمہ میں تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سورہتے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں۔ پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بیبیوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے پھر جب پہلی اذان ہوتی یعنی صبح کے وقت کی اذان تو جھٹ اچھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ اٹھتے پھر آپ اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اور اللہ کی قسم انھوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے یعنی جو لفظ انھوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے۔ یہ اس لیے کہا کہ شرم کی بات ہے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے یعنی صبح کی سنت۔

۱۷۲۹- ابی اسحاق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا۔

۱۷۳۰- مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے عمل کو دوست رکھتے تھے۔ میں نے کہا آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ کہا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

۱۷۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنی تہجد کے بعد سو جاتے۔

۱۷۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

(۱۷۲۹) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

(۱۷۳۰) ☆ مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

کہ نبی جب فجر کی سنت پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو جاتے۔

۱۷۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

۱۷۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ فرماتیں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ!

۱۷۳۵- ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتیں پھر جب وتر رہ جاتے حضرت ان کو جگا دیتے وہ وتر پڑھ لیتیں۔

۱۷۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا آپ کا وتر سحر کے وقت پر۔

۱۷۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اول شب میں اور بیچ میں اور آخر میں سب وقت ادا کئے ہیں یہاں تک کہ چھٹے حصہ آخر کے رات میں بھی۔

۱۷۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر رات وتر کی نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کی نماز رات کے آخری حصہ میں پہنچ گئی۔

باب: تہجد کی نماز کو صبح کے وقت ادا کرنا جو کوئی سو رہا ہے یا بیمار ہو

۱۷۳۹- قتادہ نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعْتُ.

۱۷۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ.

۱۷۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْطَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوَتْرُ أَقْطَعَهَا فَأَوْتَرَتْ.

۱۷۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ.

۱۷۳۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَاتَّهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ.

۱۷۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّهَى وَتَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ

۱۷۳۹- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُو فَبِي

(۱۷۳۵) ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھتا ہو کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا۔

سَبِيلَ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا
لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ
الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ
أَنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَتَنَّهُ عَنْ ذَلِكَ
وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سَبَّهَ أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاهُمْ نَبِيُّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَلَيْسَ
لَكُمْ فِي أُسْوَةٍ)) فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ
إِمْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا
فَاتَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا
أَدُلُّكَ عَلَى أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَثَرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ
عَائِشَةُ فَأَتَهَا فَاسْأَلَهَا ثُمَّ أَتَيْتَنِي فَأَخْبَرْتَنِي
بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى
حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَتَا
بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ
النَّسْعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ
فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ
فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا
فَقَالَتْ أَحْكِيمُ فَعَرَفْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ
مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامُ
قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا
قَالَ فَتَادَهُ وَكَانَ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمُّ
الْمُؤْمِنِينَ أَتَيْتَنِي عَنْ حَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

کہ اپنے باغ و زمین بیچ ڈالیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے
خریدیں اور نصاریٰ سے مرنے کے وقت تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ
میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انھوں نے ان کو منع کیا (یعنی
بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور
خبر دی کہ چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا نبی کی زندگی میں تو
آپ نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارا لیے میری راہ اچھی
نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی
سے رجعت کی (یعنی جسکو طلاق دے دی تھی) اور ان کو طلاق دے
دی تھی اور ان کی رجعت پر لوگوں کو گواہ کر لیا۔ پھر وہ ابن عباسؓ
کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال پوچھا
انھوں نے کہا میں تم کو ایسا شخص بتا دوں کہ جو ساری زمین کے
لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انھوں نے کہا وہ
کون ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا حضرت عائشہؓ۔ سو تم ان کے پاس جاؤ
ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور ان کے جواب سے خبر دو۔
پھر میں ان کے پاس چلا اور حکیم بن اُفْلَح کے پاس آیا اور ان سے چاہا
کہ وہ مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلیں۔ انھوں نے کہا کہ میں
ان کے پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے ان کو روکا تھا کہ وہ ان
دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں (یعنی صحابہ کی آپس کی
لڑائیوں میں) مگر انھوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ زرارہؓ نے کہا کہ
میں نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہؓ
کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی۔ انھوں نے اجازت دی اور ہم
ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انھوں نے فرمایا کیا یہ حکیم
ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہؓ نے ان کو پہچان لیا
(یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے)۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ
تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن
ہشام ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہشام کون ہے؟ حکیم نے کہا مامر کے

قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خَلْقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَئِنْ أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْنًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ حَاتِمَتَهَا ائْتِي عَشْرَ شَهْرًا فِي السَّنَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكُهُ وَطَهْوَرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْجُدُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي بِسَعِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي قَلَمًا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْثَرَ بِسَعٍ وَصَنَعَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَبِيعِ الْأَوَّلِ فَبِتِلْكَ رِسْعٍ يَا بَنِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا

بیٹے۔ تب ان پر بہت مہربانی کی اور قہارہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے خبر دیجئے؟ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جس کا قرآن میں حکم ہے۔ انھوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے رات کے اٹھنے سے پھر انھوں نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا المزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر پڑھنے کو اس سورت کے اول میں پھر نبی اور آپ کے سب یار رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا)۔ پھر ہو گئیں رات کا نماز پڑھنا خوشی کا سودا بعد اس کے کہ فرض تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں! خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کی؟ تب انھوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو جب چاہتا تھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو۔ پھر نو رکعت پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اس میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ تعالیٰ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے یعنی تشہد پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیلتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیلتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر دو رکعت پڑھتے

غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتُ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا . (۱)

اس کے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے۔ غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں اے میرے بیٹے! پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آگیا سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہو تا کہ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبیؐ نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب قرآن ختم کرنے کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے۔ پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہؓ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہو تا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن ثنی نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دی اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا۔ اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عساکر کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ انہوں نے کہا عامر کے بیٹے۔ انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے۔ اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(۱) ہذا اس حدیث میں بہت فوائد ہیں:

اول: یہ کہ ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کا بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو مسائل اس کی طرف رجوع کرے۔ اس میں دین کی خیر خواہی اور مسائل کی بہتری ہے۔

۱۷۴۰- سعد بن ہشام سے مروی ہے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اپنی زمین بیچنے مدینہ گئے۔ آگے ایسے ہی مروی ہے۔

۱۷۴۱- سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق سوال کیا اور پوری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ عائشہؓ نے سوال کیا کہ ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر۔ کہنے لگیں عامر کتنا اچھا آدمی تھا۔ عامر غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۱۷۴۲- زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام ان کے ہمسایہ تھے پس انھوں نے خبر دی کہ طلاق دی انھوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون سے ہشام؟ انھوں نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرت کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن ارج نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا۔

۱۷۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی شب کی تہجد جب قضاء ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

۱۷۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۷۴۱- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْوُتْرِ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ يَقْصِدُهُ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۷۴۲- عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ بَحَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحٍ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَتَيْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

۱۷۴۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنَتْنِيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

دوم: یہ کہ حضرت عائشہؓ نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت رسول اللہ کا قرآن تھا اس سے علوشان اور وفور علم اور کثرت فہم اور تکاثر اور اک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزے میں کر دیا اور آپ کے خلق کی ایسی جامع تعریف کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہوں آخر محبوب بہ محبوب خدا ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن اتباعها وخدامها۔

سوم: جو فرمایا کہ تہجد فرض تھی پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت پر اس امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے میں تواجماع ہے اور نبی کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی۔

چہارم: یہ کہ جب تہجد قضاء ہوتی صبح کو ادا کرتے اس سے ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہے۔

پنجم: یہ کہ ثابت ہوا کہ وتر کی تفصیل پڑھے۔

۱۷۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

۱۷۴۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حَزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

بَابُ صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ

الْفِصَالُ

۱۷۴۶- عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ)).

۱۷۴۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قَبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضْتَ الْفِصَالُ)).

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوُتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

۱۷۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ

۱۷۴۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان میں۔

۱۷۴۵- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے یا کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو لکھتا ہے اس کو اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اس نے رات کو۔

باب: صلاة الاوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے

بچوں کے پاؤں جلنے لگیں

۱۷۴۶- قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنی ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا) تو انھوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی میں افضل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز رجوع کرنے والے بندوں کی جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

۱۷۴۷- زید بن ارقم نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قباء والوں کی طرف اور دیکھا کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوة الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

باب: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے

آخری حصہ میں ایک رکعت ہے

۱۷۴۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے

(۱۷۴۶) اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دن چڑھے پڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوة الاوابین بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی۔

۱۷۴۹- سالم اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا رات کی نماز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت پڑھ۔ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت و تراویک۔

۱۷۵۰- عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول رات کی نماز کس طرح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اس کو طاق بنا لو۔

۱۷۵۱- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اور میں اس کے اور حضرت کے بیچ میں تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ رات کی نماز کیوں کر ہے؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور آخر نماز کے و تراویک۔ پھر پوچھا ایک سال بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے یا کسی نے۔ پھر بھی آپ نے اسی کے مثل فرمایا۔

۱۷۵۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس آدمی نے پھر سال کے بعد پوچھا۔

۱۷۵۳- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی نے فرمایا تر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو۔

۱۷۵۴- نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب سے آخر میں ادا کرے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتُرًا لَهُ مَا قَدْ صَلَّى))

۱۷۴۹- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ))

۱۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتْ الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ))

۱۷۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرَا)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ أَلَمَكَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَذْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ وَكَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

۱۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوَتْرِ))

۱۷۵۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا فَإِنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ.

۱۷۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا)).

۱۷۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

۱۷۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۸- عَنْ أَبِي مِخْلَمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۵۹- عَنْ أَبِي مِخْلَمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)).

۱۷۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحْسَأَ أَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتِرَتْ لَهُ مَا صَلَّى)).

۱۷۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

یہی حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

۱۷۵۶- ابن عمر فرماتے ہیں کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ صبح سے پہلے اپنی نماز کے آخر کو طاق بناو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

۱۷۵۸- ابو مجلز کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وتر سے مراد رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۷۵۹- ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں اور پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انھوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں۔

۱۷۶۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں؟ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی علامت پائے تو ایک رکعت پڑھ لیوے وہ سب کو طاق کر دے گی۔

۱۷۶۱- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتوں کے بارے میں جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں؟

(۱۷۶۰) ☆ ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا کہ شافعیہ اور اکثر محدثین کا مذہب ہے اور یہ حدیثیں حنفیہ پر حجت ہیں اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔

میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دور رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ عبد اللہ نے کہا کہ تم مولے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھتے) مجھے فرصت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دور رکعت پڑھتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے اس وقت جو نماز ہوگی نہایت خفیف ہوگی) خلف نے اپنی روایت میں ارا بیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۶۲- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اور اوپر والی روایت کے مثل بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھتے آخر شب میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو تم مولے آدمی ہو۔

۱۷۶۳- عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دور رکعت ہے۔ پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آتی ہے تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ پھر ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ دو دور رکعت کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا جائے۔

۱۷۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر صبح سے پہلے پڑھو۔

۱۷۶۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

أَوْ طِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوترُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَصَحْبُ مَا تَدْعُنِي. أَسْتَقْرئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوترُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَانَ الْأَذَانُ بِأَذْنِيهِ قَالَ خَلْفٌ أَرَأَيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً.

۱۷۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمَثَلِهِ وَزَادَ وَيُوترُ بِرَكْعَةٍ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ إِنَّكَ لَصَحْبُ.

۱۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنِي مَثْنِي قَالَ ((أَنْ تُسَلَّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۷۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا)).

۱۷۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُتْرِ فَقَالَ ((أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ)).

بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ

۱۷۶۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)) رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةً.

۱۷۶۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَيْكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ))

بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

۱۷۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ))

۱۷۶۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ.

بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ

فِيهَا الدُّعَاءُ

۱۷۷۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ))

باب: جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخر میں وتر نہ پڑھ سکے گا اس کو اول حصہ میں پڑھ لینا چاہیے ۱۷۶۶- جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھے گا تو اول شب میں عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور جب کہ آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے۔ اس لیے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابو معاویہ نے محضورہ کہا (معنی دونوں کے ایک ہیں)۔

۱۷۶۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا پس چاہیے کہ وتر پڑھ لیوے پھر سو جائے اور جس کو رات کو اٹھنے کا یقین ہو وہ آخر میں وتر پڑھے اس لیے کہ آخر رات کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

باب: سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی ہے

۱۷۶۸- جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑے رہنا ہو۔

۱۷۶۹- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

باب: رات کے اس لمحے کے بارے میں جس میں دعا

قبول ہوتی ہے

۱۷۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

۱۷۷۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ))

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْبَجَابَةِ فِيهِ

۱۷۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))

۱۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ))

۱۷۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ))

۱۷۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ

۱۷۷۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ اسے دے دیتا ہے۔

باب: رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر کی ترغیب کا بیان

۱۷۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں۔

۱۷۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اترتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں۔ کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

۱۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ اسے دیوے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان

اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ أَوْ يَسْأَلْنِي فَأَعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ ((قَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

۱۷۷۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يَقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ ((.

۱۷۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ ذَا عٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْقَجَرُ ((.

۱۷۷۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ خَلِيفَةَ مَنْصُورٍ أَمُّ وَأَكْثَرُ.

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيعُ

۱۷۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ((.

دنیا کی طرف آدمی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں۔ پھر فرماتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

۱۷۷۶- سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اور یہ زائد ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو اس کو قرض دے جو مفلس نہ ہوگا اور نہ ظلم کریگا۔

۱۷۷۷- ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تنہائی رات گزر جاتی ہے تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

۱۷۷۸- ابواسحاق سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ منصور کی حدیث پوری اور زیادہ ہے۔

رمضان میں قیام یعنی تراویح کا بیان

۱۷۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رمضان کی رات میں ایمان اور ثواب کی راہ سے نماز پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

(۱۷۷۹) ان سب احادیث صحیحہ سے پروردگار کا ہر شب اترنا جو اللہ تعالیٰ شانہ کی ایک صفت فعلی ہے ثابت ہوا اور اس کے ظاہری معنی پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ بیویات باطلہ دور از کار ہیں۔ اس لیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سودوں جو دعا کرو قبول کروں۔ یہ خاص اللہ کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اس کی کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے اترنا چڑھنا، آنا، ہنسنا، تعجب کرنا، استواء غصہ کرنا، رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں۔ یہی مذہب ہے کہ اس کے ظاہر معنی پر ایمان لانا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اس کو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مؤمل کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور اللطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے۔

۱۷۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغَّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوفِيَ)) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.

۱۷۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۷۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُؤَاقِفُهَا أَرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ)).

۱۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تَفْرُضَ عَلَيْنَكُمْ)) قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۱۷۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ یاروں کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے جو رمضان میں ایمان کے درس کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہا رات کو نماز پڑھتا)۔

۱۷۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۷۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شب قدر میں جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے کہ یہ شب قدر ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاوے گا۔

۱۷۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

۱۷۸۴- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يُحَدِّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا))

۱۷۸۴- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ جمع ہوئے اور حضرت نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے۔ پھر لوگ پکارنے لگے نماز، نماز اور آپ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے کہا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

باب: شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر

ہونے کا بیان

۱۷۸۵- زر سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسود کہتے ہیں کہ جو سال

بَابُ النَّذْبِ الْأَكِيدِ إِلَى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ دَلِيلٌ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ۱۷۸۵- عَنْ زُرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

(۱۷۸۳) ان سب حدیثوں سے رمضان میں رات کی نماز کی تفصیلات ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت نے بھی تین روز تراویح جماعت سے پڑھی۔ جماعت بھی سنت ہوئی اور رکعات کی تعداد وہی مسنون ہیں جو حضرت عائشہ سے مروی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو مباح ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہیں بلکہ عید، کسوف اور استسقاء میں جماعت اولیٰ ہے اور جماعت کے سوا مسجد میں بھی نوافل کارواہونا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اقتداء اس کی رو سے جس کی امامت کی امام نے نیت کی ہو اور یہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور مفیدہ دونوں جمع ہوں تو اس کا تدارک اولیٰ ہے جیسے آپ نے تراویح فرض ہو جانے سے ترک کر دی اور پھر آپ نے اپنے ترک کرنے کی وجہ بھی بیان کر دی کہ یاروں کا دل خوش ہو جائے اور خطبہ میں تشہد اور الماعذ کا لفظ کہا کہ یہ دونوں مسنون ہیں۔

بھر تک جاگے اس کو شب قدر ملے۔ ابیؓ نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے۔ مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جاگنے کا حکم کیا۔ وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۱۷۸۶- ابیؓ نے کہا واللہ میں لیلۃ القدر کو جانتا ہوں کہ وہ اسی رات میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا حکم کیا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ کہا ابیؓ نے حکم کیا جس رات ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور کہا شعبہ نے کہ یہ بات مجھ سے میرے ایک رفیق نے عہدہ کی طرف سے بیان کی۔

۱۷۸۷- شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا اور شعبہ کے شک اور بعد والے لفظوں کا ذکر نہیں کیا۔

باب: نماز اور دعائے شب

۱۷۸۸- ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہؓ کے پاس رہا (اس لیے کہ حضرتؓ کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبیؐ رات کو اٹھے اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر اپنا منہ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُمِّي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَنِي رَمَضَانَ يَخْلِفُ مَا يَسْتَنِي وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيَاضًا لَا شُعَاعَ لَهَا.

۱۷۸۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عَلَمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْخَرَفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ. (۱)

۱۷۸۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

۱۷۸۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَتُّ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقُبُورَ فَأَطْلَقَ شِقَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

(۱) مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے اوپر کی روایت کے مانند اور شعبہ کے شک کرنے کا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۷۸۶) شب قدر کا مفصل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكَبِّرْ وَقَدْ أُنْبِغِ
ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ
يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّبِعُهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ
فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي
فَأَذَانَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَمَامْتُ صَلَاةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ
وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي
دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي
نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا
وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا
وَعَظَمُ لِي نُورًا)) قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي
التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي
بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصِي وَكُحْمَى وَدَمِي وَشُعْرِي
وَبَشْرِي وَذَكَرَ حَصَلَتَيْنِ.

گر لیا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں بھی اٹھا اور
انگڑائی لی کہ کہیں حضرت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لیے
ہو شیار تھا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو حضرت کے ساتھ علم
غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے)۔
اور میں نے وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے معلوم
ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو)۔ غرض کہ رسول
اللہ ﷺ کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی پھر آپ لیٹ رہے
اور سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک
تھی جب سو جاتے تھے خرائے لیتے تھے۔ پھر بلال آئے اور آپ کو
صبح کی نماز کے لیے آگاہ کیا اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو
نہیں کیا۔ اور آپ کی دعا میں یہ لفظ تھے اللہم سے عظم لی نور اتک
یعنی یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور
اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور
میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھا دے
میرے لیے نور۔ کریم (بخاری حدیث ہیں) نے کہا ہے کہ سات
لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے
اس لیے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے ابن عباسؓ کی بعض اولاد سے
ملاقات کی انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں اور ذکر کیا کہ
میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا ہوا اور میرے بال اور میری کھال اور
دو چیزیں اور ذکر کی (یعنی ان سب میں حضرت نے نور مانگا)۔

۱۷۸۹- عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ حَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي

۱۷۸۹- کریم جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کو ابن
عباسؓ نے خبر دی کہ وہ ایک رات ام المؤمنین حضرت میمونہؓ جو
مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں کے گھر رہے۔ ابن عباسؓ نے کہا

(۱۷۸۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور وتر میں بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور بیچ
میں سلام پھیر دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جو مؤذن کے امام کے پاس آنے کا تاکہ وہ

عَرَضَ الْوَسَادَةُ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَقَلَ يَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنْ مُغْلَقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَقْبِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ عَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

۱۷۹۰- عَنْ مَحْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدًا إِلَى شَحْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۱۷۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بُمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ

کہ میں تکیہ کے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لمبان میں سر رکھ کر لیٹے اور حضرت سوتے رہے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا کچھ پہلے یا کچھ بعد رسول اللہ ﷺ جاگے اور نیند کا اثر اپنے منہ پر سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے (اس کا استحباب ثابت ہوا)۔ پھر سورہ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں (ان آیتوں کا پڑھنا بھی اس وقت پر مستحب ہوا) پھر ایک لٹکی ہوئی پرانی مشک کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تھا (یعنی آیتوں کا پڑھنا اور منہ سے نیند کا اثر پونچھنا)۔ پھر گیا میں اور آپ کے بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدھا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دھنا کان پکڑا اس کو مروڑتے تھے (تاکہ بچہ کو نیند نہ آجائے) پھر دو رکعت پڑھی پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پڑھے پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر نکل کر صبح کے فرض ادا کئے۔

۱۷۹۰- محرمہ بن سلیمان نے بھی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی مشک کی طرف ارادہ کیا اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی بہت کم گرایا پھر مجھے بلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مالک کی روایت کے مثل ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

۱۷۹۱- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن میں میمونہ ام المومنین جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی ان کے گھر سویا اور رسول اللہ نے وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ

نہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑھنا صبح کی سنت کا اور قہجہ مع وتر خیرہ رکعت ادا کرنا اور اس میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر خیرہ رکعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ گیارہ رکعت۔

کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ سو مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سوتے خرائے لیتے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انھوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے۔

۱۷۹۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ انھیں تو مجھے بھی جگادینا اور رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا اور میں جب ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھیں۔ پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خرائے سنتا تھا۔ پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں۔

۱۷۹۳- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا پھر ان سے وضو کے بارے میں بیان کیا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور تھوڑے پانی سے کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو نبی نے کیا تھا پھر میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوا گیا تو آپ نے مجھ کو پیچھے سے کھینچ کر دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے۔ پھر بلال آئے اور نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہیں ٹوٹا) نبی کا خاصہ ہے اس لیے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبی کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔

ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَنَاذَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمَرُو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشْجَعِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

۱۷۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتُ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيُّظِلْنِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِيقِهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَعْفَيْتُ بِأَخَذَ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اخْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۷۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَاتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مَعْلَى وَضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقْلِلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جُفْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَنَاذَ بِلَالٌ فَأَذَانَهُ بِالصُّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانٌ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

۱۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مِثْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِبَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْحَفَنَةِ أَوْ الْقِصْعَةِ فَأَكْبَهُ يَدِيهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَعَلْتُ فَتَمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا)) .

۱۷۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلِمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مِثْمُونَةَ فَحَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ ((وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكْ)) .

۱۷۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مِثْمُونَةَ وَاقْتَصَرْتُ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِبَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَقَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةٌ أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

۱۷۹۳- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا وضو وضو کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خرائے ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

۱۷۹۵- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریم کو ملا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ ”واجعلنی نوراً“ راوی کو اس میں کوئی شعبہ نہیں۔

۱۷۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

فَحَلَّ شِبَعًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ ((أَعْظِمَ لِي نُورًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا. ۱۷۹۷- عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقْصِرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلْتَنِي تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلِمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتِي عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمَ لِي نُورًا)).

۱۷۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتٍ مَبْمُونَةٍ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا لَانْظَرَ كَيْفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ.

۱۷۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأُطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

اس کا بندھن کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں یہ کہا یا اللہ بڑا کر دے میرا نور اور واجعلنی نوراً کا لفظ نہیں کہا۔ ۱۷۹۷- کریب رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کو چھایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہیں کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے دعا کی۔ سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان کئے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں نور اور بنادے مجھے نور۔

۱۷۹۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں سویا (مسلمانوں کی ماں اور اپنی خالہ) میمونہ کے گھر جس رات میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے کہ میں آپ کی رات کی نماز دیکھوں۔ پھر تھوڑی دیر آپ نے اپنی بی بی سے باتیں کیں پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

۱۷۹۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ جاگے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورت تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں اور اس میں بہت لمبا قیام کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراسے لینے لگے۔ غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت

ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَغْطِنِي نُورًا)).

پڑھیں ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی۔ پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اللھم سے آخر تک یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور۔

۱۸۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَغْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ.

۱۸۰۰- ابن عباس سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رات رہا تو نبی اکرم ﷺ رات کو نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرم نے مشکیزے کے پاس قیام کیا۔ آپ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب میں نے نبی اکرم کو اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی کھڑے ہو کر مشکیزے سے وضو کیا اور نبی اکرم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ میں نے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم نے یہ کام نفل نماز میں کیا تھا تو ابن عباس نے کہا ہاں۔

۱۸۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ.

۱۸۰۱- ابن عباس فرماتے ہیں کہ عباس نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپ میری خالہ میمونہ کے گھر تھے میں نے وہ رات ان کے ساتھ گزاری آپ رات کو نماز پڑھنے لگے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

۱۸۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ حُرَيْجٍ وَفَيْسُ بْنُ سَعْدٍ.

۱۸۰۲- ابن عباس سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۸۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً.

۱۸۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

والا ہے تجھی کو تعریف ہے تو آسمان وزمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے۔۔۔۔۔ دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات مانتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیرے ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ سو تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہوں کو بخش دے۔ یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۱)

۱۸۰۹۔ ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کی جو روایت ابن جریج نے بیان کی ہے اس کے الفاظ مالک کی حدیث کے ساتھ متفق ہیں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں سوائے دو لفظوں کے۔ ابن جریج نے ”قیام“ کی جگہ ”قیم“ کا لفظ استعمال کیا ہے اور ”ما اسررت“ کا لفظ بولا ہے۔ ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ باتیں زائد ہیں۔

۱۸۱۰۔ ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۱۸۱۱۔ ابی سلمہؓ نے عالی جناب حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے؟ انھوں نے فرمایا کہ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرائیل اور میکائیل دونوں رحمت کے فرشتے ہیں اور اسرافیل ان کے اور خدا کے بیچ میں رسول ہیں) آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے جو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں سیدھی راہ بتا جس

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْحِجَةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي لِي مَا قَدَّمْتُ وَالْأَخَرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

۱۸۰۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قِيَامٍ قِيمٌ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرَفٍ

۱۸۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفَاظِهِمْ

۱۸۱۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ بَأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ ((اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِيرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

(۱) ☆ مسلمؒ نے کہا اور ہم سے شیباؒ نے روایت کی ان سے مہدیؒ نے کہ یمون کے فرزند ہیں ان سے عمران قصیر نے ان سے قیس نے ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباسؓ نے ان سے نبیؐ نے یہی حدیث اور لفظ ان راویوں کے قریب قریب ہیں۔

أَهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يَا ذِئْبُكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))

۱۸۱۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ إِنِّي ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِ إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لِيَنَّكَ وَتَسْعِدَنِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ مَسْمَعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَ وَعَظْمِي وَعَصِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَإِذَا سَجَدَ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔

۱۸۱۲- حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز میں کھڑے ہوتے انہی وجہت سے اتوب الیک تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور مسلمانوں میں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ اس لیے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھ کو اچھی عادتیں کہ میں سکھاتا ان کو مگر تو اور دور رکھ مجھ سے بری عادتیں نہیں دور رکھ سکتا ان کو مگر تو۔ میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہو سکتی (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً خالق القردة والخنازیر نہیں کہا جاتا۔ یا رب الشر نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر نہیں اگرچہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اسلئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کے ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بلند ذات والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو اللہم سے وعصی تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں تیرے لیے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔ جھک گئے تیرے لیے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو اللہم سے من شنی بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے ہمارے

وَشَقُّ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)) ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالتَّسْلِيمِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس بھر اور جب سجدہ کرتے تو اللہم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں میرے منہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر آخر میں تشهد اور سلام کے بیچ میں کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۱۸۱۳- عَنْ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ ((وَجْهْتُ وَجْهِي)) وَقَالَ ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ)) وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) وَقَالَ ((وَصُورُهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ)) وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالتَّسْلِيمِ.

۱۸۱۳- اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے اللہم اغفر لی ما قدمت آخر حدیث تک اور تشهد اور سلام کے درمیان کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا

۱۸۱۴- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ

۱۸۱۴- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے سورہ بقرہ شروع کی اور میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دو گانہ میں پوری سورت پڑھیں گے۔ پھر آپ آگے بڑھ گئے۔

پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورۃ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہے میرا پروردگار بڑائی والا اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر برابر تھا۔ پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب پھر سجدہ کیا۔ پھر کہا میرا رب پاک ہے بلند ذات والا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی اسے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

۱۸۱۵- ابو داؤد نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرأت یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں۔ ۱۸۱۶- اعمش سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

باب: تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

۱۸۱۷- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اس کے ایک کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

(۱۸۱۷) یا تو یہ استعارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرمانبردار ہے یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل و حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔

عِمْرَانُ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ ((رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ مِنَ الزُّبَايْدَةِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

۱۸۱۵- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأُدْعَى.

۱۸۱۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ

الَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ

۱۸۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ((ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ))

۱۸۱۸- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رات کو فاطمہؓ کو دیکھنے کے لیے یونہی تشریف لے گئے اور فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد)؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور میں نے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۸۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل ست۔

باب: نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

۱۸۱۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً فَقَالَ ((أَلَا تُصَلُّونَ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَنْعُتَنَا بَعَثَنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخْذَهُ وَيَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا))

۱۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ((يَعْقُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَبْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْعُقْدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا))

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ

وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ

۱۸۲۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱۸۱۸) ☆ آپ کو ان کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا۔ اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اس حدیث سے تہجد کی ترغیب ثابت ہوئی اور آدمی کا اپنے رفیقوں کو حکم کرنا اور اپنے لوگوں کے لیے امام کی خبر گیری اور مصالح دین و دنیا میں رعایت کرنا اور معلوم ہوا کہ جب کوئی ناصح کی نصیحت قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں کوئی اور مصلحت دیکھے۔

(۱۸۱۹) ☆ تہجد گزار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک چالاک ہوتے ہیں گھریا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھر تیز کرتی ہے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول جاگتے وقت یاد الہی کرنا۔ چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں جمع کیں ہیں۔ دوسرے جاگتے وقت وضو کرنا اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو۔ تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ چوتھے معلوم ہوا کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الہی وضو اور نماز ہے۔

(۱۸۲۰) ☆ جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں یا مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے خالی مت کرو اور اللہ

وسلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان مت بناؤ۔

۱۸۲۱- ابن عمرؓ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۱۸۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لیے اٹھا رکھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

۱۸۲۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس گھر میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

۱۸۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۲۵- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بورے کا ایک حجرہ بنایا اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور اس میں نماز پڑھنے لگے۔ پھر آپؐ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے پھر آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپؐ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپؐ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنگریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))۔

۱۸۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))۔

۱۸۲۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِنَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي نَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا))۔

۱۸۲۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ النَّيْتِ الَّذِي يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ وَالنَّيْتِ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))۔

۱۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ النَّيْتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ))۔

۱۸۲۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجْرَةً بِخَصْفَةِ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَبَعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَخَصَّبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ بِكُمْ صَبِيغُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتُبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ

اس سے مراد نفل نماز ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں پڑھا کرو کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو۔

الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ))

جو گھر میں ہو (کہ ریاست دور رہے)۔

۱۸۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حَجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَلَاكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُضِيَ بِهِ))

۱۸۲۶- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوریع سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی ﷺ نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث سابق کے مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ

باب: ہمیشگی والے عمل کی فضیلت

اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

۱۸۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْتَطِعُ بِالنَّهَارِ فَثَابَرُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ مَا دَوَّومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ)) وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَبَّوْهُ.

۱۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک بوریا تھا کہ آپ اس کو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس کو بچھا لیتے تھے۔ پھر لوگوں نے ایک رات جھوم کیا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اس لیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا۔ تم عمل سے تھک جاؤ گے اور اللہ کے آگے بہت محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اس کو ہمیشہ کیا کریں۔

۱۸۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سِئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ ((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ))

۱۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۸۲۹- عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِعَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

۱۸۲۹- علقمہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو کسی عبادت کے لیے خاص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں ان کی عبادت ہمیشہ تھی اور تم میں سے کون آپ کی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

۱۸۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

۱۸۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ اللہ کے آگے سب سے پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ روی نے کہا اور حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت کرتیں اس کو ہمیشہ لازم کر لیتیں۔

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی

اجازت

۱۸۳۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی۔ کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ زینب کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب ست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو کھول ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب ست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے۔ (۱)
۱۸۳۲- انسؓ اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۳- عروہ کو ام المؤمنین زوجہ حبیبہؓ خدا حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حواء بنت تویت ان کے پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یہ حواء بنت تویت ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوئی نہیں رات کو۔ پھر فرمایا اختیار کرو عمل جس قدر کہ تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تھکے گا۔

۱۸۳۴- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپؐ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَذْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ))
قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ.

بَابُ أَمْرٍ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بَانَ يَرُقْدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

۱۸۳۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِزَيْنَبَ نَصَلِي فَإِذَا كَسَلْتُ أَوْ فَتَرْتُ أَمْسَكْتُ بِهِ فَقَالَ ((حُلُّوهُ يُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ)) وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ ((فَلْيَقْعُدْ))

۱۸۳۲- عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.
۱۸۳۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوَاءَ بِنْتَ تُوَيْتٍ بِنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدٍ بِنِ عَبْدِ الْعَزَى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا))

۱۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شیہان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث نے ان سے عبد العزیز نے ان سے انسؓ نے انھوں نے نبیؐ سے۔

وَعَنْ أَبِي امْرَأَةٍ قَالَتْ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقُلْتُ امْرَأَةً لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا)) وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ نَبِيِّ أُسَدٍ.

نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی ایک عورت ہے۔

بَابُ أَمْرِ مَنْ تَعَسَّ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بَانَ تَرَفُّدًا أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَالِكُ

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۵- عَنْ غَائِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسِبُ نَفْسَهُ))

۱۸۳۵- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجائے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

۱۸۳۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ أَوْ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَذَرْ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ))

۱۸۳۶- ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کارات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن میں اٹکنے لگے (نیند کے غلبہ سے) نہ جانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے۔



کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

باب: قرآن کی نگہبانی کرنے کا حکم

۱۸۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلادی جس کو میں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

۱۸۳۸- حضرت عائشہ نے فرمایا نبی ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔

۱۸۳۹- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔

۱۸۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ سے مثل حدیث مالک کے روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا تو بھول گیا۔

۱۸۴۱- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت برا ہے ان میں کا وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ

۱۸۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقِطُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا)) .

۱۸۳۸- عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أَنْسِيْتُهَا)) .

۱۸۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمَعْقِلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) .

۱۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَ)) .

۱۸۴۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَنْسِمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كُنْتُ وَكُنْتُ بَلْ هُوَ نُسِيَ

(۱۸۴۱) اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ جانا اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کے واسطے فرماتا ہے اِنَّكَ اِنْتِهَا

259

۱۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَدْنَى اللَّهُ لِشَيْءٍ ((مَا أَدْنَى لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))

۱۸۴۸- عَنْ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ

۱۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَدْنَى اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذْنِهِ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))

۱۸۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَرْقٍ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ((كَأَذْنِهِ))

۱۸۵۱- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَوْ النَّاشِعِرِيُّ أَعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))

۱۸۵۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))

۱۸۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُرْنَبِيِّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي

۱۸۴۷- ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی سے خوش آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھے۔ (۱)

۱۸۴۸- ابن الہادی اس مفہوم کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں سمع کا لفظ نہیں ہے۔

۱۸۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کے خوالحانی سے بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے زیادہ کسی چیز پر اجر نہیں دیتے۔

۱۸۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۵۱- بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۲- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرأت سن رہا تھا تو بہت خوش ہوتے۔ بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

۱۸۵۳- عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ میں سورہ فتح پڑھی (یعنی انا فتحنا)

(۱) ☆ مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن ابیوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسطخل نے ان سے محمد بن عمرو نے ان سے ابی سلمہ نے ان سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے نبی سے یحییٰ بن کثیر کی روایت کے مثل مگر یحییٰ نے اپنی روایت میں گماذیہ کہا۔

(۱۸۵۳) ☆ ترجیح کہتے ہیں آواز کے لرزے اور کاہنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے۔ اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے ادا کریں مگر گویوں اور عشاق فباق کی آواز سے پڑھنا بے اولیٰ ہے۔

مَسِيرَ لَهُ سُورَةُ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَائَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ

۱۸۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغْفَلٍ وَرَجَّعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَعَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۸۵۵- شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ عَلَيَّ رَاحِلَتِي سَبْعُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ

بَابُ نَزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
۱۸۵۶- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَظْطَيْنِ فَتَغَشَّتُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَلْدُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ))

۱۸۵۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَتَنْظُرُ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اقْرَأْ فَلَانِ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ))

اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرأت میں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپ کی قرأت تم کو سناتا۔

۱۸۵۴- عبد اللہ بن مغفلؓ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دوہرایا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی قرأت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے نبیؐ سے ذکر کیا۔

۱۸۵۵- اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب: قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا اثرنا
۱۸۵۶- براءؓ نے کہا ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو لمبی رسیوں میں۔ سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اس کو دیکھ کر بھاگنے لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

۱۸۵۷- براءؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا تھا سو وہ بھاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا ایک بدلی ہے کہ اس نے اسکو ڈھاںک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبیؐ سے کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں پڑھے جا اس لیے کہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی قرأت کے وقت۔

(۱۸۵۶) ☆ تسکین کے کئی معنی ہیں۔ مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ایک شے ہے کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں کا ایک آدھ آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور فضیلت قرأت کی اور سب نزول رحمت ہونا اس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرأت کے ثابت ہوا۔

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُرُ.

۱۸۵۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ يَتِمُّمَا هُوَ لَيْلَةٌ يَقْرَأُ فِي مَرْتَبِهِ إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَحَشِيتُ أَنْ تَطَّأَ يَحْتَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أُمْتَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتِمُّمَا أَنَا الْبَارِحَةُ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مَرْتَبِي إِذْ جَاءَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْتَى قَرِيبًا مِنْهَا بِحَشِيتٍ أَنْ تَطَّأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظِّلَّةِ فِيهَا أُمْتَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَعِيرُ مِنْهُمْ)).

۱۸۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَاجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ

۱۸۵۹- سیدنا ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حضیر اپنی کھجور کی کھلیاں میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے جاتے تھے اور پھر وہ کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا تو انھوں نے کہا کہ میں ڈرا کہ کہیں بچی کو کچل نہ ڈالے۔ سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سامیرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! شب کو اپنے کھلیاں میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا پڑھے جاے ابن حضیر! انھوں نے عرض کیا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ کودنے لگا پھر فرمایا آپ نے پڑھے جاے ابن حضیر! انھوں نے کہا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ ایسا ہی کودنے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا پڑھے جاے ابن حضیر! انھوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور بچی گھوڑے کے پاس تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں بچی کو کچل نہ ڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا یہ فرشتے تھے کہ تمہاری قرأت سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۸۶۰- ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر مزہ اٹھتا ہے

اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے پھول کے مانند ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزا کڑوا ہے۔

۱۸۶۱- قتادہ سے بھی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بدلے قاجر ہے۔

باب حافظ قرآن کی فضیلت

۱۸۶۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اکتا ہے اور اس کو محبت ہوتی ہے اس کو دو گنا ثواب ہے۔

باب: قرآن کے ماہر اور اس کو انک انک کر پڑھنے والے کی فضیلت

۱۸۶۳- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور مشقت سے پڑھتا ہے اس کے لیے دو ہر ثواب ہے۔

باب: افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان

لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا خُلٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخِنْطَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))۔

۱۸۶۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَّلَ الْمُنَافِقِ الْقَاجِرَ۔

باب فضیلة حافظ القرآن

۱۸۶۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب فضل الماهر في القرآن والذي يتتعتع فيه

۱۸۶۳- عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ ((وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ))۔

باب استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل والحدائق فيه وإن كان القارئ أفضل من المقرؤ عليه

(۱۸۶۲) اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اگلے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرأت کا ہے اور ایک محنت کا۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مسلم نے ان سے ابن عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ابو بکر نے ان سے وکیع نے ان سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں والذي يقرأ وهو يشد عليه له اجران یعنی جو پڑھتا ہے اور اس پر سختی ہوتی ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

۱۸۶۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَنَسٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ اللَّهُ سَمَّيَنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ ((سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَحَمَلْتُ أَنَسِي يَتِيمِي

۱۸۶۴- انس بن مالکؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انبی بن کعب سے فرمایا (یہ سب قاریوں کے سردار ہیں) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ انھوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میرا نام۔۔۔۔۔ لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام میرے آگے لیا۔ تو انبی بن کعبؓ رونے لگے

۱۸۶۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَسٍ بِنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّيَنِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَكَبَى

۱۸۶۵- وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں لم یکن الذین کفروا کے سنانے کا ذکر ہے۔

۱۸۶۶- عَنْ قَنَازَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَسٍ بِمِثْلِهِ

۱۸۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدْبِيرِ

باب: قرآن سننے، حافظہ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قراءت رونے اور غور کرنے کا بیان

۱۸۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۶۷- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے

(۱۸۶۳) ☆ یہ رونا شکر اور بشارت کا تھا کہ رہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا۔ یہ نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی کی اتباع سنت کا۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سنائے تو مستحب ہے اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلاء بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالت شان حضرت انبی بن کعبؓ کی معلوم ہوتی ہے اور ان کی اہلیت قتل قرآن کے باب میں اور آنحضرتؐ کے بعد آپ قاریوں اور پڑھنے والوں کے مقتدا ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی جماعت قائم کی تو ان ہی کو امام قرار دیا۔

(۱۸۶۵) ☆ یہ سورت چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تطہیر صدور اور اختلاف کے نور سے بھری ہے اس لیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید ان کو کسی طرح کا شبہ ہو کہ اس میں اس کا جواب مذکور ہو۔

(۱۸۶۷) ☆ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کیسا ہو گا جب ہم بلائیں گے ہر امت میں سے ایک حال بتانے والا اور تجھ کو بلائیں گے ان سب کا حال بتانے کو اور اس آیت میں رسول اللہؐ کی بڑی علو شان معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمام امتوں پر گواہی دیں گے اور ہر نبی کی تصدیق دے گا

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جننا تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چنگلی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

۱۸۶۸- اعمش سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میرے آگے قرآن پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

۱۸۶۹- ابراہیم نے کہا کہ نبی نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ کے اوپر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں۔ غرض عبد اللہ نے سورۃ نساء کے شروع سے پڑھا اس آیت تک فکیف اذا جننا اور آپ روئے۔ معمر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے ان سے جعفر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن مسعود نے کہ نبی نے فرمایا شہیداً علیہم الایۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا معمر کو شک ہے کہ کھت کہا یا دمت کہا معنی دونوں کے ایک ہیں۔

قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَشْهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

۱۸۶۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَذَا فِي رَوَاتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)).

۱۸۶۹- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النَّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَتْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ)) شَكَتُ مِسْعَرًا.

لے کریں گے اور یہ رونا اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اس کی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سن کر رونا اس میں غور و فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے۔

(۱۸۶۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں ہے۔

(۱۸۶۹) ☆ حضرت نے یہ آیت سورہ نساء کی جب سنی تو گویا اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا پھر ان کا حال تو ہی جانتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ ان کو یا اولیاء کو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بچائے آمین۔

۱۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِجَمْعٍ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أَنْزَلْتُ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَا أَنَا أَكَلِمَةُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحْ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

۱۸۷۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)).

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ

۱۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّجِبُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ)).

۱۸۷۳- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُجِبُ أَنْ يَغْدُوَ

۱۸۷۰- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں جمع میں تھا مجھ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے سورۃ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں اترامیں نے کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم میں نے تو یہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھی ہے تو آپ نے فرمایا خوب پڑھا۔ غرض میں اس سے بات کر رہی رہا تھا کہ شراب کی بو اس کی طرف سے آئی تو میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ مار لوں گا۔ پھر میں نے اس کو کوڑے مارے۔

۱۸۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "احسنت" کا لفظ نہیں ہے۔

باب: نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا

بیان

۱۸۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھروٹ کر آئے تو تین حاملہ اونٹنیاں پائے جو نہایت فریبہ ہوں بڑی بڑی ہم نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تین آیتیں کہ ان کو آدمی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہے اس کے لیے تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں۔

۱۸۷۳- عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو جاوے (یہ دونوں بازار تھے مدینہ

(۱۸۷۲) یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگوں کی فہمائش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابدلاً بارہنے والی ہیں رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیاں بڑھانے والی جنت کے بلند درجوں چڑھانے والی بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ سر بلع التروال فنا ہو جانے والی ہیں۔

كُلُّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ
بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيَمٍ وَلَا قَطْعٍ رَجِمَ))
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِبٌ
ذَلِكَ قَالَ ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ
فِيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ
وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَغْدَادِهِنَّ مِنْ
الْبَابِلِ))

میں) اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے بڑے کوبان کی لائے بغیر کسی
گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی نابتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہم سب اس کو چاہتے ہیں تو آپ نے
فرمایا پھر کیوں نہیں جانتا تم میں سے ہر ایک مسجد کو اور کیوں نہیں
سکھاتا یا نہیں پڑھتا وہ آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے
لیے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار
بہتر ہے چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی
اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ

الْبَقَرَةِ

١٨٧٤- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ
يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا
الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا
غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ
تُخَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ
فَإِنَّ أَحَدَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا
الْبَطَلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.
١٨٧٥- عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ ((وَكَأَنَّهُمَا)) فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ
مُعَاوِيَةَ بَلَّغَنِي.

باب: قراءت قرآن اور سورۃ بقرہ کی

فضیلت

١٨٧٤- ابوالمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قرآن پڑھو
اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر
آئے گا اور دو سورتیں چمکتی پڑھو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران اس
لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گی گویا دو بادل ہیں یا دو سائبان
یا دو ٹکڑیاں ہیں اڑتے جانور کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے
لوگوں کی طرف اور سورۃ بقرہ پڑھو کہ لینا اس کا برکت ہے
اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں
کر سکتے۔

١٨٧٥- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند
سے بھی آئی ہے۔

١٨٧٦- عَنْ الثَّوَالِیِّ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

١٨٧٦- ثوالی بن سمعان کلابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لائیں گے اور ان کو بھی

((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدِمْهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عِمْرَانَ وَضُرِبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالِ مَا نَسِبْتَهُنَّ بَعْدَ قَالَ كَانَتْهُمَا غِمَامَتَانِ أَوْ ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ يَنْتَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَتْهُمَا جِزْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا))

بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۱۸۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَتَنَمَّا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيبًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَتَنَزَّلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَي الْأَرْضِ لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَشِيرُ بِنُورٍ أَوْ يَتَنَهُمَا لَمْ يُؤْتِنَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَابْتَحَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ

۱۸۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقُلْتُ حَدِّثْ بَلَّغْنِي عَنْكَ فِي الْآتِيَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كُفِّرَتْ))

جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں ان کو آج تک نہیں بھولا اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہیں جیسے دو کالے کالے ساہن کہ ان میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسی قطار باندھی ہوئی چیزوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف حجت کرتی ہو گئی۔

باب: سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں

کی فضیلت

۱۸۷۷- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ایک دن جبریلؑ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سرا اٹھایا اور جبریلؑ نے کہا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اتر اور جبریلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اتر رہا ہے کبھی نہیں اتر سوا آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوش خبری ہو آپ کو دو نوروں کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے سوا آپؐ کے۔ ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے سورہ بقرہ کا خاتمہ۔ کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے۔

۱۸۷۸- عبد الرحمن بن یزیدؓ نے کہا میں ابو مسعودؓ سے کعبہ شریف کے پاس ملا اور میں نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہنچی ہے سورہ بقرہ کی فضیلت میں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات کو پڑھے اس کو کافی ہیں۔

۱۸۷۸) ☆ اس کو کافی ہیں یعنی تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آیتوں سے بچنے کو۔

۱۸۷۹- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۸۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۸۸۰- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

۱۸۸۰- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ

جو سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں پڑھے اس کو رات بھر کفایت

آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّاهُ)) قَالَ عَبْدُ

کریں گی۔ عبدالرحمنؓ نے کہا کہ پھر میں ابو مسعودؓ سے ملا اور وہ کعبہ

الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

کا طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے پوچھا اور انھوں نے نبیؐ کی

فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

طرف سے وہی بیان کیا۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ

باب: سورہ کہف اور آیت الکرسی کی

الْكَرْمِيِّ

فضیلت

۱۸۸۱- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۸۸۱- ابو مسعودؓ سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۸۸۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۸۸۲- ابو مسعودؓ سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۸۸۳- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۸۳- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ

نے فرمایا کہ جو یاد کرے سورہ کہف کی اول کی دس آیتیں وہ دجال

أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدُّجَالِ))

کے فتنہ سے بچے گا۔

۱۸۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ

۱۸۸۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ شعبہ

آخِرِ الْكَهْفِ وَ قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ

نے کہا کہ سورہ کہف کی آخری آیات اور ہمام نے شروع کی

كَمَا قَالَ هِشَامٌ

آیات کہی ہیں۔

۱۸۸۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۸۸۵- انبی بن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوالمہدیؓ اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس کوئی آیت سب سے

((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔

(۱۸۸۰) ☆ پہلے عبدالرحمنؓ کو یہ حدیث ابو مسعودؓ سے بواسطہ کسی راوی کے پہنچی تھی اس واسطے انھوں نے چاہا کہ بلا واسطے میں بھی ان سے سن لوں تاکہ اپنی سند عالی ہو جائے۔ محدثین کے ہاں اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔

(۱۸۸۳) ☆ ان دنوں میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لیے کہ نیچری لوگ طہ مزاج کہ پیش خیمہ ہیں بعین دجال کے۔ ان کا زمانہ میں بڑا بلوہ ہے اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرانیہ کا اور بیانات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۸۸۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں بعض سے بعض افضل ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ آیت الکرسی

آپ نے فرمایا کہ اے ابوالمندر کونسی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم یعنی آیت الکرسی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا (یعنی شاہی کا) میرے سینہ پر اور فرمایا اے ابوالمندر تجھے علم مبارک ہو۔

باب: قل هو اللہ احد کی فضیلت

۱۸۸۶- ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تھک جاتا ہے کوئی تم میں کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیوے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھے؟ آپ نے فرمایا قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۸۸۷- قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبیؐ کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے کئے (یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل هو اللہ احد کو قرآن کا ایک ٹکڑا کیا (یعنی باری تعالیٰ کی عمدہ صفات سے بھری ہے)۔

۱۸۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں۔ غرض کہ جمع ہو گئے جن کو جمع ہونا تھا پھر نبیؐ نکلے اور آپ نے قل ہو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں۔ پھر نبیؐ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے آگے تہائی کلام اللہ پڑھوں سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے۔

۱۸۸۹- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے

مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَالَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَذَرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْبَرُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((وَاللَّهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ))

باب فضل قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۱۸۸۶- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ))

۱۸۸۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ))

۱۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِخْشَدُوا لِإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ عَرَّجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا عَجَبٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ عَرَّجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ))

۱۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّجَ إِلَيْنَا رَسُولُ

ﷺ اس وجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور ناموں کی جزیں مذکور ہیں جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اس کا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفات کی جزیں ہیں۔ پس یہ آیت ان سب کی جامع ہے اس لیے سب سے افضل اور اولیٰ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاہی کا ہاتھ سینے پر مارنا سنت، پیچھا پر مارنا خلاف سنت ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ))
 قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى عَجَمَهَا
 ۱۸۹۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ
 لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْنُمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((سَأَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ
 ذَلِكَ)) فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا
 أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ))

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ

۱۸۹۱- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَى آيَاتِ أَنْزَلَتْ
 اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
 وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
 ۱۸۹۲- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْزِلَ أَوْ أَنْزَلَتْ عَلَيَّ
 آيَاتٌ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قَطُّ الْمُعَوَّذَتَيْنِ))

اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ
 نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔
 ۱۸۹۰- حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک
 شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں
 قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتے۔ پھر جب
 فوج لوٹ کر آئی لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ
 نے فرمایا کہ ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ پوچھا تو انھوں
 نے کہا کہ یہ رحمن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں
 کہ اس کو پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ
 تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔

باب: معوذتین کی فضیلت

۱۸۹۱- عامر کے بیٹے عقبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم
 نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتری ہیں کہ ان کے مثل
 کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
 الناس ہیں۔
 ۱۸۹۲- عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم
 ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیات اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی کبھی
 نہیں دیکھی گئیں۔ وہ معوذتین ہیں۔

(۱۸۹۰) ☆ اس مبارک سورت میں اللہ پاک کا ایک ہونا ہے پر وہ معبود ہونا، ولد سے پاک ہونا، کسی سے پیدا نہ ہونا یعنی قدیم ہونا اس کی ذات
 کا۔ ہر کوئی نہ ہونا یعنی بے مثل ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس مبارک سورت میں مذکور ہیں پھر
 کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے دونوں جہان میں عافیت عنایت کرے اپنی اطاعت کی
 توفیق دے۔ بندہ کا خدا کو دوست رکھنا یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اطاعت صدق دل اور اخلاص سے بجالائے اس کو دل سے یاد کرے اس کی
 محبت کو سارے جہاں سے مقدم کیجے۔

(۱۸۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کی طرف
 منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اس بات پر اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی مثلاً ہے
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن میں داخل ہے اس پر بھی اجماع ہے۔ (نووی)

۱۸۹۳- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَثَمِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَ يُعَلِّمُهُ

باب: قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت

۱۸۹۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

۱۸۹۳- سالم اپنے باپ سے وہ نبی سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا رشک کسی اور پر نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اس کو رات کو پڑھتا ہو اور دن کو بھی اور اس پر عمل کرتا ہو۔ دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو اور دن کو بھی۔

۱۸۹۵- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

۱۸۹۵- سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک سوائے دو بندوں کے کسی پر جائز نہیں ایک جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب دی ہو اور وہ اس پر دن رات عمل کرے اور ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرے۔

۱۸۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۱۸۹۶- عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اس کے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دے دوسرے وہ کہ اسے حکمت دی کہ اس کے موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے (حکمت سے مراد علم حدیث ہے)۔

۱۸۹۷- عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ

۱۸۹۷- عامر بن وائلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث نے ملاقات کی حضرت عمرؓ سے عصفان میں اور حضرت عمرؓ نے ان

(۱۸۹۳) ☆ رشک دو قسم کا ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے اور یہ باجماع امت حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے بھی نصیب کرے اور اس کو عربی میں غبط کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی رشک سے یہی مراد ہے نہ معنی اول۔

(۱۸۹۷) ☆ یعنی جو اس کے تابع ہو گئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پائیں گے اور جو منکر ہو گئے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے۔

يُسْتَفَانُ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَسْتَعْبِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى
أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أَبِزَى قَالَ وَمَنْ ابْنُ أَبِزَى
قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَحْلَفْتُ عَلَيْهِمْ
مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ
عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَكُمْ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا
الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ))

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ

۱۸۹۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِثْلِ
حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ.

۱۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ
هَيْشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ
عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُيَهَا فَكِدْتُ أَنْ أُعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَمْسَلْتُهِ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَيْتُهُ بِرِذَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

کو مکہ پر تحصیلدار بنادیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم نے جنگل
والوں پر کس کو تحصیلدار بنایا؟ انھوں نے کہا ابن ابزی کو۔
حضرت عمرؓ نے کہا ابن ابزی کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے
آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمرؓ نے
کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ
کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب بانٹنا جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا
کہ سنو تمہارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب
سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا۔

باب: قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان

۱۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۹- عبدالرحمن (فرزند عبدالقاری کے) نے کہا میں نے
حضرت عمرؓ سے کہہ سنا کہ میں نے ایک دن ہشام بن حکیم کو
سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ
سورت رسول اللہ ﷺ مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان
کو جلد پکڑ لوں مگر میں نے نہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے
پھر میں نے ان کی نچادر ان کے گلے میں ڈال کر کھینچی اور رسول اللہ
تک لایا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے فرقان

(۱۸۹۹) نوویؒ نے کہا سات حرفوں میں قرآن کا اترنا محض آسانی اور امت کی سہولت کے لیے تھا جیسے اور روایتوں میں بتدریج آچکا ہے
کہ آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے
کیا مراد ہے؟ بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات
سے آٹھ نہیں ہو سکتے۔ اب اس کے مطلب میں بھی کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن ہیں جیسے
ودعہ، وعید، حکم، تنزیہ، حلال، حرام، قصص اور امثال۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام
اظہار، تقسیم، ترقیق، نمانہ، ند، قصر ہیں اسلئے کہ عرب کے قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے۔ پس اللہ نے آپ کی امت کو آسانی
دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے ادغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسی طرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور لفظ

رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُرْسِلُهُ أَقْرَأْ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ)) ثُمَّ قَالَ لِي ((اقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ ((هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ))

۱۹۰۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقِي الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاورُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ.

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

کسی خلاف اس کے جیسے کہ آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہو پڑھو پھر انھوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہ نے فرمایا ایسی ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترتا ہے اس میں سے جو تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

۱۹۰۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے سنا میں نے ہشام بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے پھر حدیث بیان کی اول کے مثل اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ قریب تھا کہ میں ان کو قید کر لوں نماز میں مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیرا۔

۱۹۰۱- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن

لہ بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں کہ روایت کی ان سے مسلم نے اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرائتیں اور وجہ ہیں اور کسی نے کہا عرب کی سات لغات مراد ہیں جیسے یمن اور نجد اور یہ اصح لغات ہیں اور کسی نے کہا قبیلہ معمر کی سات زبانیں اور یہ سب لغات قرآن میں جا بجا وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک جگہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغات جمع ہیں جیسے وعبد الطاغوت ونرفع ویلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہی بات ہے کہ ساتوں طرح کی لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہ سے۔ اور امت نے اس کو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اس کو مصحف میں اکٹھا کر لیا ہے اور اس کی صحت کی خبر دی ہے اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اس کو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور منافات نہیں رکھتے کہ ایک کے معنی دوسرے کا مذهب ہو اور ٹھادی نے ذکر کیا ہے کہ ان حرفوں میں قرأت کی ضرورت اول اسلام میں ہے کہ اس وقت تک لوگوں کو قرآن میں مشق خوب نہ تھی پھر جب بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا بھی جا بجا ہوا اب ضرورت باقی نہیں رہی اور داؤدی نے کہا سات قراءتیں جو آج کے دن پڑھی جاتی ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں ہیں بلکہ جا بجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ سات قرائتیں ایک حرف سے نکلی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی کو حضرت عثمان نے اپنے مصحف میں جمع کیا ہے اور نحاس وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور اور علماء نے کہا ہے کہ ہر مضان میں قرآن کا دور جو رسول اللہ اور جبرئیل میں ہوتا تھا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور میں نہیں ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ ان سات قرائتوں میں جو مروج ہیں اخیر دورہ میں کون سی پڑھی گئی اور یہ ساتوں قرائتیں مشہور ہیں اور بشیرت رسول اللہ سے مروی ہیں اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے۔

حُمَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ كَرِوَانَةَ يُونُسَ يَأْتِنَاهُ.

ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے
عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے مانند روایت
یونس کی استاد کے۔

۱۹۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَقْرَأْنِي جَبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ
أَسْتَرِيدُهُ فَيَرِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ
أَحْوَفٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ بِلَلَّ
السَّبْعَةَ الْأَحْوَفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ
وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

۱۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبید اللہ بن عبیدہ سے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے
ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا
رہا اور وہ زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی۔
ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مال
اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی حلال و حرام میں ان سے
اختلاف نہیں پڑتا۔

۱۹۰۳- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۰۳- مسلم نے کہا اور یہی روایت بیان کی ہم سے عبد بن حمید
نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے۔

۱۹۰۴- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي
فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ
قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ
دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ
وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي
نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْحَاحِيَةِ
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
قَدْ عَشَيْتَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَبَسَّتْ عَرَقًا
وَكَاثِمًا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَأَى فَقَالَ
((يَا أَبَيُّ أُرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى

۱۹۰۴- ابن کعب نے کہا کہ میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور
نماز پڑھنے لگا اور ایک قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر
دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرأت پڑھی اس کے سوا۔ پھر جب
ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور
میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے
تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اور ایک قرأت پڑھی سو اس کے
پھر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور انھوں نے پڑھا
اور روار کھائی نے ان دونوں مختلف قراتوں کو اور میرے دل میں
ایک کھڑب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی۔ پھر خیال کیا رسول
اللہ ﷺ نے اس بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا تو میرے سینہ پر
ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھے گویا اللہ پاک نظر
آنے لگا خوف کے مارے۔ تب مجھ سے فرمایا اے ابی! پہلے مجھے حکم
بیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف میں پڑھوں سو میں نے بارگاہ
الہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر دوبارہ مجھے حکم

حَرْفٍ فَرَدَّدَتْ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أُمِّي فَرَدَّ
إِلَيَّ الثَّانِيَةَ أَقْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَّدَتْ إِلَيْهِ أَنْ
هَوْنٌ عَلَيَّ أُمِّي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ أَقْرَأَهُ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَلَمْ يَكُنْ رَدَّةً رَدَّدْتُكَهَا مُسْأَلَةً
تَسْأَلُيْهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِأُمِّي وَأَخْرَجْتُ الثَّالِثَةَ يَوْمَ يَرْغَبُ إِلَيَّ
الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ»

ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں پھر میں نے دوسری بار عرض کیا کہ
میری امت پر آسانی فرما پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت پر آسانی
کے لیے عرض کیا ہر بار کے عوض ایک دعا مقبول ہے تم ہم سے
مانگ لو۔ میں نے عرض کیا یا اللہ! میری امت کو بخش دے یا اللہ میری
امت کو بخش دے (یہ دو ہوئیں) اور تیسری میں نے اس دن کے
لیے انکار کھی ہے جس دن تمام خلق میری طرف رغبت کرے گی
یہاں تک کہ ابراہیم بھی۔

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي حَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ
كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ
رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَرَ الْخَبِيثُ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۱۹۰۵- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی رمث نے
ان سے عبد الرحمن بن محمد بن بشیر نے ان سے اسمعیل بن ابی خالد
نے ان سے عبد اللہ بن عیسیٰ نے ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ
نے انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ
میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور
ایک قرأت پڑھی۔ باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت
سے اوپر گزرا۔

۱۹۰۶- عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ
قَالَ فَأَنَاءَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتِكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ
((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّي لَا
تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ أَنَاءَهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتِكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ
((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّي لَا
تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتِكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَافٍ
فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّي

۱۹۰۶- ابی بن کعب نے کہا کہ نبی بنی غفار کے تالاب پر تھے ان
کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا
ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں
اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت
اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا
بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر
قرآن پڑھائیں آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا
عفو اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر
تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی
امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں
اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور میری امت

لَا تُطِيقُ ذَلِكَ) ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أَمَّا تَكَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَابْنَا حَرْفٍ قَرَأَهُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

۱۹۰۷- قَالَ مُسْلِمٌ وَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ تَرْبِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَابَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ

۱۹۰۸- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ تَهْلِكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أُحْصِيَتْ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ

سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر وہ چوتھی بار آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور ان حرفوں میں سے جس حرف پر پڑھیں گے وہ ٹھیک ہو گا۔

۱۹۰۷- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اس روایت کے۔

باب: قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

۱۹۰۸- ابی وائل نے کہا ایک آدمی جس کو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں۔ من ماء غیر اسن یا من ماء غیر یاسن؟ عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سو اس حرف کے؟ اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعریں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسی سے نیچے نہیں اترتا۔ مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جتا ہے تب نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ان ایک سے دو سورتوں کو پچھانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک ایک رکعت میں

(۱۹۰۸) ☆ نووی نے کہا عبد اللہ نے جو یہ کہا کہ تو نے سارے قرآن کو یاد کیا سو اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا، اور ترجمہ کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے ورنہ مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لیا ہو اور جو سورتیں رسول اللہ ﷺ ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئے کہ سورۃ رخص اور وانجم ایک رکعت میں اور اقربت اور الحاقہ ایک میں۔ اور طور اور ذاریات ایک میں، اور واقعہ اور نون ایک میں اور سائل ساکل اور الذاریات ایک میں اور رزویل للمطففين اور محس ایک میں اور مدثر اور حمل ایک میں اور اہل اے اور لا اقسام ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور اذا نفخ السورۃ ایک میں اور ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ جدا جدا ہیں۔ اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال یعنی سات سورتیں لمبی ہیں پھر

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عُلُقَمَةَ فِي إِثْرِهِ ثُمَّ حَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَاتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهَيْكَ بَنُ سِنَانٍ.

۱۹۰۹- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكَ بَنُ سِنَانٍ بِجَلِّ حَدِيثٍ وَكَيْفَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عُلُقَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلُّهُ عَنْ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ حَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۹۱۰- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

۱۹۱۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَّنَنَا بِالْبَابِ هُنَيْئَةً قَالَ فَحَرَجَتِ الْحَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَا ظَنَّنَا أَنَّ

دودو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ ان کے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

۱۹۰۹- ابوداؤد نے کہا کہ ایک مرد عبد اللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام کا آیا پھر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کے مثل (یعنی جیسے اوپر گزری) مگر اتنا فرق ہے پھر علقمہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دودو پڑھتے تھے سو وہ گئے اور ان سے پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں۔ مفصل میں سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف ہیں۔

۱۹۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحاق بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن یونس نے ان سے اعمش نے اسی اسناد سے مثل روایت ان دونوں راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔ اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ دودو ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۱- ابوداؤد نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کیا انھوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہیں۔ غرض ہم اندر گئے اور ان کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے؟ ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال

تھ پھر ذات امکان اور وہ وہ سورتیں ہیں جن میں ایک سو آیت کے قریب ہیں پھر مثانی ہیں۔ پھر مفصل اور مفصل کی ابتداء میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قال سے آخر تک مفصل ہے بعضوں نے کہا حرات سے کسی نے کہا ق سے۔

ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہوا۔ عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ انکی والدہ کا نام ہے) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا ان کو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا حال یہ ہے کہ پہرہاں چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں)۔ غرض وہ پھر تسبیح کرنے لگے یہاں تک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا۔ تب انھوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی کیا سورج نکل آیا؟ اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر غور کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو۔ اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا (اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھ کر سورج کو دیکھ لیں) یہاں تک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا۔ پھر کہا اے چھو کر دیکھ سورج نکلا پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا۔ تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے ہم کو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں) اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے ہم کو بسبب ہمارے گناہوں کے۔ اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں آج شب کو۔ اس پر عبد اللہ نے کہا تم نے پڑھا ایسا جیسا کوئی شعروں کو پڑھتا ہے ہم نے بے شک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہیں وہ جوڑیں لگی ہوئیں سورتیں جن کو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حتم کا لفظ ہے۔

۱۹۱۲- شقیق نے کہا ایک شخص بنی بھیلہ کا جیسے نہیک بن سنان کہتے ہیں عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں سب مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ پھر عبد اللہ نے کہا تو ایہ

بَعْضُ أَهْلِ الْيَتِّ نَأْتِمُ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ يَتِّ أُمَّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَظَنَرْتُ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَظَنَرْتُ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَلَّنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِي وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلُّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقُرَّائِينَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَّائِينَ الَّتِي كَانَتْ يَقْرَأُوهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَمٍ

۱۹۱۲- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَحِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

پڑھتا ہے جیسے کوئی شعروں کو پڑھتا ہے۔ میں جانتا ہوں ان سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دودو کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۳- حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ان شامل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر آپ نے میں سورتیں مفصلات میں سے ذکر کیں ایک ایک رکعت میں دودو سورتیں۔

باب: قراءات کا بیان

۱۹۱۴- ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ اس نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے کہ تم مذکور میں دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دال سنی ہے اور وہ ہل من مد کر کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دال سنی ہے (یعنی جس میں نقطہ نہیں)۔

۱۹۱۵- عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مد کو پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ)۔

۱۹۱۶- علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبد اللہ کی قرأت پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انھوں نے کہا کیوں کر سنا تم نے اس آیت کو عبد اللہ کو پڑھتے ہوئے والیل اذا یغشی؟ میں نے کہا عبد اللہ

هَذَا كَهَذَا الشَّعْرَ لَقَدْ عَیْنُ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ

۱۹۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِتَنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ

بابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ

۱۹۱۴- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ ذَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مُدَكِّرٍ)) ذَالًا

۱۹۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ((فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ))

۱۹۱۶- عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ

(۱۹۱۶) نووی نے لکھا ہے کہ بازرگ نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قراءتیں اول شخص پھر منسوخ ہو گئیں اور جس لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور صحیفہ عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب صحیفہ عثمانی کے باتفاق صحابہ و بخلاف قرأت منسوخ شائع ہو گیا پھر کسی نے اس کا خلاف نہیں کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئیں مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچیں اور جو ہمارے قول کے مخالف ثابت ہو وہ محمول ہے اس پر کہ عبد اللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اس بات کا اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور پھر لکھنا حرام ہے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت عثمانؓ اور تمام صحابہ

پڑھتے تھے والیل اذا یغشی والذکر والانثی۔ انھوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والانثی تو میں ان کی نہیں مانتا۔

۱۹۱۷- ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ علقمہ شام آئے اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نماز پڑھی پھر ایک گروہ کی طرف آئے اور ان میں بیٹھ گئے۔ پھر ایک آدمی آیا تو میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں سے ناراض ہے وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا اور پوچھا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ عبد اللہ کس طرح پڑھتے تھے؟ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۱۹۱۸- علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا انھوں نے کہا کہ تم کہاں کے ہو؟ میں نے کہا عراق کا انھوں نے کہا کس شہر کے؟ میں نے کہا کوفہ کا۔ انھوں نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں کہا والیل تو پڑھو میں نے والیل اذا یغشی والانثی والذکر والانثی پڑھا تو وہ ہنس دیے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۹۱۹- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن شعیب نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا میں ابوالدرداء سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کے۔

باب: جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان

۱۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

یَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أَنَابِعُهُمْ

۱۹۱۷- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحْوِشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَيَّ حَتَّى ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۱۹۱۸- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَهْلِهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا تَحَلَّى وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ فَصَحَبْتُكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا

۱۹۱۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ

بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

۱۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک مدت کے بعد لوگ سب کو قرآن جانتے لگیں غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبد اللہ اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن میں جائز ہے یا نہیں اور یہ جو مروی ہے کہ عبد اللہ کے مصحف اور معوذتین نہ تھیں وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ بہ سبب کمال شہرت کے اس کو چھوڑ دیا ہو اور سارے قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو اپنے حافظہ کے اعتماد کی وجہ سے اس کے لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۲- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

۱۹۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ))

۱۹۲۴- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا))

۱۹۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقُرْنَيْ شَيْطَانٍ))

علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۹۲۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے۔

۱۹۲۲- مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے ان سے یحییٰ نے ان سے شعبہ نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو غسان سمعی نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے سعید نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح حتی تشرق الشمس یعنی صبح کے بعد حتی کہ آفتاب چمک جائے۔

۱۹۲۳- ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

۱۹۲۴- نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت۔

۱۹۲۵- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگوں کے بیچ میں نکلتا ہے۔

۱۹۲۶- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نکل آئے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک خوب صاف ہو جائے اور جب غائب ہو جائے کنارہ آفتاب کا نماز میں دیر کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جائے۔

۱۹۲۷- ابی بصرہ غفاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی تمھیں میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے اگلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انھوں نے اس کو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اس کو دو گنا ثواب ہوگا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

۱۹۲۸- مسلم نے کہا روایت کیا مجھ سے زبیر بن حرب نے ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضرمی نے ان سے عبد اللہ بن مسیرہ نے اور وہ ثقہ ہیں ان سے ابی حمیم نے ان سے ابی بصرہ غفاریؓ نے۔ ابوبصرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ابی بصرہ غفاریؓ نے عصر کی نماز پڑھی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کے۔

۱۹۲۹- موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے کہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں (دقتوں میں ہم کو نماز سے روکتے تھے اور

۱۹۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ))۔

۱۹۲۷- عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَحْمَصِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عَرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا فَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

۱۹۲۸- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَّائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ۔

۱۹۲۹- عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۹۲۷) اس حدیث سے عصر کی نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ اول دقت ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اسکا گرو اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اس کا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا سینگوں سے سر کے دو کنارے مراد ہیں اور یہ قول اپنے ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اس واسطے سورج کے قریب لانا ہے کہ جو لوگ اس کو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوچھیں اور آپ ﷺ کو دنا بہود بن بیٹھے اور سورج کے پوچھنے والے اسی دقت اس کو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں۔ اس لیے اس وقت نماز مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملائین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار کرتے وہ اپنی عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے زیادہ بڑھ کر دنیا میں کوئی بے عقلی نہیں۔

مردوں کے دفن سے۔ ایک تو جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

۱۹۳۰- عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبد اللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انھوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب بتوں کو پوجتے تھے (یعنی چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام باڑہ چبوترے مشرک بنا لیتے ہیں) غرض انھوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے مزی کی (یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا نبی کے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے پیغام دیا ہے تاتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔ میں نے آپ سے پھر عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں اس دین پر؟ آپ نے فرمایا آزاد اور غلام۔ راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سننا کہ میں غالب

يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

۱۹۳۰- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَالْقَبِي شَدَّادُ أَبَا إِمَامَةَ وَوَالِلَةُ وَصَحْبٍ أَنَسَا إِلَى الشَّامِ وَأَنَّنِي عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السَّلْمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيَسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْآلُوثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَجْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرْعَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((أَنَا نَبِيٌّ)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((أُرْسَلَنِي اللَّهُ)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ قَالَ ((أُرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْتَانِ وَأَنْ يُوحِدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((حُرٌّ وَعَبْدٌ)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ مِنِّي فَقَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي))

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَنْحَبُ الْأَعْبَارِ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ لَمْ تَعْرِفْنِي قَالَ ((نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ)) قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَخْبَلَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ((صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمَحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تَسْجُرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَشِيقُ فَيَنْتَبِرُ إِلَّا عَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخِيَا شِمَمِهِ ثُمَّ إِذَا

ہو گیا تو میرے پاس آنا۔ انھوں نے کہا میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ مدینہ میں آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے ان کو مار ڈالنا چاہا مگر کچھ نہ کر سکے۔ پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو۔ تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی کراماتیں گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے (یعنی مقبول ہوگی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے۔ پھر جب یہ سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پھر ر کے رہو نماز سے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں اور اس وقت کافر بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اب وضو بھی فرمائیے؟ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک جھانڈے

غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافٍ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ
ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَاطِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ
رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافٍ
شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى
الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَاطِلِهِ
مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَتَى عَلَيْهِ وَمَجَّذَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ
وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ
كَهَيْبَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) فَحَدَّثَ عُمَرُو بْنُ
عَبَسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو
أُمَامَةَ يَا عُمَرُو بْنُ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي
مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ
أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي
وَاقْتَرَبَ أَحْبَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدْتُ سِتْعَ مَرَّاتٍ مَا
حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ.

مگر گر جاتے ہیں اس سے چہرہ اور منہ اور نختوں کے سب گناہ پھر
جب وہ منہ دھو رہا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس
کے چہرہ کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ
پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھو رہا ہے کہنیوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں
ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ۔ پھر
سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے
بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ۔ پھر اپنے دونوں پیر دھو رہا ہے
ٹخنوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے
پوروں سے پانی کے ساتھ پھر اگر وہ کھڑا ہو اور اس نے نماز پڑھی
اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی جیسی کہ اس
کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے لیے اس کے غیر
سے خالی کیا تو وہ بے شک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا
اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہؓ نے
ابو امامہؓ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول اللہؐ کے تو ابو امامہؓ نے کہا
اے عمرو بن عبسہ! دیکھو تم کیا کہتے ہو کہیں ایک جگہ میں آدمی کو اتنا
ثواب مل سکتا ہے؟ (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ہے) تب
عمرو بن عبسہؓ نے کہا اے ابو امامہؓ میں بوڑھا ہوں اور میری ہڈیاں
گل گئیں اور موت کے کنارے ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت جو اللہ
پر اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو
رسول اللہ ﷺ سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کبھی
بیان نہ کرتا مگر میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے (جب بیان کیا
غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ سات بار سے کم اگر
میں نے تو روایت روا نہیں)

۱۹۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
حضرت عمرؓ کو وایم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اس سے منع کیا

۱۹۳۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهَمَ عُمَرُ
إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

(۱۹۳۱) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ اس واسطے فرمایا کہ انھوں نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ سے کہ آپ دو

يَتَحَرَّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا.

۱۹۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتَصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ)).

۱۹۳۳- عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَالْجَمُورَ بْنَ مَحْرَمَةَ أُرْسِلُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّمْ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَعْبَرْنَا أُنْكَ نُصَلِّيَنَّهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسِلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَعْبَرْتُهُنَّ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أُرْسِلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۱۹۳۲- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں بعد عصر کے۔ اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔

۱۹۳۳- کریب جو ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ راوی ہیں کہ عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پڑھتی ہیں اور یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباس نے کہا کہ میں تو حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو اس کے پڑھنے سے باز رکھتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضروری ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے)۔ کریب نے کہا کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیج

ظہر رکعت عصر کے بعد ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے اس کو ابو سعید اور ابو ہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسے وقت پر نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسی طرح عصر کی عادت غروب آفتاب کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نمی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازیں مرا ہیں جو بلا سبب پڑھی جاتی ہیں یعنی نوافل وغیرہ۔

(۱۹۳۳) اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسرے جب سخت روزِ مَرہ کی قضا ہو اس کی ادا مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے قضا ہو وہ اوقاتِ مکروہہ میں بھی جائز ہے برخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور ظہر

يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْحَارِثَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِحَبْنِهِ فَقَوْلِي لَهُ تَقُولُ أَمْ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ يَدَيْهِ فَاسْتَأْجِرِي عَنْهُ قَالَ فَقَعَلْتُ الْحَارِثَةُ فَأَشَارَ يَدَيْهِ فَاسْتَأْجَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ))

دے اور اس میں حمد نہ کرے) پھر میں ان لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہؓ کے جواب کی انکو خبر دی۔ (اس سے پیغام لے جانے والے کالاب معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جائیں بلکہ جنھوں نے بھیجا تھا انکو اطلاع دے دی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دے کر جو حضرت عائشہؓ کے پاس میں لے گیا تھا۔ تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ آپ منع کرتے تھے پھر میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ جب میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں تو میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑی رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گزارش کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! میں سنتی تھی کہ آپ ان رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں؟ (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی خلاف دیکھے تو سوال کرے ادب سے اگر وہ بھول گیا ہو گا تو اس سے باز آئے گا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو پیچھے کھڑی رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی) ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بنی ابی امیہ کی تم نے ان رکعتوں کا پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں اس کا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا وہ یہی تھیں۔

ظہر جمہور کا یہی مذہب ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ نے ظہر کی سنت کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کی سنت سے اولیٰ ہے۔

۱۹۳۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شَغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَيْنَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَيْنَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا

۱۹۳۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ مَسْرُوقٍ قَالَ نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

۱۹۳۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۹۳۷- عَنْ الْأَسْوَدِ وَ مَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

بابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۱۹۳۴- ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ان دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۳۵- ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کہ دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

۱۹۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ چھپے نہ کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد۔

۱۹۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی نبی اکرم ﷺ میرے پاس ہوتے یہ دو رکعت ضرور پڑھتے یعنی دو رکعت عصر کے بعد۔

باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے

پڑھنے کا بیان

۱۹۳۸- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّفْلِ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ

۱۹۳۸- مختار بن فلفل نے کہا میں نے انس بن مالک سے ان نفلوں کے بارے میں پوچھا جو عصر کے بعد پڑھتے ہیں انھوں نے

(۱۷۳۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کے قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاضؒ نے اس کو ظہر کی سنت سمجھنا چاہیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جائے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں پس حضرت عائشہؓ کا یہ فرمانا بہت صحیح ہے۔

(۱۹۳۶) ☆ یعنی ظہر کی جب سے روگئی اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتے ہی تھے۔

(۱۹۳۸) ☆ اس روایت سے مغرب کی اذان اور فرض کے بعد میں دو رکعتوں کا مستحب ہونا ثابت ہوا اور یہی صحیح ہے کہ یہ

کہا کہ حضرت عمرؓ ہاتھ مارتے تھے نماز پر جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے نماز مغرب سے پہلے۔ سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

۱۹۳۹- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی آذان دیتا تھا سب لوگ ستونوں کی آڑ میں دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہاں تک کہ نیا آدمی اگر مسجد میں آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی (غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے تھے)۔

۱۹۴۰- مغفل کے صاحبزادے عبد اللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہر آذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (یعنی موکدہ نہیں)۔

۱۹۴۱- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہؓ نے ان سے عبد الاعلیٰ نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے ان سے عبد اللہ بن مغفلؓ نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر انھوں نے تیسری بار کی جگہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔

باب: نماز خوف کا بیان

۱۹۴۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک

عُمَرُ يَضْرِبُ الْيَدَيَّ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

۱۹۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَدَّاهُ الْمُؤَذِّنُ لِبَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِي فَيُرَكَّعُونَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيَتْ مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۹۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْعُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

۱۹۴۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

بابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۹۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ يَأْخُذِي

مستحب ہیں اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمدؓ اور اسحاقؓ کے اس کو مستحب کہا ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور دوسرے صحابہؓ اس کو مستحب نہ جانتے تھے اور اسی طرح کہا مالکؓ اور اکثر فقہانے اور فحشی نے ان کو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب پر حجت ہیں۔

(۱۹۴۲) نماز خوف کے باب میں روایتیں بہت ہیں اور سب صورتیں روا ہیں اور فضیلت اور اولیت میں ہر ایک نے ایک صورت

الطَّائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْآخَرَى مُوَاجِهَةً
الْعُدُوَّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ
مُقْبِلِينَ عَلَى الْعُدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ
ﷺ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رُكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رُكْعَةً.

۱۹۴۳- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُخَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ
صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى

۱۹۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ
أَيَّامِهِ فَقَامَتُ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعُدُوِّ
فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ
الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ
رُكْعَةً رُكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ
خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا
تَوَمُّيًا بِمَاءٍ

۱۹۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ
الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعُدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ
فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا
ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ

رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا
اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور
رسول اللہ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت
نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا
کر لی۔

۱۹۴۳- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں
کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا
فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھی ہے جیسے اوپر گزرا۔

۱۹۴۴- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپ کے
ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے
ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور
دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر
دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کر لی۔ اور ابن عمر
نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے
کھڑے اشارہ سے پڑھو۔

۱۹۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حاضر
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف میں پھر ہم سب نے
دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور اس وقت دشمن ہمارے اور
قبلہ کے بیچ میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر اولیٰ کہی
اور ہم سب نے بھی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی
پھر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کو جھکے آپ

نے پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں
گروہوں نے ایک ایک رکعت مل کر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی۔

(۱۹۴۵) اس حدیث کے ساتھ امام شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف نے تمسک کیا ہے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو اسی طرح

بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی۔ پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہوئی تو پیچھے کی صف والے سجدہ میں گئے اور جب کھڑی ہو گئی پیچھے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نبیؐ نے اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر آپ نے اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے روبرو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر جب نبیؐ سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انھوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۹۶۶- جابرؓ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہینہ کی اور وہ بہت لڑے۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے اور جبریلؑ نے رسول اللہ کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ ان کی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور حکیمراوی کہی رسول اللہ نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے (یعنی دونوں

الرُّكُوعَ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُتَقَدِّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرِهِمْ

۱۹۶۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مِثْلَةَ لَاقِطَطَعْنَاهُمْ فَأَحْبَبُ جَبْرِئِيلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفِّئَا صَفِّينِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ

اللہ ادا کریں اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا ہے اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہ ہوں جب بھی روا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ کی روایت میں وارد ہوا ہے۔

صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور کھچلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ نے اور ہم نے۔ اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابوالزبیر نے کہا کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔

۱۹۳۷- سہل بن ابی حمزہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہوئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

۱۹۳۸- صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (ایک غزوہ کا نام ہے اس میں صحابہؓ نے اپنے پیروں کو چھتھرے باندھے تھے) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پراباندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرَ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أَمْرًاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ

نو ۱۹۴۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ حَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ بَلَوْنَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ حَلَفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَحَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ

۱۹۴۸- عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

(۱۹۳۷) اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتیں ہیں جنہی مردی ہوئی ہیں رسول اللہ سے۔

نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ نے ان سب پر سلام کیا۔

۱۹۴۹- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچے (رقاع ایک پہاڑی کا نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اس نے تلوار لے کر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کہ کیوں تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ مجھے بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے۔ پھر صحابہؓ نے اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کر لی اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت۔

۱۹۵۰- ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت۔۔۔۔۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت۔

☆☆☆

۱۹۴۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّذُهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْمَدَ السَّيْفَ وَغَلَقَهُ قَالَ فَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ

۱۹۵۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَخَذِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ

(۱۹۴۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتد اور ست ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتوں میں محفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصریؒ سے اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے ان کا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۹۵۰) ☆ اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ محفل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے۔

کِتَابُ الْجُمُعَةِ (۱)

جمعہ کا بیان

- ۱۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) .
- ۱۹۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) .
- ۱۹۵۳- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .
- ۱۹۵۴- وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ .
- ۱۹۵۱- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آئے تو غسل کر لے۔
- ۱۹۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں جمعہ کی نماز کو آئے تو نہالے۔
- ۱۹۵۳- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونوں صاحبزادے ہیں عبد اللہ بن عمر کے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس روایت کے۔
- ۱۹۵۴- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرمہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

(۱) جمعہ بضم میم اور بسکون اور فتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن کو یوم العروہ کہتے ہیں۔

(۱۹۵۱) جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی موقوف ہے اور جمہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے۔ چنانچہ ایک مرفوع روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے۔

۱۹۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ آيَةُ سَاعَةِ هَذِهِ
فَقَالَ إِنِّي شِغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي
حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ
قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

۱۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَعَرَضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ
رَجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ
تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا
أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

بَابُ وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ
بَالِغٍ مِنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ
۱۹۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْغُسْلُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ)).

۱۹۵۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ
يَتَنَابَوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ
فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ

۱۹۵۵- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن
خطاب جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ
کے آئے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے
اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا یعنی
پہلے سے آنا تھا تو انھوں نے کہا مجھے آج کام ہو گیا اور میں گھر میں
نہیں گیا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا۔
حضرت عمرؓ نے کہا کہ صرف وضو ہی؟ اور تم جانتے ہو کہ رسول
اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

۱۹۵۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایک دن جمعہ کا خطبہ
لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفانؓ آئے اور حضرت عمرؓ نے
ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہو گا ان لوگوں کا جو
اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے
امیر المؤمنین! جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو
کے کہ وضو کیا اور آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو ہی کیا۔ تم
نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو
ضرور نہائے۔

باب: ہر بالغ مرد پر غسل جمعہ

فرض ہونے کا بیان

۱۹۵۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو
واجب ہے۔

۱۹۵۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری
آتے تھے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے اور عبا میں
پہنی تھیں (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو
نکلتی تھی۔ انہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

ایک شخص آیا اس دن آپ میرے پاس تھے تو آپ نے فرمایا اگر تم آج کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

۱۹۵۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگ مہنتی تھے اور ان کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو ان کو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان
۱۹۶۰- عبد الرحمن بن ابو سعید خدری نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگالے جتنی ہو سکے۔ مگر بکیر نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگر چہ عورت کی خوشبو ہو۔

۱۹۶۱- عبد اللہ بن عباسؓ نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طاؤس نے کہا ابن عباسؓ سے کہ لگائے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھر والی کے پاس ہو۔ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

۱۹۶۲- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے ان سے محمد بن ابو بکر نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی ہم سے ہارون نے ان سے ضحاک نے دونوں نے ابن جریج سے اسی اسناد سے۔

۱۹۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۱۹۶۴- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نہائے جمعہ کے دن جنابت سے اس میں صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے

مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنْتُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا))

۱۹۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ نَفْلٌ فَبَقِيَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

بَابُ الطَّيِّبِ وَالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۹۶۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكَ وَيَمَسُّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ)) إِلَّا أَنْ بُكِّرَ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ.

۱۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ.

۱۹۶۲- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))

۱۹۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ

(۱۹۶۴) اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے امام مالکؒ اور ان کے اکثر یاروں اور قاضی حسین اور امام الحرمین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند گھنٹے ہیں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے

صحبت بھی کرے۔ پھر جائے یعنی اول گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک انڈا قربان کیا۔ پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس جو مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پائے)۔

باب: جمعہ کے دن خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان

۱۹۶۵- سعید بن مسیب کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغو بات کہی (یعنی اشارہ سے چپ کرنا ضروری ہے۔ اتنی بات بھی منع ہے)

۱۹۶۶- مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبد العزیز نے ان سے عبد اللہ ابراہیم نے اور ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابو ہریرہؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کے جو ابھی گزری۔

۱۹۶۷- اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے

اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ قَرَبَ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ قَرَبَ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ قَرَبَ كَبْشٍ أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ قَرَبَ ذِجَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ قَرَبَ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ))

بَابُ فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۹۶۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ))

۱۹۶۶- وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ عَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِعَثْلِهِ

۱۹۶۷- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ﷺ اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے جمہور اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان گھڑیوں کا حساب ان کے نزدیک دن کے شروع سے ہے اور حبیب مالکی اور جہا ہیر علماء کا یہی مذہب ہے اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے۔ غرض دلائل سے قوی مذہب یہی ہے کہ قبل زوال مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت بھی یہی تھی۔

ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ۔

۱۹۶۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو تو نے لغوات کی۔ ابو الزناد نے کہا لغیت ابو ہریرہؓ کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے۔

باب: جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں ۱۹۶۹- ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے جو کوئی چیز مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دے دے گا۔ تسمیہ نے اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

۱۹۷۰- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو القاسمؓ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بے شک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی بے رغبتی دلاتے تھے۔

۱۹۷۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن شہاب نے ان سے ابن عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہؓ نے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مثل۔

بُنْ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ

۱۹۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْبَاقِمْ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ.

بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۱۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ)) زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

۱۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ فَإِنَّمَا يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُرْهِدُهَا)).

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

(۱۹۶۸) قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں وارد ہے یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے والغوا فیہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرائے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور عام علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نغمی اور شععی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جب کہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہے اور نغمی اور احمد اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں۔

۱۹۷۲- و حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ فِي الْجُمُعَةِ لِسَاعَةٍ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

۱۹۷۵- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هِيَ عَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ)).

(۱۹۷۳) ☆ اگلے لوگوں کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنی کہ وہ عامانگئے والا کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ غرض بعضوں نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور مردہ صلی سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا بھی آئے ہیں اور کھڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرنا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اس وقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہا کہ وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور ان کے نزدیک صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک اور بعضوں نے کہا وہ اخیر گھڑی ہے جمعہ کے دن کی اور قاضی عیاضؒ نے کہا اور سب اقوال کے مقدمہ میں آثار مروی ہوئے ہیں رسول اللہ سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابو موسیٰ کی روایت سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے (یعنی منبر پر نماز کے ہونے تک)۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)).

۱۹۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۹۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَدَا كُلِّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْتَأَسُّ لَنَا فِيهِ تَبَعَ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

۱۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ)).

۱۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْأَخِيرُونَ الْاَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت

۱۹۷۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے۔

۱۹۷۷- ابوہریرہ نے کہا کہ نبی نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

باب: جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے

۱۹۷۸- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہیں اور قیامت کے دن آگے بڑھ جانے والے ہیں فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اس کی ہم کو راہ بتادی اور سب لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنی اتوار کو)۔

۱۹۷۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری ہیں (دنیا میں) اور سب سے پہلے ہوں گے قیامت کے دن اسی کی مثل۔

۱۹۸۰- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم سب کے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب کے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم

(۱۹۷۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہو گئے خواہ وہ فضیلت کے ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب اس لیے بیان فرمائے کہ آدمی اس میں نیکی کے لیے تیار ہوں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ابو بکر بن العربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سب ہوا انکی اولاد ہونے کا اور انبیاء اور رسل کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا ہونا سب ہے دوستان خدا کے باہر اور جنت میں چلے جانے کا اور دشمنان خدا کے نامزد و زرخ میں داخل ہونے کا۔ غرض اس حدیث سے تمام دنوں پر جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَذَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَذَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى)).

۱۹۸۱- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبِعَ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

۱۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَضَلَّ اللَّهُ عَنْ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبِعَ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ)) وَفِي رِوَايَةٍ وَأَصْلُ الْمَقْضِيِّ بَيْنَهُمْ.

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَدَيْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انھوں نے سچی بات میں اختلاف کیا۔ سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں اختلاف کیا اور ہم کو اللہ نے راہ بتادی پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا یعنی اتوار۔

۱۹۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن ہے یعنی جمعہ جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور اس میں انھوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو وہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی ان کی عید ہماری عید کے پیچھے ہے) تو یہود کی عید کل ہے اور نصاریٰ کی پرسوں۔

۱۹۸۲- ابو ہریرہ اور حذیفہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاریٰ کی اتوار کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی جمعہ کے دن کی۔ غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید کے دن یہ ترتیب ہوئی اور ایسے ہی وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ بینہم (یعنی ان کا فیصلہ کیا جائے گا)۔

۱۹۸۳- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو کریم نے ان سے ابن ابی الزنادہ نے ان سے سعد نے ان سے ربیع بن جرّاش نے ان سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور لوگوں کو بھلا دیا جو ہم سے پہلے تھے اور

كَانَ قَبْلَنَا)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ.

بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۹۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الذِّي يُهْدِي الْبِدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ)).

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمَرُو النَّاقِلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّيْتُ الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ)).

بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ

۱۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

ساری روایت مثل ابن فضیل کے بیان کی (یعنی جو اوپر گزری)۔

باب: جمعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت

۱۹۸۴- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلا ناسب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آکر سننے لگتے ہیں اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کر لے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا خدا کی راہ میں دے۔

۱۹۸۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور عمرناقد نے سفیان سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مثل اس کے۔

۱۹۸۶- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں ان کو لکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیتے اور ہر دروازہ کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

باب: جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی

فضیلت

۱۹۸۷- ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ

جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک چپ رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ۔

۱۹۸۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آئے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنگریوں سے کھیلے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

باب: سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز

پڑھنے کا بیان

۱۹۸۹- عبد اللہ کے فرزند جابرؓ نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ یعنی جمعہ کی پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو۔ حسن نے جعفر سے کہا کہ اس وقت کیا وقت ہوتا تھا؟ انھوں نے کہا کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

۱۹۹۰- جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی؟ انھوں نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ..... جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ۔

((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

۱۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا))

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ

الشَّمْسُ

۱۹۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِحُجَفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ يَلُكُ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ

۱۹۹۰- وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالََا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنَرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ.

(۱۹۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد نفل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور نفل خطبہ کے نوافل مستحب ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور غسل کی فضیلت۔

۱۹۹۱- کہل نے کہا ہم دو پہر کا سونا نہ سوتے اور دن چڑھے کا کھانا نہ کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیاد کی کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔

۱۹۹۲- ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب سورج ڈھل جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)۔

۱۹۹۳- ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آئیں۔

باب: جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۹۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم آج کل کرتے ہو۔

۱۹۹۵- جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی ہمیشہ دو خطبہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے

۱۹۹۱- عَنْ سَهْلِ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حَجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۹۲- عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ.

۱۹۹۳- عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَتَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْجَيْطَانِ فَيَنَا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجُلُوسَةِ

۱۹۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ.

۱۹۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ

(۱۹۹۳) ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ کو نماز نہیں ہے مگر بعد زوال کے اور اس کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام میں شافعیہ وغیرہ کی تائید کی ہے مگر امام احمد کا مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتوں کو اتارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ جمعہ کا کھانا اور دو پہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دنوں میں دیر کرتے اس لیے کہ وہ اول وقت آتے تھے۔ لہذا ان کاموں میں دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولیٰ یا خطبہ نہ جانا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ ڈھونڈتے اور نہ پاتے اس کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور گھروں کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سایہ نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹوں کو آرام دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کو کام چھڑا دیتے اور داند چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پائیں۔

بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ.

اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

۱۹۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَخْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ تَبَّكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ

۱۹۹۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے اس نے خدا کی قسم جھوٹ کہا میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۱۹۹۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَافَتْ عِيرٌ مِنَ الْبَشَامِ فَأَنْتَقَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّبِيُّ فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو آپ کو چھوڑ جاتے ہیں ۱۹۹۷- جابر نے کہا کہ نبی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سوا یک بار ایک ٹائڈہ آیا ملک شام سے غلہ لے کر اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورہ جمعہ میں ہے کہ جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۹۹۸- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا ۱۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمْتُ سَوِيقَةً قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۱۹۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ نبی اکرم خطبہ دے رہے تھے یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہو کر۔ ۱۹۹۹- جابر نے کہا ہم نبی کے ساتھ تھے جمعہ کے دن، سوا یک ٹائڈہ آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۹۹۹) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنون ہے اور بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے ضروری ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابو حنیفہ نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے لیے۔ طحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ خطبہ

۲۰۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ قَائِدُهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا

۲۰۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے ہو کر وعظ کر رہے تھے کہ ایک قافلہ مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس کی طرف بڑھے یہاں تک کہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے ان میں ابو بکر اور عمر بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا فَانْفَضُّوْا اِلَيْهَا۔۔۔۔۔

۲۰۰۱- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْغَيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

۲۰۰۱- کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام حکم کا بیٹا عبد الرحمن بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انھوں نے کہا اس غیث کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

۲۰۰۲- عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْهُ ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَذْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))

باب: جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان
۲۰۰۲- حکم بن میناء سے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

۲۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

باب: نماز اور خطبہ مختصر دینے کا بیان
۲۰۰۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ سچ (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا)۔

۲۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

۲۰۰۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

ظہریوں کی روایت ہو اور رسول اللہ سے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھنے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے۔ (نووی)
(۲۰۰۲) ☆ یعنی ان سے لطف و رحمت کو دور کر دے گا اور اس باب خیر کو بازار کے گاہیکی قول ہے اکثر متکلمین کا۔

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔

۲۰۰۵- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد کی چال ہے اور سب کاموں سے برے نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

۲۰۰۶- جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثنا کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔

أَصْلَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكٍ

۲۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنَادٍ جَنِيحٍ يَقُولُ صَبِّحُكُمْ وَمَسَاءُكُمْ وَيَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ ((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ثُمَّ يَقُولُ ((أَنَا أَوَّلِي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَا نَا فَلَا هِلَةَ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَلِيَِّي وَعَلَيَّ))

۲۰۰۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُمْعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُنِيبُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى بَإِثَرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

(۲۰۰۵) اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے دوسرے قرب قیامت تیسرے امام بعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مستحسن ہے۔ چوتھے بدعت کی برائی۔ پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا۔ چھٹے محدثات یعنی نئے کاموں کی برائی خواہ عبادات میں ہو یا عادات۔ ساتویں آنحضرت کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ آٹھویں یہ کہ ابتدائے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو مرے اور قرضہ چھوڑ جائے اور کچھ مال اس کے موافق نہ چھوڑے تو اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے پھر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۲۰۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُبْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ ((مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ)) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

۲۰۰۸- عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَرْدَ شَنْوَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سَفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَحْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) أَمَا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِذْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أَبَايُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَتَابَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَى قَوْمِكَ))

۲۰۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثنا کرتے تھے جو اس کی درگاہ کے لائق ہیں۔ پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ بتا دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور سب باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے۔ پھر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کے یعنی جو اوپر گزری۔

۲۰۰۸- عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ضماد ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازد شنویہ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمدؐ مجنون ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی)۔ تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کر دے۔ غرض آپ سے ملا اور کہا اے محمدؐ! میں جنوں وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے تو کیا آپ کو خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اصابعہ تک یعنی سب خوبیاں اللہ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتائے اسے کون بہکائے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندہ اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ اب بعد حمد کے جو کچھ کہوں۔ ضماد نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو۔ الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا روپ چڑھ گیا غرض رسول اللہؐ نے ان کو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا ابھی میں نے کانوں کی باتیں سنیں جادو گروں کے اقوال سے شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا اپنا ہاتھ لائیں کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انہوں نے بیعت کی اور رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی

قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِغَدِيهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْحَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ ضَمَامِدٌ.

طرف) سے بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور وہ ان (ضامد) کی قوم پر گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے۔ انھوں نے حکم کیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لیے کہ یہ ضامد کی قوم ہے (اور وہ ضامد کی بیعت کے سبب سے امان میں اچکے ہیں)۔

۲۰۰۹- عَنْ وَاصِلِ بْنِ حِجَّانٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ حَظَبْنَا عَمَّارَ فَأَوْحَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْحَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ طَوَّلَ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَصَرَ خُطْبَتُهُ مَنَّةٌ مِنْ فَضْلِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ واقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنْ الْبَيَانِ سِخْرًا))

۱۰۰۹- واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمرؓ نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت مبلغ۔ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان! تم نے بہت مبلغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کیا اور اگر آپ ذرا اس خطبہ کو طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تب عمارؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا۔ اور بعض بیان جادو ہوتا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے)۔

۲۰۱۰- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا حَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَ الْخُطِيبِ أَنْتَ قُلٌّ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوَى))

۲۰۱۰- عبد بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا من یطیع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصیہما فقد غوی (یعنی جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کیا برا خطیب ہے یوں کہو من یعص اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فقد غوی۔

۲۰۱۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقُبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى

۲۰۱۱- صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے

(۲۰۱۰) ☆ ومن یعصیہما کے الفاظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے تو اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی برابری معنوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہو تا ہے اور من یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا۔

(۲۰۱۱) ☆ اس حدیث سے خطبہ میں قرآن پڑھنا ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف اور

وَنَادُوا بِمَلِكٍ لِّقَضِ عَلَيْنَا رَبِّكَ۔

۲۰۱۲- عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۴- حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کہ میں نے سورہ ق مگر رسول اللہ کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ کا تور ایک تھا۔ یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ سے (سمجھان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تور کا خادم ہوتا)۔

۲۰۱۵- ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تور ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے۔

۲۰۱۶- عمارہ بن رویہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھائے ہے (یعنی دعا کے لیے)۔ تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تور رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی انگلی سے۔

الْمُنْبِرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔

۲۰۱۲- عَنْ أُخْتٍ لِعُمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمُنْبِرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ۔

۲۰۱۳- رَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ۔

۲۰۱۴- عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ مَا خَفِضْتُ قِيًّا إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا۔

۲۰۱۵- عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا سَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمُنْبِرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔

۲۰۱۶- عَنْ عُمَارَةَ بِنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشَرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمُنْبِرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ يَدِي هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ۔

علامہ شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

(۲۰۱۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور روا نہیں ہے اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

۲۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۰۱۷- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عَمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان

بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۲۰۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سلت)۔

۲۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَصَلَّيْتَ يَا فَلَانُ)) قَالَ لَا قَالَ ((قُمْ فَارْكَعْ)) رَكَعَتَيْنِ.

۲۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَكَعَتَيْنِ ۲۰۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتَ)) قَالَ لَا قَالَ ((قُمْ فَصَلِّ الرَكَعَتَيْنِ)) وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةُ قَالَ ((صَلِّ رَكَعَتَيْنِ)).

۲۰۲۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھو اور تحیۃ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت پڑھ۔

۲۰۲۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور نبی اکرم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پڑھ۔

۲۰۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ ((أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا فَقَالَ ((ارْكَعْ)).

(۲۰۱۸) یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور اس کے بعد خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور حدیثیں ان پر حجت ہیں۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورق نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابر سے انھوں نے نبی سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں۔

۲۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ))

۲۰۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آئے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لے۔

۲۰۲۳- عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَكُنْتَ رَكَعَتَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((قُمْ فَارَكَعْهُمَا))

۲۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

۲۰۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ يَخْطُبُ فَحَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارَكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَتَجُوزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرَكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَجُوزْ فِيهِمَا))

۲۰۲۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اے سلیک اٹھو اور دو رکعت پڑھ لو۔ اور مختصر پڑھو۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے دو رکعت مختصر ادا کرے۔

بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

۲۰۲۵- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَذَرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَنِي بِكَرْسِيِّ حَسْبَتْ قَوْلِ الْمَاءِ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ أَعْبَرَهَا

باب: دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان

۲۰۲۵- حمید بن ہلال نے کہا ابو رفاعہ رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب مسافر اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آ گئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اس کے پائے لوہے کے تھے آپ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے آکر خطبہ کو تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۲۰۲۶- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ضَمِّيَ اللَّهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۰۲۷- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۲۸- عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

۲۰۲۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّبِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۲۰۳۰- عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ.

باب: نماز جمعہ میں کیا پڑھے

۲۰۲۶- ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے کہا مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور آپ مکہ کو گیا اور ابو ہریرہؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو حضرت علیؓ کو فہم میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے (یعنی حضرت علیؓ کی تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ تتبع دلیل ہوں۔ سبحان اللہ سحابہ کو اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہنا پسند نہیں آیا اور رسول اللہ کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے ان پر جو تقلید پر جان دیتے ہیں۔)

۲۰۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۲۰۲۸- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں اور جمعہ میں سبح اسم ربك الاعلى اور هل اتاك حدیث الغاشية پڑھا کرتے تھے اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں تب بھی انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

۲۰۲۹- مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجھ سے قتیبہ نے ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابراہیم نے اسی اسناد سے۔

۲۰۳۰- عید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا هل اتاك حدیث الغاشية۔

باب: جمعہ کے دن کیا پڑھے؟

۲۰۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجده اور ہل اتی علی الانسان حین من الدھر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقون۔

۲۰۳۲- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انھوں نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے کھول نے۔

۲۰۳۳- اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں جیسے سفیان نے روایت کی۔

۲۰۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور ہل اتی پڑھتے تھے۔

۲۰۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل پہلی رکعت میں اور ہل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً دوسری میں پڑھتے تھے۔

۲۰۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھے۔

۲۰۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

بابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۲۰۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ الْمَسْجُودَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمَنَافِقِينَ.

۲۰۳۲- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِنَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَاهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

۲۰۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى.

۲۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَلَمْ تَنْزِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَذْكُوراً

۲۰۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)).

۲۰۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

((إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا)) زَادَ عَمْرُو فِي رَوَاتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجَلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

۲۰۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصَلِّ أَرْبَعًا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((مِنْكُمْ)).

۲۰۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ

۲۰۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْتَسِبُ أَطْنَبِيُّ قَرَأْتُ فَيَصَلِّي أَوْ أَلْبَنَةُ

۲۰۴۱- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۲۰۴۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَعْرِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن اور یس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو۔

۲۰۳۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھ لے اور جریر کی روایت میں منکم یعنی تم میں سے کا لفظ نہیں۔

۲۰۳۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکے تھے تو گھر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کرتے تھے۔

۲۰۴۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے رسول اللہؐ کے نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے۔ پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھے خیال گزر رہا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالکؒ کے رو بروقرأت حدیث کے وقت) پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

۲۰۴۱- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

۲۰۴۲- عمر بن عطاء بن نافع بن جبیر نے ان کو سائب کی طرف بھیجا اور کچھ ایسی چیز کو پوچھا جو انھوں نے دیکھی تھی معاویہؓ سے نماز میں تو سائب نے کہا ہاں میں نے ان کے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر نہ کرنا یعنی فرض اور سنت کے بیچ میں نہ بات کی نہ اس جگہ سے بٹے اور جب جمعہ پڑھ چکا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا

(۲۰۳۸) معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں واجب نہیں مستحب ہیں اور محدثین رحمہم اللہ کی احتیاط دیکھئے کہ ایک لفظ جو جریر کی روایت میں نہ تھا اس کو بھی بیان کر دیا حالانکہ اس کو اصل مطلب میں کچھ دخل نہ تھا۔

تَخْرُجُ فَإِنْ رَسَمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرْنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةُ بِصَلَاةٍ حَتَّى
تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ.

یا نکلتا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے
یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دونوں نمازوں کو ایسا نہ ملاویں کہ ان کے
بچ میں نہ بات کریں اور نہ نکلیں۔

۲۰۴۳- وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ حَبِيبٍ أَرْسَلَهُ إِلَى
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُنْتِ تَعْمُرٍ وَسَأَلَ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي
مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ.

۲۰۴۳- مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے
حجاج بن محمد نے ان سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطاء نے کہ
نافع بن حبیب نے ان کو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث
میں اس پر کی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب
اس نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں
کیا۔



کتاب صلاۃ العیدین ①

نماز عیدین کا بیان

۲۰۴۴- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے یعنی خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انھوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بھٹانا شروع کیا۔ پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے آپ کے ساتھ بلالؓ بھی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور بھر فرمایا کہ تم نے ان سب کا اقرار کیا کہ اس میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے نبی اللہ کے۔ راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھی۔ پھر انھوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا لاؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اور وہ سب چلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۲۰۴۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَتَزَلُّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُحَلِّسُ الرَّجُلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِشَفْعِهِمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا فَمَنْ هَذِهِ الْآيَةُ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ مِنْهَا ((أَتَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُحِبَّ غَيْرُهَا مِنْهُمْ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُذَرِّي حَيْثُ مِنْ هِيَ قَالَ ((فَتَصَدَّقْنَ)) فَسَطَّ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدَى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَحَجَعْنَ يُبَلِّغِينَ الْفَتْحَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

(۱) نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جمہیر علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب۔ فرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اس کو چھوڑ دیں تو اس کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے نزدیک واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے۔

(۲۰۴۴) اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی! جب آویں تیرے پاس ایمان لانے والیاں عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کہ نہ شریک کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبی، ولی، پیغمبر، شدہ، گور، چلہ، امام، امام زادہ کسی کو) اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پاؤں سے بہتان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے لے

۲۰۳۵- ابن عباسؓ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انکو ٹھکی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔

۲۰۳۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ حَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يَسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَنَازَهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ يَتَوَبَّهَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْحَاتَمَ وَالْحَرَصَ وَالشَّيْءَ.

۲۰۴۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّزَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۳۷- جاہزؓ نے کہا کہ نبیؐ نے عید الفطر کے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور جب فارغ ہوئے اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلالؓ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا؟ انھوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری۔ میں نے عطاء سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس

۲۰۴۷- عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَاتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بِأَسِطَ ثَوْبَهُ يُلْقِيَنَّ النِّسَاءَ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ

ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ آیت سورہ محمدؑ میں ہے۔ غرض اس آیت کے موافق آپ نے ان سے اقرار لیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتوں کا عید میں حاضر ہونا مسنون ہے اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتوں کو مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضروری۔ اور صدقہ بطوع میں ایجاب و قبول ضروری نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورتوں کو اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ دینا واجب ہے۔ (۲۰۳۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام خطبہ کے بعد ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو ادا کروائے ضروریہ سمجھائیں۔

مسلمؑ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الریح نے ان سے بخدا نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان سے اسماعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اس کے۔

جائے جب خطبہ سے فارغ ہو اور ان کو نصیحت کرے؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بے شک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۰۴۸- جابرؓ نے کہا کہ میں نماز عید میں رسول اللہ کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلالؓ پر تکبیر لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا بچھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندھن ہیں۔ سو ایک عورت ان کے پیچھے سے کھڑی ہو گئی پچھلے رخساروں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری۔ راوی نے کہا پھر خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے اور ڈالتی تھیں بلالؓ کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیں اور ہاتھوں کے چھلے۔

۲۰۴۹- ابن عباسؓ اور جابرؓ نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید الاضحیٰ میں پھر میں نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو یہ قول ہے ابن جریجؓ راوی کا تو انھوں نے کہا یعنی ان کے شیخ عطائے خبر دی کہ مجھے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

۲۰۵۰- عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیغام بھیجا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جب ان سے اول اول لوگوں نے

فَتَحَّهَا وَيُثْقِنَ وَيُثْقِنَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَمَّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيَذْكُرُهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۲۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قِيلَ الْخُطْبَةُ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ خُطْبُ جَهَنَّمَ)) فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَيْطَةِ النِّسَاءِ سَفَعَاءُ الْحَدَّثِينَ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَأَنَّكُمْ تَكْثُرُونَ الشُّكَاةَ وَتَكْفُرُونَ الْعُسْبِيَّةَ)) قَالَ فَجَعَلَنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ خِلْيَتِهِنَّ يُثْقِنَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرَبَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

۲۰۴۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا نِدَاءً وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً.

۲۰۵۰- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُوِيعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ

(۲۰۴۹) اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اس دن پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اس کو مستنون جاننا حماقت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور سلف سے اس میں خلاف منقول نہیں۔

لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤْذَنُ لَهَا قَالِ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأُرْسِلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنْ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۲۰۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّي صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بغيرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانَ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مُحَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرٌ مِنَ الصُّلَّةِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَكِنْ فَإِذَا مَرْوَانُ يَنْزِعُنِي يَدُهُ كَأَنَّهُ يَحْرُوبُنِي نَحْوُ الْعَيْنِ وَأَنَا أَخْرُهُ نَحْوُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِفْدَاءُ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا

بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ یہی کرتے تھے۔ سوا بن زبیر نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔

۲۰۵۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

۲۰۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۲۰۵۳- ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ عید قربان اور عید فطر میں جب نکلے تو پہلے نماز پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ پر پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے۔ غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ہو کر نکلا یہاں تک کہ عید گاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن حلب نے ایک منبر بنا رکھا تھا گارے اور اینٹوں سے۔ مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس سے کہا نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا؟ اس نے کہا اے ابو سعید! چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی

(۲۰۵۳) ☆ بخاری کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد بھی مروان کے ساتھ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز خطبہ کے بعد بھی روا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ واجب

کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم بہتر کام کر سکو اس سے جو میں چاہتا ہوں (یعنی بدعت سنت کے برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کجا)۔ غرض یہ بات میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھرا۔

باب: عیدین کے روز عورتوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی

اباحت کا بیان

۲۰۵۴- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدین میں لے جائیں جو ان کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں۔

۲۰۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے چند الفاظ کے فرق سے۔

۲۰۵۶- ام عطیہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ نے کہا لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جو ان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں جدار ہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کا رنیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اس کی اپنی چادر۔

باب: عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ

پڑھنے کا بیان

سَعِيدٌ قَدْ تَرَكَ مَا نَعَلِمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ.

بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتِ لِلرِّجَالِ

۲۰۵۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا نَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرَجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحَيْضَ أَنْ يَغْتَرِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

۲۰۵۵- عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤَمَّرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُحَبَّاتِ وَالْبُكْرُ قَالَتْ الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ حَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ.

۲۰۵۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرَجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحَيْضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَغْتَرِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جَلْبَابٌ قَالَ ((لَتَلْبِسْنَهَا أُخْتَهَا مِنْ جَلْبَابِهَا))

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی۔

(۲۰۵۶) اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے۔

۲۰۵۷- عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْفِي عُرْصَهَا وَتُلْفِي سِجَابَهَا.

۲۰۵۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان یا عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے۔

۲۰۵۸- وَ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۵۸- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے ان سے ابن ادريس نے اور کہا اور روایت کی مجھ سے ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۲۰۵۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِنِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۲۰۶۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ.

باب: عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

۲۰۵۹- عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اضحیٰ اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ان میں قی والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

۲۰۶۰- ابو واقد روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا ”اقتربت الساعة“ اور قی والقرآن المجید“

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

۲۰۶۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ

باب: ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی رخصت کا بیان جس میں گناہ نہ ہو

۲۰۶۱- عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس

انصار کی دو لڑکیاں تھیں کہ وہ بعثت کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تھا گارہی تھیں۔ (بعثت وہ لڑائی تھی جو اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں کفر کی حالت میں ہوئی تھی اور اس میں اوس جیتے تھے) اور وہ لڑکیاں گانے کا پیشہ نہیں کرتی تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہؐ کے گھر میں اور یہ عید کے دن میں تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنی ان کو دل خوش کرنے دو)

وَعِنْدِي جَارَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغْنِيَانِ بَمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغْنِيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي يَتِّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

۲۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۶۲- رَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارَتَانِ تَلْعَبَانِ بِذِفِّ

۲۰۶۳- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منی کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں وغیرہ میں) گارہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور

۲۰۶۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارَتَانِ فِي أَيَّامٍ مَنَى تَغْنِيَانِ وَتَضْرِبَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَحِّي

لہ ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب میں مکروہ ہے اور امام مالکؒ کا یہی مذہب مشہور ہے اور جن لوگوں نے مباح کہا ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرأت بڑھانے والا تھا اور اس میں کوئی مفسدہ نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانے والا ہو شر اور زنا کی۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور کاغلبہ تھا اور اس میں لڑکیوں کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعروں کا پڑھنا تھا اور بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کچھ گانے والیاں نہ تھیں کہ جو شوق دلاتی ہیں فحش کا اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو۔ نہ ان کے اشعار ایسے تھے جن سے یہ شرور پیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا قیۃ النوا یعنی غنا زنا کا منتر ہے اور نہ وہ گانا ان لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں گنگرے ہو اور تائیں ہو اور آوازیں کا ملانا اور لفظوں کا گھٹانا بڑھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑھنے کو گانا کہتے ہیں۔ غرض یہ گانا وہ ہر گز نہیں جس میں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اس کو ردوار کھا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے جس میں کوئی مضمون فسق کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر انھوں نے ان اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں اور پڑھے گئے اشعار نبیؐ کے رد و رد۔ غرض یہ سب مباح ہیں حرام نہیں۔

مسلمؒ نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت سنی گئی ہے اور ابو کریمؒ نے دونوں نے ابو سعیدؒ سے اس نے ہشامؒ سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں۔

(۲۰۶۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کے مکان کھیل کود کی چیزوں سے پاک رہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضروری ہے کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کریں کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے۔ اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ تھے

بَشَرِهِ فَأَتَتْهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٌ)) وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْئِي بَرْدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَافْتَدِرُوا قَذَرَ الْحَارِيَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْحَدِيثَةُ السَّنُّ

رسول اللہ اپنے سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو ابو بکرؓ نے ان دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہؐ نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابو بکر! ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور میں لڑکی تھی۔ تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

۲۰۶۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِجَابِهِمْ فِي مَنْسَجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْئِي بَرْدَائِهِ لَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَافْتَدِرُوا قَذَرَ الْحَارِيَةِ الْحَدِيثَةُ السَّنُّ حَرِيصَةٌ عَلَى النَّهْوِ

۲۰۶۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِي حَارِيتَانِ تُغَيَّيَانِ بَعَاءٌ

۲۰۶۴- سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ رسول اللہؐ کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلتے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کود دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہاں تک کہ میں ہی سیر ہو کر لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تماشا دیکھے گی (یعنی تب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا)۔

۲۰۶۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گار رہی تھیں بعات کی

تھ رہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مباح کام میں تھیں اور آپ نے منہ اس لیے ڈھانپ لیا کہ وہ شرماکیں نہیں اور اس میں آپ کی راضیت اور رحمت اور حلم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ مباح ہے سرور اور خوشی کے وقت۔ پس نکاح وغیرہ میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عید میں داخل ہے کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہؐ کی مسجد میں کھیلتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کھیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانگ پند وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد میں سیکھنا اور کھیلنا روا ہے۔ اگر عورتیں ایسے کھیل مردوں کے دیکھیں تو روا ہے بغیر اس کے کہ ان مردوں کی نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو بافتاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بھی نہ ہو تو شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِمُؤْمِنَاتٍ بَعْضُهُنَّ مِنْ أَبْصَارُهُنَّ- اور رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ کو ایک اندھے سے پردہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم تو اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھا ہے۔ غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اس میں تصریح نہیں ہے کہ ان کے بدنوں کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے سے پہلے کا ہو۔ غرض کہ اس حدیث سے رسول اللہؐ کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیبیوں کے ساتھ ثابت ہوا۔

بُعَاثٌ قَاضِطُخَعٍ عَلَى الْفَرَاشِ وَ حَوْلَ وَجْهِهِ
فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَّهَرَنِي وَ قَالَ
مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دُعُهُمَا)) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا
فَخَرَجَتَا وَ كَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالذَّرَقِ وَ
الْجِرَابِ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ إِنَّمَا قَالَ ((تَشْتَهِيَنَّ تَنْظُرِينَ)) فَقَالَتْ
نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَى عَدَدِي عَلَى خَدِّهِ وَ هُوَ يَقُولُ
((دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ)) حَتَّى إِذَا مَلَيْتُ قَالَ
((حَسْبُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَادْهَبِي))

لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے
پھیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھے جھڑکا کہ یہ شیطان کی تان
رسول اللہ کے پاس اور رسول اللہ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ان
کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان
دونوں کے چنگلی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان
ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے۔ سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے
حضرت سے خواہش ظاہر کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا
چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں پھر مجھے آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا
اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد
ارفدہ کی تم اپنے کھیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں
تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ
نے فرمایا جاؤ۔

۲۰۶۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزِفُونُ فِي
يَوْمٍ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَذَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَحَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى
لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.

۲۰۶۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى
بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْمَسْجِدِ.

۲۰۶۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک بار عید کے دن
حبشی آکر مسجد میں کھیلنے لگے اور رسول اللہ نے مجھے بلایا اور میں
نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کے کھیل کود کو دیکھنے لگی
یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی۔

۲۰۶۷- مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان
سے یحییٰ بن زکریا نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان
سے محمد نے دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انھوں نے مسجد
کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۶۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلْعَائِينَ وَ دِدْتُ
أَنِّي أُرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أَذُنَيْهِ
وَعَيْنَيْهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءُ
فَرَسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ
حَبَشٌ.

۲۰۶۸- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے
کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں چاہتی ہوں ان کو دیکھوں اور
کھڑے ہوئے رسول اللہ اور میں بھی دروازہ میں کھڑی ہوئی اور
آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں
کھیلتے تھے۔ عطاء نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے یا حبشی۔ ابن عباس
نے کہا حبشی تھے۔

۲۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِجَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَخْضِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ))

۲۰۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشی کھیلنے تھے اپنے تیروں سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کنکریوں کی طرف بھٹکے کہ ان کو ماریں تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر! ان کو کھیلنے دو۔



کِتَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ ①

نماز استسقاء کا بیان

۲۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّي فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِذَاةٍ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

۲۰۸- عبد اللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھا کہ پروردگار ہمارا اس طرح رست بدل دے) جب قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(۱) ☆ علماء کا اجماع ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استسقاء مسنون ہے یا نہیں؟ ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین سب کے خلاف ہے اور ان سب کے مقابل میں اکیلے ان کا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انھوں نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ نے استسقاء میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہوا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقاء کے لیے دعا کی کہ وہ استسقاء کے لیے بھی کافی سمجھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہو تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر بھی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔ غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائیں گی اس لیے کہ اس میں زیادتی علم کی ہے اور ائمہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے۔

غرض خلاصہ یہ کہ استسقاء کی تین قسمیں ہیں اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولیٰ ہے اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑھنا اور اس سے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب سے کامل ہے۔ (نودی)

(۲۰۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء کے لیے باہر نکلنا مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کے لیے بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا الٹنا بھی مستحب ہے۔ شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ٹکٹ ہو جائے تب الٹے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا الٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اس کی سنیت کا انکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کے تھوڑا جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جماہیر کا مذہب یہ ہے کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کے اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب یہی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کے اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور محمول سے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پھر اجماع ہے مثل عید کے مگر الصلوٰۃ جمعہ کا مضاائقہ نہیں۔ (نودی)

۲۰۷۱- عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو رکعت پڑھی۔

۲۰۷۲- عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لیے دعا مانگی اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا۔

۲۰۷۳- عباد بن تمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑھیں۔

باب: استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ

اٹھانے کا بیان

۲۰۷۴- انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۲۰۷۵- انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۰۷۶- انس نے کہا کہ نبی نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقاء میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں بغلوں کی

۲۰۷۱- عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ نَعِيمٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّي فَاَسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

۲۰۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ خَبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّي يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُو اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

۲۰۷۳- عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي

الِاسْتِسْقَاءِ

۲۰۷۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۲۰۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۲۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

(۲۰۷۴) ہاتھوں کا اتنا بلند اٹھانا آپ سے استسقاء میں مروی ہے اور دعا میں اتنا بلند نہ ہو تاں اگرچہ اٹھایا جاتا۔

(۲۰۷۵) ہاتھ کے دوڑ ہونے، قلم کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسے ہی مسنون ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کرے۔

(۲۰۷۶) چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تھیں کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے۔

سفیدی دکھائی دیتی اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کی یاد دونوں بغلوں کی۔

۲۵۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

حَتَّى يُرَى بَيَاضُ بَطْنِهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ بَطْنِهِ أَوْ بَيَاضُ بَطْنِهِ.

۲۵۷۷- عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: استسقاء میں دعائے مانگنے کا بیان

۲۵۷۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازہ سے کہ دارالقضاء کی طرف ہے اور رسول اللہؐ کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہؐ کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں کے مال برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں۔ سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھرتھانہ محلہ (سُلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔ عرض سلع کے پیچھے سے ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور میں نے برسنے لگا (یہ آپ کا معجزہ ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا اور نہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک۔ پھر ایک شخص آیا اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول

بابُ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۲۵۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُعْشَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا)) قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا فَرْعَةٍ وَمَا يَنْتَنَّا وَتَيْنَ سُلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ الثُّرَيَّا فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ امْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُنْصِبْهَا عِنَّا قَالَ فَرَفَعَ

ﷺ نے کہا روایت کی مجھ سے ابن شہر بنی نے ان سے یحییٰ نے ان سے ابن ابی عروہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبیؐ سے روایت کی اس کے مانند۔

(۲۵۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقاء میں دعا بھی کافی ہے اور میں نے موقوفی کے لیے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کے لیے لوگوں کا یہ ان میں اجتماع اور نماز شروع نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم مال بر باد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسناؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلند یوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسناؤ۔ غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے۔ شریک نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا؟ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا (بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا)۔

۲۰۷۹- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں ایک قحط پڑا اور آپ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے مال بر باد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کے ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعا میں عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسناؤ ہم پر۔ غرض آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے ادھر سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آنگن کی طرح بچ میں سے کھل گیا اور قحط کا نالہ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی۔

۲۰۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہو گئے اور پکار کر کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے! مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور مدینہ میں ایک بوند

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَيُطَوْنَ الْأَوْدِيَّةِ وَمَنْابِتِ الشَّجَرِ فَأَنْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ)) قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْرِي.

۲۰۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَوْلَانَا وَلَا عَلَيْنَا)) قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْخَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنَ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَحْبَرَ بِخَوْذٍ.

۲۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَطَّ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتْ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمَطِّرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمَطِّرُ

بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَفَطَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي
مِثْلِ الْإِخْلِيلِ.

۲۰۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنَسٍ بَنِيهِ وَزَادَ فَأَلْفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ
وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ نَهْمُهُ نَفْسُهُ
أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

۲۰۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ
عَلَى الْمَنْبَرِ وَقَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ
السَّحَابَ يَتَمَرَّقُ كَأَنَّهُ الْمَلَأُ حِينَ تَطْوَى.

۲۰۸۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ أَصَابَنَا
وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ ((لِأَنَّهُ
حَدِيثٌ عِنْدَ رَبِّي تَعَالَى)).

بَابُ التَّعَوُّدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ
وَالْفَرَجِ بِالْمَطَرِ

۲۰۸۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ
ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ
وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ

نہ گرتی تھی اور میں نے دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بچ میں سے کھلا ہوا
تھا۔

۲۰۸۱- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریم
نے ان سے اسامہ نے ان سے سلیمان بن المغیرہ نے ان سے ثابت
نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں یہ بات زیادہ
ہے کہ اللہ نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست
آدمی بھی اپنے گھر جانے کو ڈرتا تھا (یعنی مینہ کی شدت سے)۔

۲۰۸۲- انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی جمعہ کے
دن رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ منبر پر تھے اور میان کی حدیث
آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ
ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھشتی تھی۔

۲۰۸۳- انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا
یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول!
آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے
پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

باب: آندھی اور بادل کے وقت پناہ مانگنے اور بارش
کے وقت خوش ہونے کا بیان

۲۰۸۴- نبی کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ کا یہ
قاعدہ تھا کہ جب آندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ
مبارک پر خوف معلوم ہوتا (یعنی عذاب الہی سے ڈرتے)
اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے پھر اگر مینہ برس گیا تو خوش
ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں

(۲۰۸۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور بعض حجاجان جمہ تافہم جو
یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ بھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنی ظاہری اس کے نہ بننے اور جب معنی ظاہری بلا تکلیف
بننے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

((إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سَلَطَ عَلَيَّ أَهْلِي)) وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ ((رَحْمَةً))

نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب میں دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

۲۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) قَالَتْ وَإِذَا تَحَلَّيْتُ السَّمَاءَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَسَّالَهُ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرُنَا))

۲۰۸۵- نبی کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کی عادت مبارک تھی کہ جب جھوکے کی آندھی آئی اللہم سے ارسلت بہ تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بہتری اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور جو اس کے اندر ہے اس کی برائی سے اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے پھر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ غرض اس بات کو حضرت عائشہ نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھ کر بدلی ہے جو ان کے آگے آئی ہے کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے۔

۲۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْجِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَبْسُمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرِفَ نَبْتَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ

۲۰۸۶- نبی کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپ کے چہرہ میں ڈر معلوم ہونے لگتا۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! میں اور لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ

(۲۰۸۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ رہے بلکہ جتنا اس شہنشاہ عالی جاہ بے پردہ کا قرب ہو اتنا ہی خوف اس کی بے نیازی کا اور بے پردہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اس کے عذاب اور عتاب سے پناہ مانگتا رہے۔

(۲۰۸۶) ☆ سچ ہے یہ مصرع ۔ نزدیکیا تراشیش بود حیرانی -- اس شہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ تھی

اس میں پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے خوف رہتا ہے اس کا کہیں اس میں عذاب نہ ہو اس لیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب ایک قوم نے عذاب کو دیکھا تو یوں کہا کہ یہ بدلی ہے ہم پر برسے دالی۔

فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُنْظَرُنَا))

باب: باد صبا اور تیز آندھی کا بیان

۲۰۸۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عادیہ اور سے ہلاک کی گئی ہے۔

بَابُ فِي رِيحِ الصَّبَا وَالذَّبُورِ

۲۰۸۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نَصَرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلَكْتُ عَادَ بِالذَّبُورِ))

۲۰۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۸۸- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ الْحُفَيفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ



یوں ڈرتے ہیں تو ہم گناہگاروں کو کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم سے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (۲۰۸۷) صبا وہ ہے جو مشرق سے آتی ہے جس کو پروالی کہتے ہیں اور دبور جو مغرب سے آئے اور اسے کچھ دیکھتے ہیں۔

کِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۲۰۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا۔ سو آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور شافعی کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اٹھنے میں کھل گیا تھا پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور

۲۰۸۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنْهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا

(۲۰۸۹) علماء کا اجماع ہے کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ باجماعت اس کو ادا کریں اور اہل عراق (یعنی احناف) نے کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں۔ مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کی رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدے ہر رکعت میں دو ہی ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مثل اور نمازوں کے ایک ہی رکوع ہر رکعت میں ہو۔ مگر شافعی مذہب احادیث صحیحہ کے موافق ہے اور ابن عبد البر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین رکوع بھی آئے ہیں اور چار بھی مگر دو کے راوی بہت احتفظ اور ضبط ہیں۔ مگر قوی مذہب یہ ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے۔ باقی رہی سورۃ فاتحہ، اللہ

رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أُغِيرَ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَغْتُ فِي رِوَايَةِ مَا لَكَ إِنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ))

۲۰۹۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ))

۲۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ

خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اللہ کی قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوئے تو بہت روتے اور تھوڑا ہستے۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور رچاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۲۰۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۲۰۹۱- رسول اللہ کی بی بی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ کی مبارک زندگی میں سورج گھن ہو اور آپ نکلے مسجد میں اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ نے لمبی قرأت پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ربنا لك الحمد اور پھر کھڑے رہے اور لمبی قرأت پڑھی کہ پہلی قرأت سے ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا رکوع کیا لمبا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد پھر سجدہ کیا اور ابو طاہر راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ

لہ سو قیام اول میں تو باتفاق علماء پڑھنا ضروری ہے اور قیام ثانی میں بھی پڑھنا۔ یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا۔ مالکیہ میں سے یہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا نہ چاہیے اور طول قرأت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور سجدہ کے طول کے بھی محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبے بھی بعد نماز کے مستحب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں۔

مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ہیں اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔

پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور دو سجدے) اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی ان لفظوں سے جو اس کی شان کے لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے ان میں گہن نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے)۔ پھر جب تم گہن کو دیکھو تو جلد نماز پڑھنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے اوپر سے کھول دے اور فرمایا آپ نے کہ میں نے اس جگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جن کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چاہتا ہوں کہ ایک گچھالے لوں جنت میں جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا اور مرادی راوی نے اتقدم کہا معنی دونوں کے ایک ہیں اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحی کو دیکھا ایک آدمی کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے ساڑھ چھوڑے اور ابو طاہر راوی کی حدیث تو وہیں تمام ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا تھا کہ جلدی نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔

۲۰۹۲- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور آپ نے مدینہ میں ایک پکار نے والے کو بھیجا کہ یوں پکار دے کہ سب لوگ مل کر نماز ادا کرو۔ غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی (یعنی تکبیر اولیٰ اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے)۔

۲۰۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی

رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَىٰ مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخَرَىٰ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فحَطَبَ النَّاسَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٌ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَقَالَ أَيْضًا ((فَصَلُّوا حَتَّى يَفْرَجَ)) اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتَنِي أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَقْدَمُ وَ قَالَ الْمُرَادِي أَتَقْدَمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَبَّ السَّوَابِ)) وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((فَافْزِعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۲۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَغَتْ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَائَتِهِ فَصَلَّى

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۴- قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَعْبُرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۵- رَحَدْنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۰۹۶- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقُ حَسْبَهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَاَنْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَادْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجِلِنَا))

۲۰۹۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

اور چار رکوع کے اور چار سجدے دو رکعتوں میں۔

۲۰۹۴- زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کے دو رکعتوں میں اور چار سجدے کئے۔

۲۰۹۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے حاجب بن ولید نے ان سے محمد بن حرب نے ان سے کثیر بن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۰۹۶- عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہ تھیں کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہ کے زمانہ میں اور آپ نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے۔ غرض پڑھتے دو رکعت کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے اللہ ڈراتا ہے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ دونوں صاف ہو جائیں۔

۲۰۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے (یعنی دو رکعت میں) اور چار سجدے۔

باب ذکر عذاب القبر فی صلاۃ الحسوف

باب: نماز خسوف میں عذاب قبر کا بیان

۲۰۹۸- عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ يَهُودِيَّةٌ أَتَتْ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذِّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذَا بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرَكِبًا فَحَسَمَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِي الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرَكِبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَأَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفْتَنَةِ الدَّجَالِ)) قَالَتْ عُمَرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۲۰۹۸- عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا پناہ اللہ کی۔ پھر سوار ہوئے رسول اللہ ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں بھی نکلی اور عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے۔ عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد رسول اللہ پناہ مانگا کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

۲۰۹۹- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن شعیب نے ان سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کے۔

۲۰۹۹- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

باب: نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا پیش کیا گیا

بَابُ مَا غَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنَ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۲۱۰۰- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور ان دنوں میں بڑی گرمی تھی۔ پھر رسول اللہ نے اپنے یارو کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کی اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا۔ غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک گچھا اس میں سے لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی اور دوزخ میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے۔ اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک وہ کھل نہ جائے۔

۲۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَجِرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُ غَرَضَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ فَعَرِضَتْ عَلَى الْجَنَّةِ حَتَّى لَوْ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتَهُ أَوْ قَالَ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ بِيَدِي عَنْهُ وَعَرِضَتْ عَلَى النَّارِ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَتَبَتُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثَمَامَةَ عَمْرُو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ))

(۲۱۰۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہو بلی کے سبب سے اس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سورہ دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا عذاب اس پر ہوتا ہو۔ چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی۔

۲۱۰۱- وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ هَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حَمِيرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً)) وَلَمْ يَقُلْ ((مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ))

۲۱۰۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتًّا رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَحَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قَاطِلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَكَرَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكَعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ نَاحَرَ وَنَاحَرَتْ الصُّعُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَأَنْصَرَفَ حِينَ أَنْصَرَفَ وَقَدْ أَصَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

۲۱۰۱- مسلم نے کہا کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان مسمی نے ان سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کے مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بلند آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی۔

۲۱۰۲- جابر نے کہا سورج گھن ہوا ایک بار رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن آپ کے صاحبزادے ابراہیم انتقال کر گئے تھے۔ سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گھن ہوا اور نبی لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کیے۔ اس طرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرأت کی اور لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے یعنی طول میں پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرأت کی دوسری قرأت سے کم۔ پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ ان میں سے ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے بٹے اور سب صفیں آپ کے ساتھ پیچھے بیٹیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہنچ گئے پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپ کے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ کی) پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت کہ آفتاب کھل چکا تھا۔ پھر فرمایا اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور بے شک ان دونوں میں کسی آدمی کے مرنے سے گھن نہیں لگتا ہے پھر جب تم دیکھو اس میں سے کچھ تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے اور کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اس کو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز میں۔ چنانچہ دو رخ آئی اور جب آئی کہ جب تم نے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اس کی لو مجھے لگ جائے (سبحان اللہ اتنے بڑے

فصلوا حتی تنجلي ما من شيء فوعذونه إلا
قد رأيته في صلاتي هذه لقد جيء بالنار
وذلكم حين رأيتموني تأخرت مخافة أن
يضيبي من لفتها وحتى رأيته فيها صاحب
المحجر بجر قصبة في النار كان يسرق
الحاج بمخجبه فإن فطن له قال إنما تعلق
بمخجبي وإن غفل عنه ذهب به وحتى رأيته
فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها
ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض حتى
ماتت جوعاً ثم جيء بالجنة وذلكم حين
رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد
مددت يدي وأنا أريد أن أتناول من تمرها
لأنظروا إليه ثم بدا لي أن لا أفعل فما من
شيء فوعذونه إلا قد رأيته في صلاتي هذه)).

۲۱۰۳- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: حَسَفَتُ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى
غَائِثَةَ وَهِيَ تَصَلِّي فَقُلْتُ مَا بَشَأُ النَّاسِ
يُصَلُّونَ فَأُشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ
قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جَدًّا
حَتَّى تَحَلَّلَانِي الْعُشْيُ فَأَحْذَثُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَيَّ
جَنِبِي فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِ

نبی کو اللہ ان پر رحمت کرے اور سلام بھیجے دوزخ سے اتنا خوف ہے
پھر ہم کو کتنا لازم ہے) اور وہ یہاں تک قریب ہوئی کہ میں نے اس
میں ٹیڑھے منہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنے تئیں گھسیٹتا تھا
آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کرتا تھا کہ اس نے
اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنی چادر کپڑا وغیرہ) اگر اس کا مالک
آگاہ ہوا تو کہہ دیا یہ چیز میری کھوٹری میں اٹک گئی اور اگر اس کا مالک
غافل ہو گیا تو وہ لے کر چل دیا اور یہاں تک کہ میں نے اس بلی والی
کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود
زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔
پھر جنت کو میرے آگے آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر
کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور چاہتا تھا کہ اس کے کچھ پھل
توڑ لوں کہ تم دیکھو۔ پھر میں نے خیال کیا کہ نہ کروں۔ غرض جن
چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو
میں نے اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو۔

۲۱۰۳- اسما نے کہا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گھن ہوا
اور میں حضرت عائشہ کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے
کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انھوں نے اپنے
سر سے آسمان کو اشارہ کیا۔ میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کی
قدرت کی)؟ انھوں نے اشارہ سے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ
نماز میں ضرورت کے وقت اشارہ جائز ہے)؟ پھر رسول اللہ ﷺ
نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک مشک

(۲۱۰۳) یہ جو کہا کہ میں لوگوں سے متنا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا یعنی لوگوں کی دیکھا بھالی سے میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر
تحقیق سے میرے یقین میں نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا مقلد ہے معنی تھا اور مضمون رسالت کی دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا۔
کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ
سورج کے لیے کسوف کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اس کے خلاف دعوے کیا ہے مگر قول ان کا اس آیت سے رد
ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں جائز ہے کہ پورا گھن نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور دن

سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر اس کے بعد کہا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اس کو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا ہے؟ پھر اگر قبر والا مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے اور ان پر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ کی خبر لے کر آئے اور ہم نے ان کی حدیث قبول کی اور ان کا کہنا مانا۔ تین بار وہ یہی جواب دیے گا پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس سے کہے گا کہ تو سوچا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سوا چھا بھلا سوتا رہا۔ اور منافق کہتا ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا۔

۲۱۰۴- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے اور ابو کریب نے دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اس نے اسماء سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا؟ اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کے جو انھوں نے ہشام سے روایت کی۔

۲۱۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مِنْ الْمَاءِ قَالَتْ فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَحَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَحَبَدَ اللَّهُ وَأَنْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا سَحَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ بِمِثْلِ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((قِيَوْنِي أَخَذَكُمْ فَيَقَالَ مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَقَالَ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَتَمَّ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُنَافِقَةُ)) لَا أَذْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ ((لَا أَذْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ))

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا

۲۱۰۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

تھ بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ڈرائنگ بدل جائے اور کسوف وہ ہے کہ پورا تغیر آجائے خواہ چاند میں اور خواہ سورج میں اور امام لیف نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے میں ہو اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول مردہ کا ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اسکے وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں۔

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

۲۱۰۶- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ
فَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي
يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَعْذَرَ دِرْعًا حَتَّى أَذْرَكَ
بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ
يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا
خَدَّتْ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ.

۲۱۰۷- وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرُكْعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ
أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسْرَ مِنِّْي وَإِلَى الْمَأْمُورِ هِيَ
أَسْقَمُ مِنِّْي.

۲۱۰۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَرَعَ
فَأَعْطَا بِدِرْعٍ حَتَّى أَذْرَكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ
فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ
أَلْتَفَتَ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ
مِنِّْي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ عَجِلَ إِلَيْهِ
أَنَّهُ لَمْ يَرُكْعَ.

۲۱۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

۲۱۰۶- ابو بکر کی صاحبزادی اسماء نے کہا کہ نبی ایک دن گھبرائے
مرا یہ تھی کہ جس دن سورج گھبن ہوا تھا اور آپ نے گھبراہٹ
سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلے یہاں تک کہ آپ کی
چادر آپ کو لا کر دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی
تخص آتا تو یہ بھی نہ جانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع
آپ سے مروی ہوئے ہیں بہت دیر کھڑے رہنے کے سبب سے۔
۲۱۰۷- مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ نے ان
سے ان کے باپ نے ان سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اس
کے اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے بہت دیر تک کہ کھڑے
ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسماء کہتی
تھیں کہ میں دیکھتی تھی ایک عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی اور
دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

۲۱۰۸- اسماء رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا
اور اس کے بعد کہا کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں
آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں
تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک
کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک
ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ
ضعیف ہے۔ پھر میں کھڑی رہی پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا
رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص
اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنی قومہ قیام کے
برابر تھا)۔

۲۱۰۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گھبن ہوا اور آپ نے لوگوں کے

ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا سورہ بقرہ کے برابر پھر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی برابر میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر بسنے والی اس کی عورتیں دیکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں اے رسول اللہ کے! آپ نے فرمایا انکی ناشکری کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی ان پر احسان کرے۔ پھر وہ عورت اس کی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۱۱۰- مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحاق یعنی ابن عیسیٰ نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلام نے اسی اسناد سے مثل اس کے صرف اتنا ہی کہا کہ انھوں نے کہا ہم راہناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہم نے آپ کو کہ پیچھے ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدَرُ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتْ شَمْسُ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاولْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاولْتُ مِنْهَا غَنَقُودًا وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ مُنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيلَ أَيْ كُفْرُنَ بِاللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِخْدَانِ الدَّهْرِ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))

۲۱۱۰- ر حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْعَكَعْتَ

باب: آٹھ رکوع اور چار سجدوں
والی نماز کا بیان

۲۱۱۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہؐ نے آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں اور حضرت علیؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۲۱۱۲- ابن عباسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صلوٰۃ کسوف میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

باب: نماز کسوف پکارنے کا بیان

۲۱۱۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور پکارا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں اور آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع سجدے نہیں کیے۔

۲۱۱۴- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے۔

۲۱۱۵- عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت سے نہیں گہناتے بلکہ یہ

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ
رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

۲۱۱۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ.

۲۱۱۲- عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كَسُوفِ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْآخَرَى مِثْلَهَا.

بَابُ ذِكْرِ النَّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ
الصَّلَاةِ جَامِعَةٍ

۲۱۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ غَنَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَدَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ سَائِدَةُ مَا رَكَعْتَ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتَ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ.

۲۱۱۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يَخَافُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَانْهَمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ)).

۲۱۱۵- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ

دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم انہیں گہنایا ہو اور دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

۲۱۱۶- اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جس دن ابراہیم کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت سے گہنا گیا ہے۔

۲۱۱۷- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن لگا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا لمبا ان کی کسی نماز میں نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں کہ اللہ ان کو بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پھر جب ایسے کچھ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت میں کسفت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔

۲۱۱۸- عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ میں تیر پھینک رہا تھا رسول اللہ کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ دیکھو رسول اللہ کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن میں آج کے دن۔ میں ان تک پہنچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اور آپ نے دو رکعت پڑھی اور دو سو رتیں پڑھیں۔

لَمَوْتٍ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا))۔

۲۱۱۶- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكَيْعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

۲۱۱۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ فِرْعَاوْنُ يَحْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْرِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَذَعَائِهِ وَاسْتَغْفَرِهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ ((يُخَوِّفُ عِبَادَهُ))۔

۲۱۱۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ يَتِمُّنَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبِذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَهْتَلُ حَتَّى جَلَّى عَنْ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۱۱۸) اس روایت سے ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑھی مگر یہ مراد نہیں مگر راوی نے مضمون مقدم و مؤخر روایت کیا ہر فعل کو آپ کے جمع کر کے رکھ دیا اور چونکہ دوسری روایت میں انہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ کے پاس جب پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسلئے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑھی ہو اور آخر کے دو قیاموں میں دو سو رتیں پڑھیں پچھلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی۔ سب روایتوں کے ملائے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

۲۱۱۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أُرْتَمِعِي بِأَسْنِهِمْ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتْ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيَهْلِلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

۲۱۱۹- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں۔

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ يَتَنَمَّا أَنَا أَتَرَمِّي بِأَسْنِهِمْ لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۲۱۲۰- یہ حدیث بھی اسی طرح ہے جس طرح اوپر گزری۔ چند الفاظ کا فرق ہے۔

۲۱۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا)).

۲۱۲۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے، جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۱۲۲- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ.))

۲۱۲۲- حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں گہن لگا سورج کو رسول اللہ کے زمانہ میں جس دن ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا بے شک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے، نہیں گہن لگتا ان کو کسی کی موت کی وجہ سے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن کھل جائے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ (۱) جنازوں کا بیان

بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲۱۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوا مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

۲۱۲۴- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَوَرْدِيَّ سَحَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَكْحَمِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِلْثَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۲۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوا مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) .

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۲۱۲۶- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کا بیان

۲۱۲۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پیاروں کو جو قریب مرنے کے ہوں ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

۲۱۲۴- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

باب: مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

۲۱۲۶- ام سلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان "یسا نہیں کہ اس کی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو

(۱) ☆ جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کے زیر سے بھی درست ہے مگر جیم کے زیر سے صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب جیم کے زیر سے کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زیر سے کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ زیر ہی سے آتی ہے۔

(۲۱۲۵) ☆ ان کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اس لیے کہ ان کا آخرت نام لا الہ الا اللہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا یہ آخر کلام ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے اور مردہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی من کر پڑھنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑھ لے پھر چپ ہو رہیں۔ ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں تاکہ اس کا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو۔

مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی در اور دی نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے۔

اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لیے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہؐ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی (انا للہ سے) واخلف لی خیراً منہا تک (تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہؓ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کھودے گا۔

۲۱۲۷- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو بھی شخص مصیبت کے وقت ”انا للہ“ سے ”خیراً منہا“ تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت کا اجر دیتے ہیں اور بہترین نعم الہیہ عطا فرماتا ہے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا تو اللہ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۲۸- اوپر والی حدیث کی طرح ہی حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ نَصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُولَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ لَنُلْهِمَ أَجْرُنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ نَبِيٍّ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أُرْسَلُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَةَ يَخْطُبُنِي فَيَقُولُ إِنَّ لِي بَنَاتًا وَإِنَّا غَيْرُ فَتَاتُ ((مَا أَيْسَرُهَا فَتَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَادْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ))

۲۱۲۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ نَصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُولَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ لَنُلْهِمَ أَجْرُنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيْبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ نَبِيٍّ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲۱۲۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوَفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ

أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

٢١٢٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوْ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ ((قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَغْفِنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً)) قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَغْفِنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُّعَاءِ لَهُ

إِذَا حُضِرَ

٢١٣٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَائِبِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ))

باب: مریض اور میت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟

٢١٢٩- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا یوں دعا کر اللھم اغفر لی ہے حسنہ تک یعنی اے اللہ مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی محمد۔

باب: مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے لیے دعا

کرنے کا بیان

٢١٣٠- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کو آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر ان کو بند کر دیا اور فرمایا کہ جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری باتوں پر۔ پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بخش دے ابو سلمہ کو اور بلند کر ان کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ ہو جان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں اور بخش دے ہم کو اور ان کو اے پالنے والے عالموں کے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں۔

۲۱۳۱- عَنْ حَالِدِ الْحَذَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِهِ)) وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((افْسَحْ لَهُ)) وَزَادَ قَالَ حَالِدُ الْحَذَاءِ وَدَعْوَةُ أُخْرَى سَابِقَةٌ نَسَبَهَا.

بَابُ فِي شُخُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ

۲۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخْصَ بَصَرَهُ)) قَالُوا بَلَى قَالَ ((فَذَلِكَ حِينَ يَتَّبِعُ بَصَرَهُ نَفْسُهُ)).

۲۱۳۳- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۲۱۳۴- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ لَا بُكَاءَ يُحَدِّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُذْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْنَنَا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنْ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِي.

۲۱۳۱- خالد الحذاء نے اسی اسناد سے 'مانند اوپر کے روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت نے دعائیں عرض کیا کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو ان کا لٹکے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا کہ یا اللہ ان کی قبر چوڑی کر اور افسح کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بھول گیا۔

باب: روح کے پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے

کا بیان

۲۱۳۲- ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو دیکھو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

۲۱۳۳- مسلم نے کہا اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنی در اور دی نے ان سے علاء نے اسی سند سے۔

باب: میت پر رونے کا بیان

۲۱۳۴- عبید بن عمیر نے کہا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر پرانی زمین میں مر گیا میں اس کے لیے ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوگا غرض میں نے رونے کی تیاری کی ایک عورت اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہ اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اس کو دوبارہ نکالا ہے؟ ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی۔

(۲۱۳۴) ☆ نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہ اخلاق تھے رسول اللہ کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اس لیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز ہیں۔

۳۱۳۵- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرْسِلْتُ إِلَيْهِ بِحَدِي نَبَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوْ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ((اَرْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَقَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَنَا بِئِنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَيْءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ))

۲۱۳۵- اسامہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپؐ کو پیغام بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ان کا ایک لڑکا موت کے قریب ہے۔ تو آپؐ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو ان کو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔ وہ خبر لانے والا پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپؐ کو قسم دیتی ہیں کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں (اس سے دوسرے کو قسم دینا جائز ہوا)۔ پھر نبیؐ آئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ اور معاذ بن جبلؓ بھی چلے اور اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ پھر اس لڑکے کو آپؐ کے آگے اٹھالائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا وہ پرانے مشکیزہ میں کھنکھاتا تھا۔ سو آپؐ کی مبارک آنکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ! (یعنی رونے کو صبر کے خلاف سمجھا)۔ آپؐ نے فرمایا رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں۔

۳۱۳۶- رَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَمُّ وَأَطْوَلُ

۲۱۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَيْ

۲۱۳۷- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو

(۲۱۳۵) ☆ معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا، چلانا، ہین کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال ٹوچنا، چھاتی کوٹنا، رانیں پھینا، کھڑے پچھاڑیں کھانا شیوہ ایمان نہیں۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے ان سے ابو فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احوال سے اسی اسناد سے مگر حدیث حمال کی پوری اور لمبی ہے۔

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكَوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ ((أَقَدْ قَضَى)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ ((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِذَمِّ الْعَيْنِ وَلَا بِخَزَنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ بَرَحِمٍ))

بَابُ فِي غِيَاةِ الْمَرَضِيِّ

٢١٣٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخْبَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ)) فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعُوذُهُ مِنْكُمْ)) فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضَعَةِ عَشْرٍ مَا عَلَيْنَا نَعَالَ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسٌ وَلَا قُمْصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السَّبَاحِ حَتَّى جَلَنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ

الْصَّدْمَةِ الْأُولَى

٢١٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

رسول اللہ ان کو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمن اور سعد اور کعبہ اللہ ان کے ساتھ تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے تو بے ہوش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا)۔ پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو آپ رونے لگے۔ آپ نے فرمایا سنتے ہو اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

باب: مریض کی عیادت کے بیان میں

٢١٣٨- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا ان انصار کے بھائی میرا بھائی سعد کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کنی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تھیں نہ موزے اور نہ ٹوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم چلے جاتے تھے اس کنکرلی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہنچے اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ان کے پاس گئے۔

باب: صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر

کرنے کا بیان

٢١٣٩- حضرت انسؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا صبر وہی ہے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصَّيْرُ عِنْدَ
الصَّدَمَةِ الْأُولَى))

۲۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِنْهُ الْمَوْتُ فَأَتَتْ بِأَبْنَاهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ نَوَافِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الصَّيْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدَمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدَمَةِ))

۲۱۴۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِفَصْتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ

بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

۲۱۴۲- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

جو صدمہ کے شروع میں ہو۔ (اس لیے کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے۔ مثل ہے شام کے مردے کو کب روئے۔)

۲۱۴۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا تم کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر جب آپؐ چلے گئے تو لوگوں نے کہا وہ تو اللہ کے رسولؐ تھے تو اس کو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپؐ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپؐ کے دروازہ پر آئی اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیا داروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا۔ آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

۲۱۴۱- مسلمؒ نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن حبیب حارثی نے ان سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے ان سے عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کے اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت میں یہ ہے کہ نبیؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

باب: گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان

۲۱۴۲- عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ پر حفصہؓ رونے لگیں (یہ

(۲۱۴۲) اس بارے میں کئی روایتیں حضرت عمرؓ اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہؓ جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں کہ ان راویوں کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تزدوا ذرۃ و ذرۃ اخری یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر اور دن کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا؟ اور یہ حدیث جس سے حضرت عمرؓ استدلال کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اس کے لیے زور رہے ہیں اور اس پر عذاب لگے

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے۔
۲۱۴۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔
۲۱۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۴۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔
۲۱۴۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔
۲۱۴۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بِنْتِ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))
۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ
۲۱۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَبُحُّ عَلَيْهِ))
۲۱۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَبَّحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))
۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))
۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِجَالِهِ يَنْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَّامَ نَبْكِي أَعْلَى

تھ ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مراد ان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نودوی)

يُكَيِّ قَالِ إِي وَاللَّهِ لَعَلَّيْكَ أَنْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالِ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يُكَيِّ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)) قَالِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ غَابِثَةً فَقُولِ إِنَّمَا كَانَ أُولَئِكَ الْيَهُودَ.

۲۱۴۸- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُبِعَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)) وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ ((أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)).

۲۱۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأَرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَغْرِضُ عَلَى عُمَرُو ابْنِ يَقُومَ فَبَيْنَهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُفَّاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مَرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْتَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي أَحِبِّ فَأَعْلَمْتُ لِي مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَدَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي

مجھ پر روتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ پر روتا ہوں اے مومنوں کے سردار! تب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ رومیں وہ عذاب کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ سے کیا، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جن کو حضرت نے ایسا فرمایا تھا۔

۲۱۴۸- انسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو حفصہ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو انھوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ جس پر چیخ کر رومیں اس پر عذاب ہوتا ہے اور صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو ان کو بھی حضرت عمرؓ نے کہا کہ جس پر چیخ کر رومیں تو اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۹- عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمرؓ کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے یعنی ابن عمرؓ کے پاس عمرو بن عثمان تھے اور ابن عباسؓ بھی آئے کہ ان کو ایک شخص لاتا تھا جو ان کو لے آیا کرتا تھا (یعنی وہ ناپینا تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دی ان کو ابن عمرؓ کی جگہ سے پھر وہ آئے اور میرے بازو پر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں (یعنی ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ) کے بیچ میں تھا کہ اتنے میں گھر میں سے ایک رومنے کی آواز آئی اور ابن عمرؓ نے کہا گویا اشارہ کیا عمروؓ کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر ان رومنے والوں کو منع کر دیں (یعنی ان کو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے لوگوں کے رومنے سے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو عام فرمایا (یعنی اس کی قید نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود کے لیے فرمائی تھی)۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب بیداء میں پہنچے (بیداء ایک مقام کا نام

أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّهُ صُهِيبٌ قَالَ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أَصِيبَ فَجَاءَ صُهِيبٌ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ وَآ صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَلَمِيتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ يَبْغُضُ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ((إِنْ أَلَمِيتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنْ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى وَلَا تَزِدُ وَآذِرَةٌ وَزِدَ أُخْرَى)) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُثَنِيَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتَحَدِّثُونِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُحْطِئُ.

ہے) یکا یک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہوا ہے تو مجھ سے امیر المؤمنینؓ نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے؟ پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب تھے پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان کو حکم دو کہ ہم سے ملیں۔ میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہو ان کے ساتھ ان کی بیوی۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المؤمنین زخمی ہو گئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر کہا عبد اللہؓ نے مطلق کہہ دیا کہ ان کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ لوگوں کے بعض رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمرؓ نے کہا۔ تب انھوں (یعنی ام المؤمنینؓ) نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردہ کو اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رلاتا بھی وہی ہے اور ہساتا بھی وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہؓ کو خبر پہنچی حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ کے قول کی تو انھوں نے فرمایا کہ

(۲۱۳۹) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس پر قسم کھا سکتے ہیں جیسے ام المؤمنینؓ نے قسم کھائی۔

تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ وہ جھٹلائے جاسکتے ہیں مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ (یعنی مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اس کو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا۔)

۲۱۵۰- عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا مکہ میں اور ہم آئے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (اس لیے میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے اس پر۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہنچے تو وہاں چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیبؓ تھے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انھوں نے کہا ان کو بلاؤ۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ان کے پاس گیا اور صہیبؓ سے کہا چلو اور امیر المؤمنین سے ملو۔ پھر جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہاے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو کہا عمرؓ نے صہیبؓ کو اے صہیبؓ! کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ نے

۲۱۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَفَّيْتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ بِمَكَّةَ قَالَ فَحَفِنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَيَّ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعْمُرُ بْنُ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهَةٌ أَلَّا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ فَاَنْظُرُ مَنْ هَؤُلَاءِ الرُّكْبُ فَظَفَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَتَكَبَّرُ يَقُولُ وَآ أَخَاهُ وَآ صَاحِبِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَأَ وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنِينَ بِكُفَاءِ أَحَدٍ)) وَلَكِنْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكُفَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ.

۲۱۵۱- و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمَرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ أُمَّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَنْصُرْ رَفَعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ.

۲۱۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكُفَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكُفَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَتَكُونُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ)).

۲۱۵۴- عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اِنْتَقَالَ كَمَا مِثْلُ اس کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا اللہ عمر پر رحم کرے حضرت نے ایسا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں اور ابن عباسؓ نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

۲۱۵۱- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن بشر نے ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انھوں نے کہا ہم جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کہا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے۔

۲۱۵۲- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا مردہ پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۳- ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمن پر رحمت کرے کہ انھوں نے سنا کچھ اور اس کو یاد نہ رکھا۔ حقیقت اس کی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہؐ کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۴- ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزر چکا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ بھول گئے رسول اللہؐ نے تو یہی فرمایا تھا کہ اس پر عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اس پر رورہے ہیں اس وقت اور یہ قول بھول عبد اللہؓ کی ایسی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنویں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبد اللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرتؓ نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا (یعنی ان کی زندگی میں) وہ سچ نکلا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا ہے ان کو جو قبروں میں ہیں ان کے اس حال کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے دوزخ کی ٹینکوں میں۔

۲۱۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۱۵۶- عمرہ نے خبر دی کہ انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمنؓ کو بخشے انھوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رورہے تھے تو آپ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَتَكُونُونَ عَلَيْهِ الْآنَ)) وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ)) وَقَدْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ)) ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمَسْمُوعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّعُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

۲۱۵۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَيْمٌ.

۲۱۵۶- عَنْ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَعْطَا إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُتَكَّى عَلَيْهَا فَقَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَتَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

لہ ذکر کیا۔ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النَّيَاحَةِ

۲۱۵۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرِظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَيَحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نَيَحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۲۱۵۸- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۵۹- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَنِّي بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۶۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَفْرُقُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي النَّسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنَّيَاحَةُ)) وَقَالَ النَّيَاحَةُ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَانٌ مِنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ حَرْبٍ .

باب: میت پر رونے کی وعید

۲۱۵۷- علی بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کا بیٹا قرظہ تھا اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا اس کو اس کے سبب سے قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

۲۱۵۸- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے محمد بن قیس نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ابی عمر نے ان سے مروان بن معاویہ نے ان سے سعید بن عبید طائی نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبی سے مثل اوپر کے روایت کی۔

۲۱۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۶۰- ابومالک نے روایت کی کہ نبی نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے ایک اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بین کر کے رونا۔ اور بین کرنے والی اگر توبہ نہ کرے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر گندھک کا پیر ہن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

(۲۱۶۰) ☆ اس حدیث سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغره کے ظاہر نہ ہوں تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں۔

۲۱۶۱- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر آئی تو آپؐ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ان کو دروازہ کی دڑاڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں (یعنی چیخ چلا کر جو شرع میں منع ہے) تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو رو کو۔ پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انھوں نے نہیں مانا۔ آپؐ نے پھر دوبارہ اس کو فرمایا کہ جاؤ ان کو رو کو۔ وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم کو انھوں نے ہر ادیا اے رسول اللہ کے! حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جان کے منہ میں خاک ڈال دے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیری ناک میں اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا حضرتؐ تجھے حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہؐ کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھیں۔

۲۱۶۲- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی مجھ سے ابو الطاہر نے ان سے عبد اللہ بن وہب نے ان سے معاویہ نے اور کہا مسلمؒ نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصم نے ان سے عبد العزیز نے یعنی ابن مسلم نے۔ ان سب نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے اسی استاد سے اس کے مانند اور عبد العزیز کی روایت میں یہ لفظ ہیں ما ترک رسول اللہؐ من العی یعنی نہ چھوڑا تو نے رسول اللہؐ کو تھکانے سے۔

۲۱۶۳- ام عطیہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت کے

۲۱۶۱- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحَزَنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَنَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذْهَبَ فَأَنَاءَهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِيعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذْهَبَ ثُمَّ أَنَاءَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اذْهَبْ فَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التَّرَابِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أُرْغِمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

۲۱۶۲- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَمَلِ.

۲۱۶۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ

(۲۱۶۱) اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا روانہ اور پیچنے کے ساتھ تھا ورنہ آپ ان کے روکنے میں اتنا مبالغہ نہ فرماتے اس لیے کہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں ہے اور اس سے رسول اللہؐ کی علو ہمت معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر روتے ہوں اور آپؐ کا فرمانا استجاب کے طریق پر تھا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ مَعَ الْبَيْعَةِ إِلَّا نُّوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةً إِلَّا عَمْسٌ أُمُّ سَلِيمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ.

۲۱۶۴- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ إِلَّا تَنْحَنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ عَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ

۲۱۶۵- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النَّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أَسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِلَّا آلَ فُلَانٍ)).

ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں تو کسی نے اقرار کو پورا نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذ کی بیویوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی۔

۲۱۶۳- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت میں یہ وعدہ کیا کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گی سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے وعدہ پورا نہ کیا ان میں ام سلیم بھی ہیں۔

۲۱۶۵- ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت اتری یبايعنك یعنی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں بیعت کرنے کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور وہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی نہ کریں۔ تو ان باتوں میں جن کی رسول اللہ نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہیں نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اس لیے کہ وہ میرے نوحہ میں جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

باب: عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت

۲۱۶۶- محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا۔

۲۱۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

۲۱۶۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ كُنَّا نُنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۲۱۶۷- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ نُهِنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

بَابُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

۲۱۶۸- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ

باب: میت کے غسل کے بارے میں

۲۱۶۸- ام عطیہ نے کہا کہ نبی ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی

(۲۱۶۵) ☆ اس حدیث سے بھی نوحہ کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ آپ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ نہ کریں اور ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ نہ کریں سوائے فلاں قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسی کو خاص کر دے۔

(۲۱۶۸) ☆ معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا ضروری ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرورت ہے تو پانچ بار یا سات بار نہلائیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو تو چوتھی بار ضرورت نہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْنًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَادْنِي)) فَلَمَّا فَرَعْنَا آذَنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))

صاحبزادی کو نہلاتے تھے یعنی ان کے جنازہ کو تو آپ نے فرمایا ان کو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور پیری کے پتوں سے اور ڈال دو آخر میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر دی اور آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں)۔

۲۱۶۹- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةً قُرُونٍ.

۲۱۶۹- ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین لڑیں کیں۔

۲۱۷۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تُوُفِّتُ إِحْدَى نَبَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّتُ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ.

۲۱۷۰- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ کی ایک صاحبزادیؓ کی وفات ہو گئی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم ان کی صاحبزادیؓ کو غسل دیتی تھیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی صاحبزادیؓ کی وفات ہوئی جیسے یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۱- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بِخَوِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ فَقَالَتُ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةً قُرُونٍ.

۲۱۷۱- حفصہ نے ام عطیہؓ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ یا سات بار اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور حفصہؓ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے ان کے سر کے بال کی تین لڑیں کر دیں۔

لہٰذا شخص مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینب تھیں اور آخری پانی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ ٹیکوں کے کپڑوں سے برکت لیتا رہا ہے۔

(۲۱۷۱) ☆ یعنی ایک لٹ آگے بالوں کی اور دو پیچھے کیں جیسے اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہو اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

۱۔ برکت لینے سے مراد یہ ہے کہ کسی متقی موجد متبع سنت کی چادر میں کفن دینا جائز ہے۔

۲۱۷۲- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَسْطَطًا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۲۱۷۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْنًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنِي)) قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقَّوهُ وَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))

۲۱۷۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) بَنَحُو حَدِيثَ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَيْهَا

۲۱۷۵- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ((ابْدَأْ بِمَيَّامِينِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

۲۱۷۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ((ابْدَأْ بِمَيَّامِينِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

بَابُ فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۱۷۷- عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ

۲۱۷۲- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو تین مرتبہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور ام عطیہ نے بالوں کو گنگھی کر کے تین حصے بنادیں۔

۲۱۷۳- ام عطیہ نے کہا کہ جب رسول اللہ کی صاحبزادی زینب وفات فرما گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلا دو تین یا پانچ بار اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ نے تہ بند پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کر دو (یعنی بدن سے لگا رہے تا برکت کا موجب ہو)۔

۲۱۷۴- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں آپ نے فرمایا طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنپیوں کی طرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

۲۱۷۵- ام عطیہ نے کہا کہ جب ہم کو رسول اللہ نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کو غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دھونا۔

۲۱۷۶- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے موقع پر ان سے فرمایا کہ دائیں جانب سے شروع کر دو اور وضو کے اعضاء سے ابتداء کرو۔

باب: میت کو کفن دینے کا بیان

۲۱۷۷- حباب نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو۔ سو ہماری

(۲۱۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ کفن میت کے راس المال سے دینا چاہیے اور وہ قرضوں کی ادائیگی پر مقدم ہے۔ اس لیے کہ حضرت نے ان کے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اس پر دینا ہے یا نہیں اور اگر ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو

مزدوری اللہ پر ہو چکی سو تم میں کسی نے تو ایسا کیا کہ اس نے اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ کھایا ان ہی میں سے مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے کھل جاتے اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا کھل جاتا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیروں کو ازخرو سے چھپا دو۔ ازخرو ایک گھاس ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اس کے پھل پک گئے اور اس میں جن جن کر کھاتا ہے (یعنی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی)۔

۲۱۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

اللَّهُ نَبِيَّيْ وَجْهَ اللَّهِ فَوَجِبَ آخِرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ آخِرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوَجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ)) وَمِنَّا مَنْ أُنْبِئْتُ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا.

۲۱۷۸- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۱۷۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحْلَوِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شَبَّ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتَرَيْتَ لَهُ لِيُكْفَنَ فِيهَا فَنَرَكْتُ الْحُلَّةَ وَكَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحْلَوِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ

۲۱۷۹- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے تھے (سحول میں ایک جگہ کا نام ہے) جو روئی کے تھے کہ ان میں کر تا تھا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ کے لیے خریدا گیا تھا کہ آپ کو کفن دیں پھر نہ دیا اور تین چادروں میں دیا جو سفید سحول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبد اللہ

لے تو سر کی طرف کر دیں اور پیر کھلے رہیں تو کسی اور چیز سے ڈھانپ دیں اور اگر بہت کم ہو تو ستر عورت کر دیں اس لیے کہ ان کا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے صحابہ کرام کا اخلاص اور زہد معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت و یاوی کے اللہ اور رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جان دینا فخر جانتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گزار اور شاخو اس تھے۔

(۲۱۷۹) ☆ حلہ عرب میں چادر اور تہبند کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کیونکہ چوتھا کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ماہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعیؒ نے اور جمہور علماء نے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا مستحب ہے کہ ان تینوں کے سوا

بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأُحْبِسَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَنَهُ فِيهَا فَبَاغَهَا وَتَصَدَّقَ بِشَعْنِهَا.

۲۱۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُلَّةٍ بِمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نُرِعَتْ عَنْهُ وَكُفِنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ بِمَنِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْخُلَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكْفَنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۱۸۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۲۱۸۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمِ كُفْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ.

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

۲۱۸۳- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُحِّي

بن ابی بکر نے لیا اور کہا میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبی کے کفن کے کام آتا۔ سو اس کو بچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

۲۱۸۰- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ کو یمن کے حلہ میں لپیٹا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکر کا تھا پھر اتار ڈالا اور آخر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

۲۱۸۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۸۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچھے تو انھوں نے فرمایا سحول کے تین کپڑے تھے۔

باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان

۲۱۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

ﷺ قیص اور عمامہ بھی ہو۔ اور انھوں نے اس حدیث کا مطلب یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قیص کے سوا تھے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہو گئے مگر یہ ضعیف ہے اس لیے کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قیص اور عمامہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قیص میں آپ کو غسل دیا تھا وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کپڑوں میں جن میں آپ نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور حجت لانے کے قابل نہیں۔ اس لیے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اس کا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف کہے۔

اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

۲۱۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ بِثَوْبٍ حَبَرَةٍ.

۲۱۸۴- رَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

بَابُ فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۱۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقَبِرَ لَيْلًا فَرَجَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كُفِّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْسِنْ كَفْنَهُ))

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۲۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكُ

باب: میت کو اچھے کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

۲۱۸۵- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور انکو ایسا کفن دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھنچتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا۔ پس جھڑکا ہم کو رسول اللہ نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن کیا۔ حضرت نے نماز نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جائے اور آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اس کے تمام بدن کا)۔

باب: جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان

۲۱۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر نیک ہے تو

(۲۱۸۵) ☆ شاید آپ کی خشکی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت کی نماز کے ان کو دفن کر دیا اور رات کے دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ میت کا دفن کرنا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جائے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیٹ نے بھی جمیع اوقات میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مراد نہیں کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو۔ (النووی)

(۲۱۸۶) ☆ جنازہ لے کر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اس پر اتفاق ہے

اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

۲۱۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۸۸- ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر تو وہ نیک تھا تو تم اس کو بھلائی کے قریب کر دو گے اور اگر اس کے علاوہ تھا تو تم اس کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

باب: جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت

۲۱۸۹- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جائے اس کو قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ابو طاہر کی حدیث تمام ہو گئی اور دوسرے دور ادویوں نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابو ہریرہؓ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قیراط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا)۔

صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ لَّعَلَّهُ قَالَ تَقْدَمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))۔

۲۱۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

۲۱۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

۲۱۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ)) انْتَهَى ((حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً

لہے کہ مرد ہی اٹھائیں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضروری ہے اگرچہ وہ بد جنازہ بھی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو۔ پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبیؐ سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا مگر انھوں نے مرفوع کیا اس کو۔

۲۱۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا اور عبدالاعلیٰ نے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں ان کے دفن سے یہ لفظ کہا اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

۲۱۹۱- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۲۱۹۲- ابوہریرہ نے نبی سے روایت کی کہ جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط ہیں۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے۔

۲۱۹۳- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو کوئی جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو قبر میں رکھ دیا گیا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احد کے برابر۔

۲۱۹۴- ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہا۔ تب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

۲۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تُوَضَعَ فِي اللَّحْدِ.

۲۱۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ ((وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ)).

۲۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ)).

۲۱۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوَضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ)) قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ ((مِثْلُ أَحَدٍ)).

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قِرَارِ بَطْ كَثِيرَةٍ.

(۲۱۹۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ثواب کا دوسرا قیراط جب ملے گا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے۔

(۲۱۹۳) ☆ اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ کا اور آپ کی کمال جامعیت معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو تو ان سے دریافت کرو۔ سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

۲۱۹۵- عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ حَبَابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أَحَدٍ)) وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ أَحَدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ حَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قِرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ.

۲۱۹۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أَحَدٍ)).

۲۱۹۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهَشَامِ سُبُلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِيرَاطِ فَقَالَ ((مِثْلُ أَحَدٍ)).

۲۱۹۵- عامر بن سعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ حباب مقصورہ والے آئے اور کہا اے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں؟ کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جائے دفن ہونے تک تو اسکو دو قیراط ثواب ہے۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کے لوٹ جائے تو اس کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حباب رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو پوچھیں۔ وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر کے کنکریاں ہاتھ میں لیں اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے یعنی فکر میں تھے۔ غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہتی ہیں۔ تب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔

۲۱۹۶- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابن ثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کے اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی سے پوچھا قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد پہاڑ کے برابر۔

۲۱۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شَفَعُوا

فِيهِ

۲۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَنْتَلِفُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنِ الْحَبَّابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَفَعُوا

فِيهِ

۲۱۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي نَعْرِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

باب: جس کا جنازہ سو آدمیوں نے پڑھا تو ان کی

سفارش قبول کی گئی

۲۱۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے رسول اللہ سے روایت کی ہے۔

باب: جس کا جنازہ چالیس افراد نے پڑھا ان کی سفارش

قبول کی گئی

۲۱۹۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند مر گیا قدید یا عسفان میں (قدید اور عسفان مقام کے نام ہیں) تو انھوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور ان کو خبر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ضرور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔ ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انھوں نے شریک ابن ابی نمر سے روایت کی۔ انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباس سے۔

(۲۱۹۸) مترجم۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر پاک عقیدہ رکھنے والے مومنوں کو جمع فرمائے اور ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے۔

بَابُ فِيمَنْ يُتَنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى

باب: جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے

۲۲۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا غَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)) وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فَذَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ((وَمَنْ أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))

۲۲۰۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار فرمایا۔ دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اسے کہا برا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ تین بار فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اور دوسرا گزرا لوگوں نے اسے برا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اس کا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا جس کو تم نے اچھا کہا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو برا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۲۲۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۰۱- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ

(۲۲۰۰) ☆ اس حدیث میں آپ نے ایک کلمہ کو تین تین بار اہتمام اور تاکید کے واسطے فرمایا اور صحابہ کرام کا اچھا کہنا واقع کے موافق تھا۔ اسی لیے ان کو اللہ تعالیٰ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے لیے مومنوں کے دلوں میں بھلائی پیدا کر دیتا ہے اور بدوں کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیوں برا کہا حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ مونی کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان موتی کے لیے ہے جن کا نفاق اور بدعت اور فسق کھلا ہوا نہ ہو اور جو کھلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اس کو اس نظر سے کہہ دینا کہ لوگ چال چلن سے پرہیز کریں رداس ہے کہ اس میں اور زندوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جس کی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہوا منافق تھا۔

باب مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَاخٍ مِنْهُ

باب: مستراح اور مستراح کی وضاحت کا بیان

۲۲۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس سے ایک بڑا گزرا کہ یہ خود آرام پانے والا ہے اور اس کے جانے سے اور لوگوں نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے۔ موت کے وقت (اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور رخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

۲۲۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ)) مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ ((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْ الْعِبَادَةِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ وَالِدُّوَابِّ)) .

۲۲۰۳- اسی مفہوم کی حدیث اس سند سے بھی بیان کی گئی ہے۔

۲۲۰۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ يَحْتَمِي بِنِ سَعِيدٍ ((يَسْتَرِيحُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ)) .

باب: جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان

بابُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۲۲۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن انھوں نے انتقال کیا اور عید گاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی)۔

۲۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ

۲۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

۲۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ نَعَى لَنَا

(۲۲۰۲) ☆ معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہیں۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن شعیب نے ان سے یحییٰ نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے عبد الرزاق نے دونوں یعنی یحییٰ اور عبد الرزاق نے عبد اللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن عمرو سے انھوں نے کعب بن مالک کے ایک فرزند سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نبی سے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں یسْتَرِيحُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ یعنی مومن دنیا کی تکلیفوں سے اور اس کی چوٹ چھپٹ سے آرام پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کی طرف جگہ کرتا ہے۔

(۲۲۰۳) ☆ اس حدیث سے نماز جنازہ ثابت ہوئی اور اس پر اجماع ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہو اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ خفیہ نے بلاد لیل اس کا خلاف کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی جس دن کہ انھوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو (یہ ہمدردی ہے)۔ ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابو ہریرہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ صف باندھی عید گاہ میں اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۲۰۶- مسلم نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عمرو ناقد نے اور حسن طوائی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند ہیں۔ انھوں نے روایت کی ہم سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے انھوں نے صالح سے انھوں نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت کے دونوں سندوں سے۔

۲۲۰۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اصحمة کی جس کا لقب نجاشی تھا اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۲۰۸- جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصحمة نے انتقال کیا ہے اور آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے امام نے اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۲۰۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا سو کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو صفیں باندھ دیں۔

۲۲۱۰- عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی فوت ہو گیا اٹھو اور جنازہ کی نماز پڑھو۔ اس سے مراد نجاشی تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلِّي فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۲۲۰۶- وَ حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الطَّوَائِي وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كَرَوَاتِهِ عَقِيلٌ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

۲۲۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيَّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۲۲۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ)) فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۲۲۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَالْلَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَيْنِ.

۲۲۱۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) بَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ ((إِنَّ أَخَاكُمْ)).

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۲۱۱- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثَّقَفَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ حَسَنٍ. وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا حُلْفَةً وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَفَةُ مِنْ شَهَدَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۲۱۲- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَكَانَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

باب: قبر پر نماز جنازہ کا بیان

۲۲۱۱- شعبی نے کہا کہ رسول اللہ نے ایک قبر پر نماز پڑھی میت کے دفن کے بعد اور چار تکبیریں کہیں۔ شیبانی نے شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ پچھتر رسول اللہ ایک تازہ قبر پر اور نماز پڑھی اس پر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے کہا؟ انھوں نے کہا ایک ثقہ نے جن کے پاس ابن عباس آئے تھے۔

۲۲۱۲- مسلم نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے ان سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجھ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونوں نے روایت کی عبد الواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے اور کہا کہ روایت کی ہم سے عید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن ثنی نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے۔ ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی سے مثل اس کے اور کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ مسلم نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے اسماعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو عثمان مسمعی نے انھوں نے یحییٰ بن ضریس سے انھوں نے ابراہیم بن طہمان سے انھوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کے مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیریں کہنے کا ذکر نہیں۔

۲۲۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۲۲۱۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ.

۲۲۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَاتَا فَقَفَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنُمُونِي)) قَالَ فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ ((ذُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَذَلُّوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ)).

۲۲۱۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ حَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا.

(۲۲۱۵) ☆ اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز رکھا ہے اور حدیث بخیر معصوم کے آگے کسی کا قول نہیں چل سکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ کے حسن اخلاق اور تواضع اور اپنے صحابہ کی خبر گیری اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کے دنیا و آخرت کے مصالح کی فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے۔

(۲۲۱۶) ☆ امام نووی نے کہا یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیروں سے زیادہ نہ کہے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور فقہاء کا صحیح قول یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے۔ تمام ہوا کلام نووی کا۔

مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک معتبر راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول کا جب تک خود آپ سے پانچ کی نئی بات تصریح نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد میں ابن قیم نے لکھا ہے کہ رسول اللہ سے پانچ تکبیریں صحیح ہوئیں اور صحابہ آپ کے بعد چار بھی کہتے تھے پانچ بھی چھ بھی اس کے بعد یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پھر کہا امام علی بن ابی طالب نے سہل بن ضیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پر پانچ تھے

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

۲۲۱۷- عَنْ غَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تَخْلُفَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ)) .
۲۲۱۷- عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جائے یہاں تک کہ آگے چلا جائے یا زمین پر اتارا جائے۔

لے اور لوگوں پر سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اس کا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے انھوں نے ابن عیینہ سے کہ انھوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چھ اور سات کہا کرتے تھے اور یہ آثار صحیح ہیں تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اور نبی نے چار سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اور آپ کے بعد صحابہ نے چار سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے منع کیا انھوں نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑھی اس میں چار ہی تکبیریں کہیں اور یہ آپ کا اخیر فعل ہے اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث میں حلال نے اپنے علل میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے حادث نے خبر دی ہے کہ کسی نے امام احمد سے پوچھا ابی اسلم کی روایت کو میمون سے جو انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑھی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثیں اپنے دل سے گھڑا کرتا تھا اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مہران نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرشتوں نے جب حضرت آدم پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور کہا یہ تمہارے لیے سنت ہے اے بنی آدم! اور اس حدیث کا حال سنئے کہ اثرم نے کہا محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس آیا یعنی امام احمد کے پاس تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی اسلم سے کہ وہ راوی ہیں میمون سے وہ ابن عباس سے کہ فرشتوں نے آدم کی نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں تو اس کو ابو عبد اللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جانی اور کہا ابی اسلم کی روایتیں بہت صحیح ہوتی ہیں اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس روایت کو ابو اسلم کی طرف منسوب کریں ان کو بہت ناگوار ہوئی اور منع کرنے والوں نے تکبیر کی روایت سے دلیل پکڑی جو یحییٰ نے ابی سے روایت کی انھوں نے نبی سے کہ فرشتوں نے آدم پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں یہ روایت صحیح نہیں اور مروفا اور موقفا دونوں طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیریں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ سے کہا کہ معاذ کے یار شام سے آئے ہیں اور انھوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبد اللہ نے کہا تکبیریں کچھ مقرر نہیں ہیں امام جعفری تکبیریں کہے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیر دے تم بھی سلام پھیر دو۔

(۲۲۱۷) ☆ امام نووی نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب نے اور ابن مہشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کھڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازہ کے ساتھ گیا ہے اس کے پیچھے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سے جب تک جنازہ رکھنا نہ چاہتے تھے اور اوزاعی اور احمد اور اسلم اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اس پر عمل کیا ہے اور شافعیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے۔ اور متونی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے۔ غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ کھڑا ہونا جائز ہے اور دعویٰ منسوخ ہونے کا یہی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو دو روایتوں میں۔

مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیہ نے ان سے لیٹ نے اور روایت کی ہم سے ابن رمح نے ان سے لیٹ نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس لے

۲۲۱۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ)) .

۲۲۱۸- عامرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۲۲۱۹- وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَبِعِهَا)) .

۲۲۱۹- مسلمؓ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابو کاملؓ نے ان سے حمادؓ نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیمؓ نے ان سے اسماعیلؓ نے دونوں نے ایوبؓ سے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن ثنیؓ نے ان سے یحییٰ بن سعیدؓ نے عبید اللہؓ ح و حدیثنا ابن المثنیٰؓ حدیثنا ابن ابی عدیؓ عن ابن عونؓ ح و حدیثنا محمد بن رافعؓ حدیثنا عبد الرزاقؓ أخبرنا ابن جريجؓ كلهم عن نافعؓ بهذا الإسناد نحو حديث الليث بن سعدؓ غير أن حديث ابن جريجؓ قال النبي صلى الله عليه وسلم ((إذا رأى أحدكم الجنازة فليقم حين يراها حتى تخلفه إذا كان غير متبعها)) .

۲۲۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوَضَّعَ)) .

۲۲۲۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھانہ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

۲۲۲۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى تُوَضَّعَ)) .

۲۲۲۱- ابو سعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھانہ جائے۔

۲۲۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۲۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو یہودی

لہ کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے رسول اللہ سے کہہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی)۔

عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے۔ پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۳- جابرؓ کہتے تھے نبیؐ اور آپ کے صحابی کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا۔
۲۲۲۴- جابرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

۲۲۲۵- ابن ابی لیلیٰؓ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ میں تھے اور ایک جنازہ گزر اور وہ کھڑے ہوئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کفار میں سے) ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے۔

۲۲۲۶- مسلمؓ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے ان سے عبید اللہ نے ان سے شیبانی نے ان سے اعمش نے ان سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گزرا۔

باب : جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان
۲۲۲۷- واقعہ نے کہا کہ مجھ کو نافع نے دیکھا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کے اترنے کا سو انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو؟ میں نے کہا میں منتظر ہوں جنازے رکھنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدریؓ نے تو نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علیؓ سے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۲۲۸- مسلمؓ نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن ثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے ثقفی سے۔ ابن ثنیٰ نے کہا کہ

إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَوْتَ فَرَزَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا))

۲۲۲۳- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ.
۲۲۲۴- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِحَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ.

۲۲۲۵- عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حَنْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا))

۲۲۲۶- وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ.

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۲۲۲۷- عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَتَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنْ مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ.

۲۲۲۸- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ

قَالَ ابْنُ الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَعْدٍ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

۲۲۲۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۳۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَعْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَغْنِي فِي الْجَنَازَةِ.

۲۲۳۱- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ ۲۲۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ

عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقعہ بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے ان کو خبر دی کہ سنا انھوں نے علی بن ابی طالبؑ سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ پہلے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے لگے۔ اور یہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقعہ بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے بھی ابو کریم نے ان سے ابو زائدہ نے ان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے۔

۲۲۲۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۳۰- حضرت علیؑ نے کہا کہ دیکھا ہم نے رسول اللہﷺ کو کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

۲۲۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۲۳۲- عوف بن مالکؓ کہتے تھے کہ رسول اللہﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے اللھم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اس کو اور رحم کر اور تندرستی

(۲۲۳۰) اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کی رو سے بہت ٹھیک ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبداللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے اور وہ قطان ہیں انھوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے۔

(۲۲۳۲) میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت کی دعا مجھے پہنچتی (امام نووی) اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ لفظ

دے اس کو اور معاف کر اس کو اور اپنی عنایت سے مہربانی کر اس کی اس کا گھر (قبر) کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے اور اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا۔

۲۲۳۳- مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے عوف بن مالک نے انھوں نے نبی سے یہی حدیث مانتا اس روایت کے۔

--- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انھوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابن وہب کی روایت کی مانند۔

۲۲۳۴- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

لَهُ وَارْحَمَهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَابْرِدْ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ حَتَّى تَمَيَّنْتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

۲۲۳۳- قَالَ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبُو هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا. وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

۲۲۳۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى حَنَازَةَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَاعْفِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَلَجٍ وَابْرِدْ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) قَالَ عَوْفٌ فَتَمَيَّنْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ.

بَابُ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو

۲۲۳۵- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّيْتُ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَّهَا.

۲۲۳۶- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَبُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ

۲۲۳۵- سمرہ بن جندبؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپؐ نے کعبؓ کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور رسول اللہؐ ان کی کمر کے برابر کھڑے ہوئے۔

۲۲۳۶- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موی نے ان سب نے روایت کی حسین سے اسی اسناد سے اور کعب کی ماں کا ذکر نہیں کیا۔

۲۲۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنْ هَا هُنَا رَجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَّهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَّهَا

۲۲۳۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہ کمال سعادت مند اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ نماز کے وقت اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔ اور ابن مثنیٰ کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ

إِذَا انْصَرَفَ

۲۲۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُورٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدُّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

۲۲۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدُّحْدَاحِ ثُمَّ أَتَى بِفَرَسٍ عُرِّيَ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَحَقَّلَ يَتَرَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ

۲۲۳۸- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ کے پاس ایک گھوڑا آیا نکلی پیٹھ کا اور آپ اس پر سوار ہو لیے اور ہم آپ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے تھے۔

۲۲۳۹- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ابن دحداح کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آپ کے پاس ایک نکلی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا

اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سوا یک شخص نے قوم میں سے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے خوشے لگ رہے ہیں۔

باب: لحد میں میت پر اینٹیں

لگانے کا بیان

۲۲۳۰- سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی۔

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان

۲۲۳۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی۔ مسلمؓ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونوں نے سرخس میں انتقال کیا (یہ دونوں اس سند کے راوی ہیں)۔

باب: قبر کو برابر کرنے کا بیان

۲۲۳۲- ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے برودس میں (کہ نام جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ہمارا ایک یار مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر برابر کی جائے اور انھوں نے کہا کہ سنائیں نے رسول اللہؐ سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۲۳۳- ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا

نَسَمَى حَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عَذَقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدْلًى فِي الْجَنَّةِ لَابْنِ الدُّخْدَاحِ)) أَوْ قَالَ شُعْبَةُ ((لِأَبِي الدُّخْدَاحِ))

بَابُ فِي اللَّحْدِ وَنَضْبِ اللَّيْنِ عَلَى

الْمَيِّتِ

۲۲۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّوا لِي لَحْدًا وَأَنْصَبُوا عَلَيَّ اللَّيْنِ نَضْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ جَعْلِ الْقُطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ

۲۲۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُطِيفَةٌ حُمْرَاءُ

قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو حَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ وَاسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخَسٍ.

بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۲۲۴۲- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ فَمُتَّوْفِي صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَمُسَوِّي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

۲۲۴۳- عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي

(۲۲۴۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور حضرت کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں کچھ اینٹیں لگی تھیں۔

(۲۲۴۲) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوہان کی سی بنائی جائے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کی طرح یعنی ماہی پشت بنائیں اور یہی مذہب ہے مالک کا۔ غرض اونچی قبریں بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدوں کا تیار کرنا یہ سب باجماع امت اور باتفاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اس کو افضل العمل قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہؐ سے لڑنا ہے۔

عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ تَمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

۲۲۴۴- وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتَهَا.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْنِصِصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

۲۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْتَنَى عَلَيْهِ.

۲۲۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

۲۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ

کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کے لیے جس کے لیے مجھ کو بھیجا تھا رسول اللہ نے کہ نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر مٹا دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کر دے۔

۲۲۴۴- مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن خلاد نے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے سفیان سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اس میں یہ لفظ ہیں ولا صورة الا طمسها یعنی نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹا دے اس کو۔

باب: پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت

۲۲۴۵- جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ ان پر گنبد بنائیں۔

۲۲۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۴۷- جابر نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے۔

باب: قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت

۲۲۴۸- ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال

(۲۲۴۵) امام نووی نے کہا کہ اس سے پختہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور اس کے اوپر عمارتوں کا بنانا منع ہوا اور قبروں پر بیٹھنا حرام ہوا۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے مؤطا میں کہا ہے مراد اس سے قبروں کے اوپر ٹٹنی کرنے کے لیے بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے تھے اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا کر ہے۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہاروں نے ان سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے بعد الرزاق نے دونوں نے روایت کی ابن جریج سے انھوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انھوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے نبی سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

فَتُحْرَقُ نَبَاهَةً فَتُخْلَصُ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ ((

۲۲۴۹- رَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۲۲۵۰- عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا)) .

۲۲۵۱- عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا)) .

باب: نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي

الْمَسْجِدِ

الْمَسْجِدِ

۲۲۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمْرُ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ سُهِيلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

۲۲۵۲- عباد بن عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے حکم دیا کہ سعد بن وقاصؓ کا جنازہ مسجد کے اندر لائیں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا۔ تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے اس کو کہ نماز پڑھی رسول اللہؐ نے سہیل بن بیضاء پر مسجد ہی میں۔

(۲۲۵۳) ایک روایت میں آیا کہ بیضاء کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام سہیل آیا اور ان کے بھائی کا نام۔ علماء نے کہا ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہیل، سہیل اور صفوان اور ماں ان کی بیضاء تھی کہ نام ان کا وعد تھا اور بیضاء ان کا وصف تھا اور لڑکوں کا باپ وہب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابی حسیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ذہب کا اور ابو ضیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں جائز نہیں۔ اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابوداؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی سہیل کی حدیث ہے اور ابوداؤد کی روایت کے ان لوگوں نے بہت جواب دیئے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے دلیل لانے کے قابل نہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح موٹی توئمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو لاشی علیہ کے معنی میں ہے یعنی اس کے لیے کچھ ملامت نہیں۔

۲۲۵۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تَوَفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوَقَفَ بِهِ عَلَى حُجْرَتِهِمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمُقَاعِدِ فَلَمَّحْنَ أَنَّ النَّاسَ غَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَلَمَّحَ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعْيَبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ غَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ

۲۲۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے جاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں۔ سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھہرا دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انھوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ نے بیضاء کے بیٹے سہیل پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر۔

مسلم نے کہا کہ وہ سہیل وعد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی وعد ہیں اور وصف ان کا بیضاء ہے۔

۲۲۵۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُكْبِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهْلٍ وَأَخِيهِ قَالَ مُسْلِمٌ سَهْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّ بَيْضَاءَ

۲۲۵۴- ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ لوگوں نے اس میں تامل کیا تو انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ
وَالدُّعَاءُ لِأَهْلِهَا

باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے

۲۲۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَيْعِ فَيَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَاكُمْ مَا تَوْعَدُونَ

۲۲۵۵- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب میرے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بیع (قبرستان) کی طرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنو! آپ کا تمہارے پاس جس کا تم سے وعدہ تھا

کہ کل پاؤں گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ بخش بقیع غرقہ والوں کو۔ اور قہیمہ کی روایت میں ولا اتاکم کاللفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیٹی اور اپنی ماں کی بیٹی سناؤں؟ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیٹی اور رسول اللہؐ کی بیٹی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے پچھونے پر بچھایا لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہؓ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

غَدَا مُوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرَقَدِ ((وَكَلَمْ يُقِمُ قُبَيْبَةُ قَوْلَهُ)) ((وَأَتَاكُمْ))۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَحْرَمَةُ بْنُ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَّا أُحَدِّثَكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَّا أُحَدِّثَكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَفَعْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلَتْ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاعْتَمَرْتُ وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعُ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلْ فَهَرَوَلْتُ فَأَخْضَرَ فَأَخْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِينًا رَابِيَةً)) قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبِرْنِي قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

(۲۲۵۶) اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن اللہ زوارات القبور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث

الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْ جَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ ((أُظَنِّتُ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ)) قَالَتْ مِنْهُمَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ ((فَإِنْ جَبْرِيلُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْجِبَنِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ)) قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمِ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَاقِقُونَ))

۲۲۵۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبَايِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْحَاقِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپ نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ محبت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا (یعنی تمہاری باری میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤں گا)۔ تب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے تو ہاں اللہ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جاتے بھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے جب تو نے دیکھا انھوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے کہ تم نے اپنا کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں۔ سو میں نے برا جانا کہ تم کو جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبریل نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں کیوں کر کہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایماندار گھروالوں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۲۵۷- سلیمان بن بریدہ کے باپ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ان کو سکھلاتے تھے جب وہ قبروں کی طرف نکلتے۔ پس ان میں کا کہنے والا کہتا یہ لفظ ابو بکر کی روایت کے ہیں سلام ہو گھروالوں پر اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تم پر اے صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔

نہایتکم عن زیارة القبور فزور وها سے دلیل پڑتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں اجازت کا صیغہ مذکور ہے۔ پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں بھی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکور میں عورت داخل نہیں۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

۲۲۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي)).

۲۲۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)).

۲۲۶۰- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۲۲۶۱- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي حَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

باب: نبی اکرم کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۲۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے اللہ سے اذن مانگا۔ پس نہ اذن دیا مجھ کو اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا پس مجھ کو اذن دے دیا گیا۔

۲۲۵۹- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور آپ کے ارد گرد والے بھی روئے تو آپ نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی پھر میں نے قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی تو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ تمہیں موت یاد کراتی ہیں۔

۲۲۶۰- بریدہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو تم اب زیارت کیا کرو اور منع کرتا تھا تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سوا جب تک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تم کو نبید بنانے سے مگر مشکوں میں سوا پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بناؤ مگر نشہ کی چیز نہ پیو۔

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۲۲۶۱- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو خثیمہ نے ان سے زید نے ان سے محارب بن دینار نے اور کہا گمان ہوتا ہے کہ انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابو خثیمہ کو انھوں نے روایت کی نبی سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ان کے باپ نے انھوں نے نبی سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد

بن حمید نے ان سب سے روایت کی عبدالرزاق نے انھوں نے
معر سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے
انھوں نے اپنے باپ بریدہ سے انھوں نے نبی سے۔ سب نے ابی
سنان کے مانند روایت کی یعنی جو اوپر گزری۔

باب: خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان
۲۲۶۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کے پاس ایک
شخص کو لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے مار ڈالا
تھا تو آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ
۲۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصٍ
فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.



(۲۲۶۲) ☆ اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے جو فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اس پر کہ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا
ہو۔ چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیز، اوزائی کا اور حسن اور ثقی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے
کہ اس پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آجائیں اور صحابہ
نے نماز پڑھی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو نماز سے منع نہ کرتے تھے تاکہ لوگ قرض سے ڈریں
اور اس کا خیال رکھیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا مذہب ہے کہ ہر مسلمان پر نماز پڑھیں اگرچہ اس پر حد ماری گئی ہو یا اس کو
رجم کیا ہو اور جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا سب پر۔ اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ ان کی نماز سے پرہیز کرے کہ
فساق ڈریں اور ان کو جھڑکی اور تنبیہ ہو۔

ت م ت

الحمد للہ دوسری جلد بھی خدائے عزوجل کی مہربانی سے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ تیسری جلد انشاء
اللہ کتاب الزکوٰۃ سے شروع ہوگی وہ بھی طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر مظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دُرُ باءِ دُغریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زیہنت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازووق قارئین کیلئے

حقوق سے شہید ط
اردو بازار لاہور

بہترین کتب خانہ